اردو مختصر نویسی

نور احمد شاد

مقتدرہ قومی زبان
پاکستان

اردو مختصر نویسی

نورُ احمد شاد

مقتدرہ قومی زبان ★ پاکستان

۲۰۰۸ء

سلسلہ مطبوعات مقتدرہ: ۱۴۳

عالمی معیاری کتاب نمبر ISBN۹۷۸-۹۶۹-۴۲۴-۲۰۷-۶

☆

طبع اول ۱۹۸۷ء

طبع دوم ۱۹۹۶ء

طبع سوم ۲۰۰۸ء

تعداد ۵۰۰

فنی تدوین .... ڈاکٹر عطش درانی

اہتمام .... تجمل شاہ

طابع .... ایس ٹی پرنٹرز گوالمنڈی، راولپنڈی

ناشر .... پروفیسر فتح محمد ملک

صدر نشین

مقتدرہ قومی زبان،

پطرس بخاری روڈ، ایچ-۸/۴،

اسلام آباد، پاکستان۔

پیش لفظ

حکومتِ پاکستان نے آئینی تقاضوں کے مطابق اُردو کو بطور دفتری زبان رائج کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔ دفاتر میں اُردو کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ تربیت یافتہ عملے کی کمی بیان کی جاتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے مقتدرہ قومی زبان اور صوبائی اور وفاقی حکومتوں نے اُردو مختصر نویسی اور ٹائپ کاری کے متعدد تربیتی مراکز قائم کیے ہیں۔ زیر نظر کتاب ان مراکز میں تربیت پانے والے طلبہ کی سہولت کے پیش نظر لکھی گئی ہے۔ اُمید ہے اُردو مختصر نویسی سیکھنے کے شائق دوسرے طلبہ بھی اس کتاب کو کار آمد اور مفید پائیں گے۔

اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۸۷ء میں شائع کیا گیا جس کے ساتھ اب خلاصہ اور کلید بھی شامل کر کے شائع کیا جا رہا ہے اصل متن میں بھی بعض فرد گزاشتیں رفع کر دی گئی ہیں جس کے بعد امید ہے کہ اب یہ ایڈیشن اور مختصر نویسی کے طلبہ اور اساتذہ کی کما حقہ، ضرورت پوری کرے گا۔

افتخار عارف

عرضِ مصنّف

اُردو لسانیات کے عین تقاضوں اور مختصر نویسی میں تیز رفتاری کے پیشِ نظر جدید اصطلاحات کو استعمال کرتے ہوئے اردو مختصر نویسی (کتاب) لکھی گئی جس کو جویانِ علم وفن اور مختصر نویسی میں مہارت حاصل کرنے والے طلباء وطالبات اور اساتذہ کرام میں سراہا گیا۔ لیکن دورانِ تربیت خلاصہ / کلید مختصر نویسی کی شدت سے ضرورت محسوس کی گئی۔ عملی تربیت کو مزید سہل بنانے اور طلباء وطالبات / مختصر نویس / اہلکاروں اور فنِ مختصر نویسی کا ذوق رکھنے والے حضرت کی آسانی اور راہنمائی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اُردو مختصر نویسی کا خلاصہ / کلید تیار کیا گیا ہے۔

انشاء اللہ فروغ اُردو میں دفتری اُردو کے حوالے یہ خاکسار اپنے تجربے اور خداداد صلاحیتوں سے اپنا کردار ادا کرتا رہے گا اور دفتری اُردو کے مواد کے لیے کوشاں رہے گا۔

خلاصہ / کلید اُردو مختصر نویسی سیکھنے والوں کی نہ صرف راہنمائی کرے گا بلکہ ان کی مختصر نویسی میں رفتار بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔

نور احمد شاد
سیکرٹری جنرل
انجمن سرکاری ملازمین برائے نفاذِ اُردو

فہرست مضامین

دیباچہ

موجودہ دور میں فنی تعلیم کی اہمیت و افادیت محتاجِ بیان نہیں۔ موجودہ دورِ حکومت میں قومی زبان اردو کی جو پذیرائی ہوئی ہے اس سے اہل وطن بہت خوش اور پر امید ہیں۔ نفاذ اردو کے حوالے سے فن اردو مختصر نویسی کی اہمیت و افادیت اور بھی نمایاں ہوئی ہے۔ اس ضرورت کے پیشِ نظر اس بات کو شدّت سے محسوس کیا جا رہا تھا کہ "اردو مختصر نویسی" کی ایک ایسی کتاب منظرِ عام پر آنی چاہیئے جو محض انگریزی شارٹ ہینڈ کا چربہ نہ ہو بلکہ اردو کے اپنے مزاج اور ضرورت کے مطابق ہو اور اس سے اندازِ تحریر سہل ہونے کے ساتھ ساتھ رفتار میں اس قدر اضافہ ہو کہ "فن اردو مختصر نویسی" انگریزی شارٹ ہینڈ کے سر چڑھ کر بولے اور مختصر نویسی کی دنیا میں ایک نمایاں مقام پیدا کر لے۔

میں بحیثیت معلّم اردو مختصر نویسی ایک عرصہ سے اس فن پر تحقیق کر رہا ہوں اور اب ہزاروں طلبا و طالبات کو یہ فن منتقل کرنے کے بعد جن میں اکثر بطور اسٹینوگرافر رپورٹر اور ایک معقول تعداد بطور اردو شارٹ ہینڈ انسٹرکٹر جیسے اہم عہدوں پر فائز ہیں اور اس طرح ملک و قوم کی خدمت انجام دے رہے ہیں، یہ سوچ کر کتاب "اردو مختصر نویسی" کے لیے قلم اٹھایا ہے کہ اس سے پہلے کہ مکمل طور پر اردو کے نفاذ کی ساعتِ سعید آئے فن مختصر نویسی کو بامِ رفعت تک پہنچا دیا جائے۔ اس کتاب میں مَیں نے اپنے تدریسی اور عملی تجربے کے علاوہ اپنے عزیز طلبا و طالبات جو کہ اس فن میں مہارت

رکھتے ہیں اور دیگر ماہرین مختصر نویسی سے مدد و رہنمائی لیتے ہوئے ایسے قواعد و طریقے وضع کیے ہیں جن میں "فنِ اردو مختصر نویسی" میں وہ تشنگی نہیں رہی جس کو محسوس کیا جا رہا تھا۔

انشاءاللہ یہ کتاب طلبا و طالبات کو مختصر نویسی کے قواعد و ضوابط کو سمجھنے میں اور کم سے کم وقت میں رفتار بڑھانے میں ایک نسخۂ اکسیر ثابت ہوگی۔ فن مختصر نویسی کو چار چاند لگانے میں کافی دوستوں نے میرا ساتھ دیا ہے خصوصاً جناب محمد سعید سجاد، گل انشاں، محمد اکرم، احسان الحق، مظاہر حسین اور اسلم خیال ان سب کا بے حد مشکور ہوں۔

نور احمد شاد

ہدایات برائے مختصر نویسی

فن مختصر نویسی سیکھنے، اس میں مہارت حاصل کرنے اور پھر رفتار بڑھانے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

(۱) شارٹ ہینڈ کے لیے مخصوص پنسل استعمال کریں اور استعمال سے پہلے پنسل تراش سے تراش لیں۔

(۲) کاپی یا کاغذ جو بھی استعمال کریں، لکیر دار ہونا چاہیے۔

(۳) کاپی کو اپنے سامنے میز کے کنارے متوازی رکھیں۔

(۴) پنسل کو انگلیوں میں اس طرح تھامیں کہ انگلیوں کی گرفت پنسل پر زیادہ مضبوط نہ ہو تاکہ پنسل روانی کے ساتھ چل سکے۔

(۵) لکھتے وقت پنسل کا سرا (نوک) استعمال کریں۔

(۶) میز پر ہاتھ کی کلائی نہ رکھیں بلکہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پنسل اور بایاں ہاتھ ورق الٹنے کے لیے ساتھ ساتھ تیار رہنا چاہیے۔ ورق الٹنے کے لیے کاپی کے بائیں کونے کو تھوڑا سا موڑ دیں تاکہ آسانی سے ورق الٹایا جا سکے۔

(۷) لکھتے وقت کاپی پر بہت زیادہ نہ جھکیں۔

(۸) شارٹ ہینڈ کے لیے دی گئی علامات کی لمبائی اور زاویوں کا خاص خیال رکھیں اور خط کو قلم کی ایک ہی حرکت سے مکمل کریں۔

(۹) کتاب میں دیے گئے خطوط اوپر اور نیچے کی کشید سے لکھے

جاتے ہیں لہذا ہر علامت کو اس کی مقررہ کشید کے مطابق تحریر کریں اور علامت کی بناوٹ کو خراب نہ ہونے دیں۔

(۱۰) علامات کو اور پھر لفظوں کو اس وقت تک لکھتے رہیں جب تک انہیں روانی سے نہیں لکھا جا سکتا۔ علامات کو بار بار لکھنے سے روانی اور صفائی پیدا ہوتی ہے۔

(۱۱) شارٹ ہینڈ کو تین مقامات پر لکھا جاتا ہے لہذا لکھتے وقت آوازوں کے مطابق مقامات کا خیال رکھیں۔

(۱۲) لفظوں کے خاکے بنانے کے ساتھ ساتھ ان کے صحیح ہجے اور معنی بھی معلوم ہونے چاہئیں۔

(۱۳) ہمیشہ لوحِ حافظہ میں لفظوں کا ذخیرہ بڑھانے کی فکر میں رہیں۔

(۱۴) خاکے واضح، صاف اور خوبصورت بنائیں تاکہ پڑھنے میں دقت نہ ہو۔

(۱۵) پنسل کی لمبائی کم از کم ۴ انچ ہونی چاہیے تاکہ رفتار میں رکاوٹ کا باعث نہ بنے۔

باب ۱

تعارف و تعریف

موجودہ دور جس تیزی اور ترقی کا متقاضی ہے اس میں فن مختصر نویسی کی اہمیت بھی محتاج بیان نہیں۔ ہم ہر کام کو جلد سے جلد کرنا چاہتے ہیں۔ طرز تحریر بھی ایسا اپنانا چاہتے ہیں جس سے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ لکھا جا سکے۔

فن مختصر نویسی کی تعریف

فن مختصر نویسی ایسا طرز تحریر ہے جس کے ذریعے کم سے کم وقت میں لمبی سے لمبی تقریر یا تحریر کو لکھا جا سکتا ہے اور یہ فن چونکہ آواز سے عبارت ہے۔ اس لیے مختصراً یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ آواز کو صفحہ قرطاس پر ڈھالنے کے عمل کو مختصر نویسی کہتے ہیں۔

علامات

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ فن مختصر نویسی آواز سے عبارت ہے لہذا اردو میں حروف تہجی کی مختلف آوازوں کے اعتبار سے اصل حروف کی جگہ نشانات بنائے گئے ہیں جنہیں مختصر نویسی کی اصطلاح میں علامات کہا گیا ہے چونکہ ان علامات کی بنیاد آواز پر رکھی گئی ہے اس لیے طلبا کی آسانی کے لیے ہم آواز حروف کے لیے ایک ہی علامت مقرر کی گئی ہے۔ مثلاً ت ط ٹ کے لیے (|) ایک علامت، س ث ص کے لیے (( ) ایک علامت اور د ڈ کے لیے (|) ایک علامت۔

علامات کے علاوہ بعض آوازوں کو حرکات (زیر، زبر اور پیش) سے ظاہر

کیا گیا ہے۔ بعض حروف پر حسبِ ضرورت زیر زبر اور پیش بھی لگائی جا سکتی ہے۔

ان حرکات کو ظاہر کرنے کے لیے بھی کچھ نشانات بنائے گئے ہیں جنہیں مختصر نویسی کی اصطلاح میں حرکات کہتے ہیں۔ حرکات کو موٹے اور باریک نقطوں اور باریک موٹے خطوط سے ظاہر کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ الف اور ع کے لیے کوئی علامت مقرر نہیں کی گئی۔ انہیں حرکات سے ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ باقی حروفِ تہجی کے لیے جو علامات بنائی گئی ہیں وہ دو طرح کی ہیں:۔

۱۔ خطوطِ مستقیم ، ۲۔ قوسی علامات

سب سے پہلے خطوطِ مستقیم سیکھیے۔

خطوطِ مستقیم

باریک اور موٹے خطوط

حروف	علامت	نام	مثال
پ		پے	پاکستان
ب		بے	بہادر
ت۔ ط۔ ٹ		تے۔ توئے۔ ٹے	تلوار، ٹوپی۔ طوط
د ڈ		دال۔ ڈال	دل۔ ڈاک
چ		چے	چیل
ج		جیم	جالی
ک ق خ		کاف، قاف، خے	کتاب، قلم، خیال
گ، غ		گاف، غین	گل۔ غائب

حروف	علامت	نام	مثال
ر		رے	راجہ
ڑ		ڑے	پہاڑ
و		واؤ	وزن
ی ے		یے	یاد
ح، ہ		حے	حال

نوٹ: یاد رہے کہ علامت ک ___ کو عرضاً کاٹ کر علامت خ کھ اور علامت گ ___ کو عرضاً کاٹ کر علامت غ گھ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا علامات کو سیکھتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ان کی لمبائی تقریباً ½ انچ ہے۔ اس کے علاوہ ہر علامت کا اپنا جھکاؤ ہے، مختلف زاویے ہیں۔ سمجھنے کے لیے ملاحظہ کریں۔

ب د ڈ ج ٹ گ

پ ت ٹ چ ۹۰ ۶۰ ۳۰ افقی
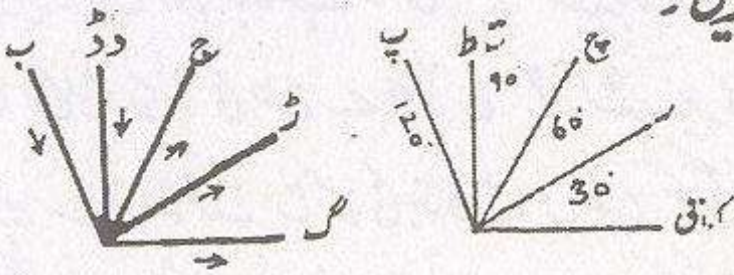
تیر کا نشان ↑ خط کی کشید کو ظاہر کرتا ہے۔ جو نیچے سے اوپر کو جائے وہ کشید بالا اور جو اوپر سے نیچے کو جائے وہ کشید زیر کہلاتا ہے۔ ہر علامت کو سیکھنے کے لیے کم از کم دو صفحے بھریں۔

پ ....

ب ....

ت ط ٹ

د ڈ

چ

ج

ک ق

گ

علامات ر اور چ کی شکلیں تقریباً آپس میں ملتی ہیں۔ لیکن ان میں فرق یہ ہے کہ علامت چ کشید زیر ہے اور اس کا جھکاؤ ۶۰ ڈگری کے برابر ہے۔ جب کہ علامت ر کشید بالا ہے اور اس کا جھکاؤ صرف ۳۰ ڈگری تک ہے۔ یعنی علامت ج / کا جھکاؤ علامت ر کے جھکاؤ سے کم ہے۔ اسی طرح علامت و اور ی کا جھکاؤ علامت ر کے برابر ہے۔ علامت ر کے بائیں جانب ہک لگا کر و اور دائیں جانب ہک لگا کر ی بنائی جاتی ہے۔

خ کو دو طرح لکھا جاتا ہے۔ ح کشید بالا اور ح کشید زیر ح کشید بالا کا جھکاؤ ر کی طرح ہے اور ح کشید زیر کا جھکاؤ چ کے جھکاؤ کے برابر ہے۔ یعنی علامت ح کی بناوٹ اس طرح ہوگی کہ علامت ر کے شروع میں دائیں جانب چھوٹا سا دائرہ بنا دیں اور علامت چ کے شروع میں اوپر کی طرف چھوٹا دائرہ بنا دیں تو علامت ح بن جائے گی۔

حروف — علامات

ر

چ

و

ی ے

حروف — علامات

ح

ح

قوسی علامات

حروف	علامات	نام	مثال
ف		فے	فوارہ
س ص ث		سین۔ ثے	سیرت۔ صورت۔ ثمر
ز ض ذ ظ		زے، ذال، ظے	زرخیز، ضروری، ظالم، ذخیرہ
ش۔ ژ		شین۔ ژے	شان، شاہی، ژالہ
م		میم	محل، مہم
ن		نون	نرالا، نصیب
ل		لام	لال، لب
آر		آر	آرام، آرائش
آڑ		آڑ	آڑے، پہاڑ
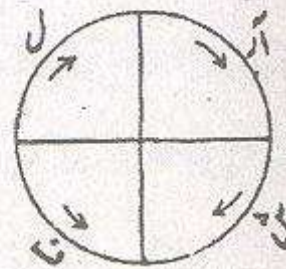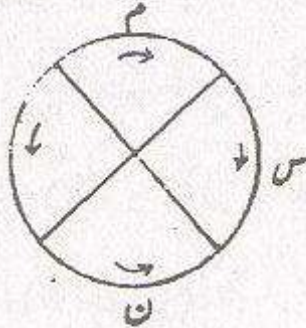
بناوٹ کو سمجھنے کے لیے اوپر دیے گئے دائروں سے مدد لیں۔ قوسی علامات میں ش اور ل دو ایسی علامات ہیں جنہیں کشید بالا اور کشید زیر دونوں طرح لکھا جاتا ہے۔ سہولت تحریر کے پیش نظر دونوں طرح سے لکھا جا سکتا ہے۔

علامات کے ساتھ لگایا گیا تیر ↑ کا نشان علامت کے رُخ کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز علامات میں بعض باریک یا پتلی اور بعض گہری یا موٹی ہیں۔ علامات کے اس فرق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ علامات کو موٹا یا گہرا کرتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی کشید سے لکھیں پنسل پر ذرا دباؤ ڈالنے سے خط گہرا ہو جاتا ہے۔ جیسے:۔ پ \ ب \ ت ٹ | د ڈ | ج / چ / ک ق — گ — س (ض، ز، ذ، ظ (

اشکال علامات

پ
ب
ت، ط، ٹ
د، ڈ
ک، ق
گ
ر
ڑ
و
ی
چ
ج
ح

خ
غ
ف
س، ث، ص
ز، ض، ظ، ذ
ش
ژ
ل
م
ن
آر
آڑ

دوہری آواز والی علامات

ایسی علامتیں جن کے ساتھ ھ کی آواز بھی آئے انہیں 'مخلوط الہا' کہا جاتا ہے۔ علامت کو درمیان سے عرضاً کاٹ دیا جائے تو اس میں ھ شامل ہو جاتی ہے۔ ایسی علامات جن کے ساتھ شامل کی جا سکتی ہے وہ یہ ہیں۔

حروف	علامات	مخلوط الہا علامات	آوازیں
پ	\ سے		پھ
ب	\ سے		بھ

حروف	علامات		مخلوط الہا علامات	آوازیں
ت ٹ		سے		تھ۔ٹھ
د ڈ		سے		دھ ڈھ
ک		سے		کھ
گ		سے		گھ

یاد رہے کہ "ک" کو عرضاً کاٹ کر اُسے "خ" کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

علامات کو پڑھیں اور لکھیں

پ

ب

ت،ٹ

د، ڈ

چ

ج

ر

ڑ

و

ی

ح

ح

خ

غ

ف

س

ز ض ظ ذ

ل

م

ن

ش

ژ

آر

آڑ

م

مشق ۱

مختصر نویسی میں لکھیں۔

ج ک ن س د و ح ذ ڈ

ز ظ گ خ غ ف ل ح ط

ڈ ب ش ژ پ ڑ ص چ ی

آر م ن ظ ٹ ل آڑ ض ث

ت و غ ہ س ٹ ص ل ث

مشق ۲

پڑھیں اور اردو میں لکھیں ۔

باب ۲

علامات کا ملانا

جس طرح اُردو میں حروف کو ملا کر لفظ بنائے جاتے ہیں اسی طرح مختصر نویسی میں علامات کو ملا کر لکھنے کا بھی قاعدہ ہے ۔ علامات کو ملاتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ۔

۱ ایک علامت جہاں پر ختم ہو بغیر پنسل روکے وہیں سے دوسری علامت شروع کر دیں ۔ جیسے

ح ر   رل   دم   ن س   ب گ

۲ ملاتے وقت بھی علامت اپنے اصل رُخ کی طرف ہی لکھی جائے گی یعنی اگر کشید بالا ہے تو کشید بالا ہی لکھی جائے گی اگر کشید زیر ہے تو کشید زیر ہی لکھی جائے گی ۔ جیسے

م ت   نہ کہ   م ت

ک چ   نہ کہ   ک چ

۳ اگر پہلی علامت افقی ہو (افقاً جگہ گھیرنے والی علامت کو افقی علامت کہتے ہیں) اور اس کے بعد والی علامت کشید بالا ہو تو افقی علامت کو لائن پر اور دوسری کو اس کے ساتھ ملا کر لکھیں گے ۔ جیسے

گ ی   م ر   غ ر

اگر پہلی علامت افقی ہو اور اس کے بعد والی کشید زیر ہو تو پھر افقی علامت کو لائن سے اوپر اور دوسری کو لائن پر لکھا جائے گا ۔ جیسے

ک چ　　م ف　　ن س　　ک س　　م ت

یاد رہے کہ علامات کو ملاتے وقت درمیان میں قلم نہ اٹھائیں بلکہ بیک جنبشِ قلم لکھیں۔

مشق ۳

مختصر نویسی میں لکھیں :

پ د　ن س　گ ج　ر س　گ م　ل م　ف س　ص م　ب س

و س　غ م　ن ر　م ر　م ن　ن ن　م م　م ط　ط ز

ف م　ج ف　د س ر　ج ٹ ن　س پ م　د ک　ل ٹ ن　ب ر م

ک م ن　ح ز　ظ م　ش ر　د ن　ر ب　ک ل　ڈ ر　ت ب　ب ج

و س　ن و　آ ر م　ن ف　ف ل　غ ب ۔ ک ڈ ۔ ج ن ۔ ل م

و ل　پ د　س د　ل ن　ر غ ب　د ر　ت س　ب م ت

س ن　گ م　ف ل　م ر　ک ن　س ن　ج ص　ل ب　ر م

چ ل　پ ک　ر م　ن ن　س ن　ب ت　ف س　م ط　ب ر

ک پ　ب ل　م ن　ڈ ر　غ ب　ش ب　ن م　ر س　پ ر

ٹ ن　ن ف　گ ر　ب ت　ن ٹ　م ل　ک ڈ　ش ف

ک پ　س ل　م ن　پ م　ر غ ف　ن ل　ص م　ر س　گ م　پ د

ب ل　م ل　گ ب　ف ر　س ٹ　ک ن　پ ر　ل ٹ

ز ر　غ م　گ ج　ر س　گ م　ل م　ف ص　ب س　ب ن　س ٹ

د س ر　ج ٹ ر　ل م　ص ف　ٹ ل　ن س　ک ل　م ت

ف ر　ن ن　ل م　ک ر　س ٹ　ب س　ر ٹ　ر ب　ل ت

مشق ۴

پڑھیں، نقل کریں اور اُردو میں لکھیں۔
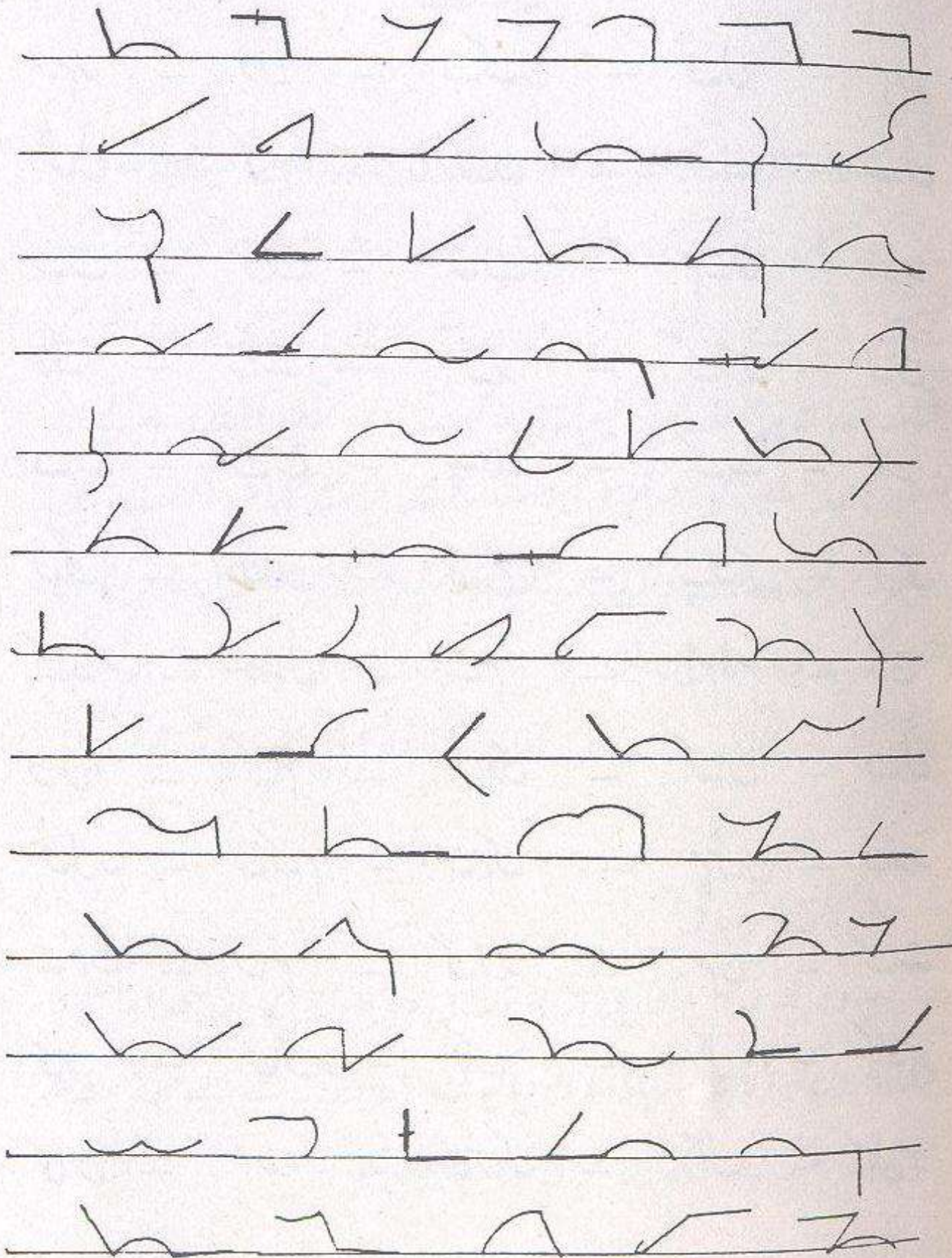
مشق ۵

مختصر نویسی میں لکھیں۔

دم ر — دس — ب ک ج — ف ل — م ن

ش ل — ک م — گ ن — س ف — ب ن

ت ٹ — س ت — ل ف — م ت ف — ڈ ر

ج گ — غ ٹ — س ر — ک ڈ س — ک غ

ف پ — ب چ — پ ج د — ک ب — د ن

ل گ — ن س — ف ج — پ ب ک — ش ک

ک ج م — و ب ل — ٹ م — ڈم ڈم — ڈ ج

ن ل — ک م — ش ی — ک س — ف ل

ش ل ن — ج ک م — ن م ک — م ش ل — ف ر د

ت م ت — ح م — گ ز ر — م ج — ک ٹ

ی د — ن ش ط — نک — کل — ک ہ

ی س — ط ہ — چ س ک — م ل — م ل م

باب ۳

حرکات

جس طرح حروفِ تہجی کے لیے علامات بنائی گئی ہیں۔ اسی طرح زیر زبر اور پیش کے لیے حرکات بنائی گئی ہیں۔ حرکات میں باریک و موٹے نقطے اور خطوط بنائے گئے ہیں۔ یہ نقطے اور خطوط زیر زبر اور پیش کا کام دیتے ہیں اور علامات کے مختلف مقامات پر مختلف صوتی کیفیات پیدا کرتے ہیں۔ مختلف آوازوں کے لیے ان نقطوں اور خطوط کو مختصر نویسی کی اصطلاح میں حرکات کا نام دیا گیا ہے۔ یوں تو اُردو زبان میں کافی آوازیں ہیں لیکن جو آوازیں واضح ہیں اور جنہیں ظاہر کرنا بھی ضروری ہے وہ تعداد میں بارہ (۱۲) ہیں۔ اور وضاحت اور سہولت کے پیشِ نظر ان مختلف بارہ (۱۲) آوازوں کو دو قسم کی حرکات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

حرکاتِ اشباعی

یہ وہ چھ (۶) آوازیں ہیں جو ذرا لمبی اور بھاری ہیں۔ ان لمبی اور کھنچاؤ والی آوازوں کو حرکاتِ اشباعی کا نام دیا گیا ہے۔ ان آوازوں کے لیے موٹا نقطہ اور موٹا خط مقرر کیے گئے ہیں جن کی آوازیں یوں ہیں :-

موٹا نقطہ (۰) ، موٹا چھوٹا خط (–)

آوازیں : آ - اے - اِی ، اَو - او - اُو

حرکات قصری

باقی چھ آوازیں دھیمی اور باریک قسم کی ہیں۔ ایسی آوازوں کو حرکات قصری کا نام دیا گیا ہے۔ انہیں ظاہر کرنے کے لیے باریک نقطہ اور باریک چھوٹا خط مقرر کیے گئے ہیں، جن کی آوازیں یوں ہیں :-

باریک نقطہ (.) ، باریک چھوٹا خط (–)

آوازیں : اَے - اِہ - اِ ، عَ - اَ - اُ

حرکات اشباعی کی آوازیں

ان دو قسم کی آوازوں کو یاد کرنے کے لیے درج ذیل جملوں کو پڑھیں۔

(۱) موٹا نقطہ (۰) (۲) موٹا چھوٹا خط (–)

(۱) آج - سیٹھ - جی (۲) اور - لو - پھول

حرکات قصری کی آوازیں

(۱) باریک نقطہ (.) (۲) باریک چھوٹا خط (–)

(۱) پھیل - کہ - دِل (۲) صَوت - مَت - سُن

ہر علامت کو تین مقامات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مقام اوّل ، مقام دوم اور مقام سوم -

مقامِ اوّل :- جہاں سے کوئی علامت شروع ہوتی ہے وہ اسکا مقام اوّل کہلاتا ہے۔

مقامِ دوم :- علامت کا درمیانی حصہ مقام دوم کہلاتا ہے۔

مقامِ سوم :- جہاں پر علامت ختم ہوتی ہے وہ مقامِ سوم کہلاتا ہے۔

حرکت کے تین مقامات

حرکات کو انہی تین مقامات (اوّل - دوم - سوم) پر لگا کر آوازیں پیدا کی جاتی ہیں۔ یوں سمجھیں کہ آواز کے مطابق متعلقہ حرکت مقام اول دوم اور سوم پر لگائی جاتی ہے۔

حرکاتِ اشباعی اور حرکات قصری تینوں مقامات پر آوازوں اور مثالوں کے ساتھ درج ذیل نقشوں میں دی گئی ہیں :-

① نقشہ حرکات اشباعی

حرکت	آواز مقام اوّل	آواز مقام دوم	آواز مقام سوم
موٹا نقطہ (ہ)	آ	اے	ای
مثال	آج	سیٹھ	جی
موٹا چھوٹا خط (-)	اَو	او	اُو
مثال	اَور	لو	پھُول

② نقشہ حرکات قصری

حرکت	آواز مقام اوّل	آواز مقام دوم	آواز مقام سوم
باریک نقطہ (ہ)	اَے	اِہ	اِ
مثال	پھیل	یہ	تِل
باریک چھوٹا خط (-)	عَ	اَ	اُ
مثال	صَوت	مَت	چُن

حرکات لگایئے

اشباعی : اگر کسی لفظ کی ابتدائی آواز (آ) ہو، خواہ پہلی علامت کے پہلے ہو یا بعد میں، دونوں صورتوں میں علامت کے مقام اوّل پر موٹا نقطہ لگائیں ۔ اگر (آ) کی آواز علامت سے پہلے ہو تو موٹا نقطہ پہلے لگائیں اور اگر (آ) کی آواز علامت کے بعد ہو تو موٹا نقطہ بعد میں لگائیں، یعنی موٹا نقطہ مقام اوّل پر (آ) کی آواز دے گا ۔ نیز مقام اوّل کی آواز کی صورت میں علامت لائن سے اوپر لکھی جائے گی ۔ اگر آواز پہلے آئے تو موٹا نقطہ حرکت سے پہلے بائیں طرف مقام اول پر لکھا جائے گا ۔ اگر آواز بعد میں آئے تو موٹا نقطہ بعد میں دائیں طرف مقام اوّل پر لکھا جائے گا ۔ اُفقی علامت کی صورت میں حرکت اگر اوپر ہوگی تو آواز علامت سے پہلے ہوگی اور اگر حرکت علامت کے نیچے ہوگی تو آواز بعد میں آئے گی ۔

مقام اوّل موٹا نقطہ :

تا جا آپ

بام ناک ماگ گال کا آگ

ساگ   فا   راگ   لاج   گام

شام   جاڑا   چاک   خام   ناچ

آرام   تام   چال   دعوٰی   کالا

بام   آسان   آرام   ذات   شالا

آثار   آلام   آفاق   آسام   انام

مقام دوم موٹا نقطہ - یہ اے کی آواز دیتا ہے علامت لکیر پر آئے گی۔

سیب   جیب   کھیل   تیل   سیک

میز   ریس   میل   ریت   نیک

کھیت   ریل   لینا   دینا   سیف

میلہ   سیم   دیس   بھیس   ایک

ریخ   پیچ   نیچ   پیل   بیل

مقام سوم موٹا نقطہ - یہ اِی کی آواز دیتا ہے - علامت لکیر سے گزرے گی - (اِی) کی آواز جب دو علامات کے درمیان آئے تو اُسے دوسری علامت کے مقام سوم پر لگایا جائے گا - (علامت سے پہلے)

گی   می   جی   پی   بی

چی   فی   ری   ذی   لی

نیل   چیتا   فیل   جینا   چیل

کیل   ریچھ   سیپ   گیلا   جیت

چیخ   ہیرا   پینا   چین   سیٹ

موٹا خط مقام اوّل ۔ (-) آواز = اَو

رَو لَو جَو سَو اَور

مَوج لَون جَوق چَوک غَور

فَوج مَو غَول مَوت طَور

فَوت خَوف شَوق ذَوق قَوم

دَور لَوٹ یَوم دَوڑ طَوق

موٹا خط مقام دوم ۔ (-) آواز = او

مور رونا جوڑ توڑ سوچ

لو سوم فوم دوم گول

بول سوگ روگ مول توپ

نوک جھوک پوت کھوٹ کوکھ

موٹا خط مقام سوم ۔ (-) آواز = اُو

جُو چُو دُو تُو بُو

جُون چُوم دُور فُون نُوم

اُون خُون پھُول ڈھُول رُوم

جھُول جھُوم جھُوٹ گھُونٹ طُول

نُور حُور خُوب صُورت بھول

بتول نمود جمود عمود ہنوز

مشق ۶

مختصر نویسی میں لکھیں:

کا - گا - لا - سا - ما - نا - جا

آج - کام - شام - نام - راج - آم - ڈال

سال - جام - جان - جال - مال - رات - بات

گھات - سات - گال - جاگ - ناگ - بھاگ - راگ

دام - خام - ٹال - بال - باک - فاش - کاش

صاف - راز - باز - شاذ - قال - حال - رال

مشق ۷

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں:

مشق ۸

مختصر نویسی میں لکھیں:

کے - گے - لے - سے - نے - بجے

دے - میل - بیل - کھیل - جیل - ریل

سیب - تیغ - جیب - گیم - دیس - بھیس

سیل - کھیت - کھیپ - ریت - ریس - لیتا

زیغ - دیتا - ٹھیلہ - میلہ - ریلا - کیلا

دینے - لینے - پہیل - فیل - سیف - زیب

مشق ۹

مختصر نویسی میں لکھیں:

جی - کی - سی - لی - بی - گھی

گیلا پینا جینا میل نیل چیل

چیتا ریچھ ریت چین سینا فیس

بھیک نیم ٹیٹ دیپ پیٹ پیٹا

زیرا بیڑا پیسنا تین گیت جیت

دین زین میت ایذا گیلا بینا

مشق ۱۰

مختصر نویسی میں لکھیں:

اور فوج حوض غور خوض موج

قول قوس سو جو لو دو

پودا موت عورت صولت دولت کوثر

فوری دوڑا کھولنا رو دوڑ جور

اونس پونڈ شوق صوت ثور قوم

غوری کون نوم دور حول لوٹ

فوت بول جوق فوراً ذوق پولی

پونا پوشیدہ پوزیشن سونپ سوغات لوٹنا

مشق ۱۱

مختصر نویسی میں لکھیں:

بول سو کو جو رو لو

تول سوتے کوٹھ جوڑی روتے لوٹا

بونا رونا روئی گولی بولی جوگی

روگ روگی روزی روٹی موٹی کھوٹا

چھوٹی چوٹی کوٹھی چولی جھول جھولی

ڈھول ڈولی گول گورا رول مول

پوتا پوتی پوتے کوئی کوری کورا

کھویا سوتا دھونا رونا کھودا روک

نوک جھوک روکا چوری ہتھوڑی مور

مشق ۱۲

مختصر نویسی میں لکھیں:

پھول رسول شکور شعور طول جھوم

جھوٹ سُوٹ بُوٹ ٹُوٹ لُوٹ رُوٹھ

اُون جُون چُوم جُوس رُوس بُوم

ڈُوب جنُوب روم مُولی دور خُوبی

مونچھ پُوچھ پُونچھ سُوت سُوجھ بُوجھ

سوکھ رُوکھا تُو سُو خون جھُول

ڈھول ڈھوم ڈھوپ فُون کوک گھُوم

نیو طور ہود حُور بھُوک لُوٹ

کُوچ چُوری خوگر نوری چُوں جوں

مشق ۱۳

پڑھیں، نقل کریں اور اُردو میں لکھیں :
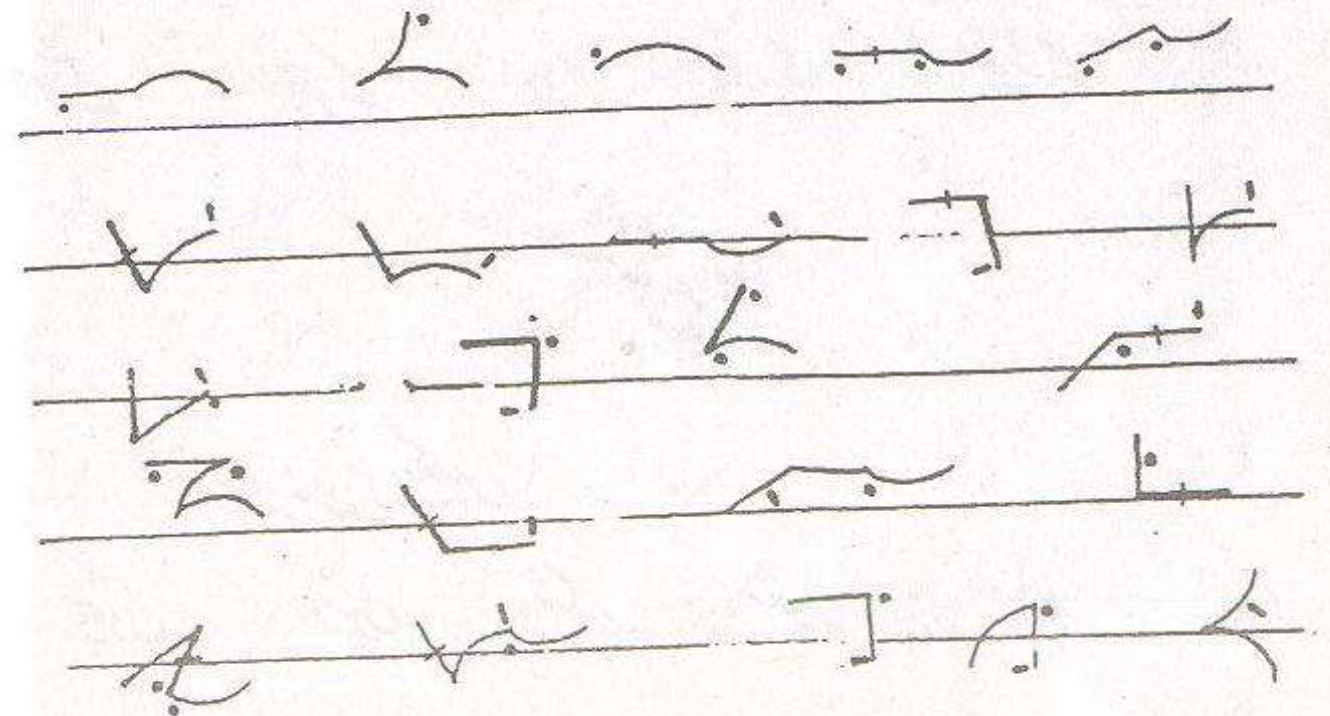
حرکاتِ قصری

باریک نقطہ مقام اوّل ۔ (۰) آواز = اے

جے شے لے طے غیب قے

جیسا شیدا لیت طیش عیب قید

بیل بیت زید خیر ریب غیر

پھیل نمین میل لیس سیف جیفل

زیتون سیلاب سیر عین نیل غیب

باریک نقطہ مقام دوم (.) آواز = اِہ

مہ سہ کہ یہ چہ دہ

تہہ لہہ نہہ بہتر کہتر مہتر

جہ وہ فہ زہ سہرا چہرا

مہر چہل اہتمام اہانت بہتری بہترین

باریک نقطہ مقام سوم (.) آواز = اِ

اِس جِس کِس مِس ہِل مِل

بِل دِل بِن کِن گِن جِن

دِن پِن رِم گِھس گِھستا

باریک خط مقام اوّل (-) آواز = عَ

لوٹ غوری دوری فوری غور موت

چوک حوض جوز لوز خوض روض

دور قور جور خوف جوف طور

باریک خط مقام دوم (-) آواز = اَ

کم جب تب چل اب رب

کر کل دم من حق غم

ہنس جل تھل گھر پھل خم

پل بل نل بلکہ تلکا طبلہ

نوٹ: "اَ" اور "عَ" ہم آواز ہونے کی وجہ سے موٹا خط برائے "اَ" کو "عَ" کی جگہ بھی استعمال کر سکتے ہیں

باریک خط مقام سوم (-) آواز اُ

اُن گُل چُن گُن اُس چُھپ

جُھک غُل دُم بُن سُنار بُخار

پُجاری مُغل شُغل گُھن سُن گُل

مشق ۱۴

٭ مختصر نویسی میں لکھیں۔

طیش شیخ کیپ کیسے جیسا جیسے

پیسہ پیسے بھینس قید قیدی بیل

قیس زَیب لیلہ تھیلہ مَیل زَیت

عیب عیش عینک کیف قید کیسا

گَینتی نَیس لیکن لیں مَیل نَیل

ذَیل بَیر دَیر غیر خیر ہَیبت

مشق ۱۵

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

مشق ۱۶

مختصر نویسی میں لکھیں۔

بِل مِلا گلہ سِرا تلہ جس

وِگ کِبی گِن جِن بِن مِل

تِل دِل وِن اِس جِس مقدار

انصاف اِسلام انکار اسرار پِلا صِلہ

مشق ۱۷

پڑھیں ، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔
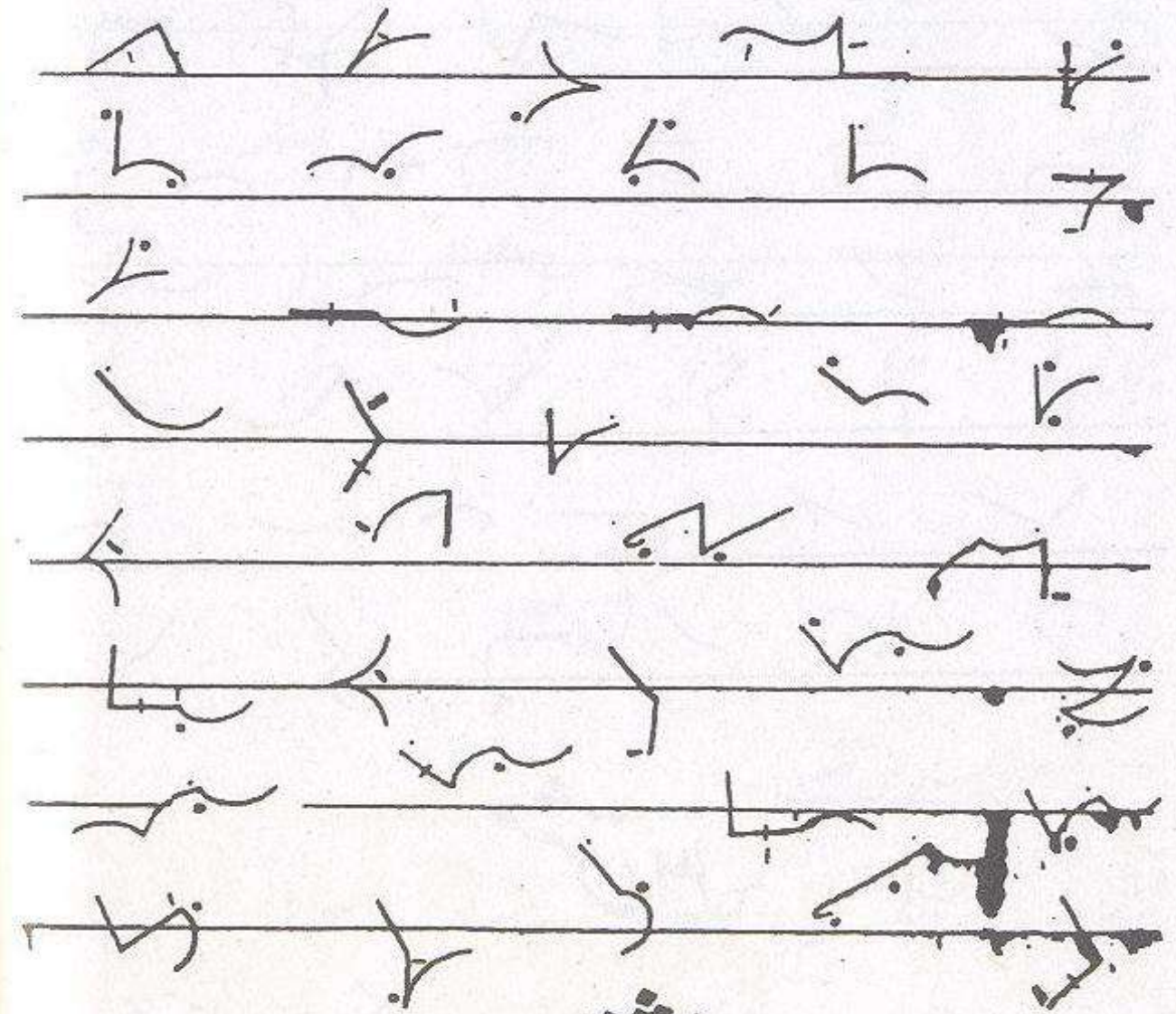
مشق ۱۸

مختصر نویسی میں لکھیں۔

آپ نیک آج بیج کیل بول

گول رول اسد اشد رسد حسد

مد طول گھوم پھر کر اُس

پاس کاش جیتا کاتنا راضی بازی

شام رام چپل پھولنا جھولنا رم

اُتم چُپکے گیلا کیلا ٹھیلہ بسیرا

سویرا تمام نام ٹیم بھرنا جھرنا

روٹی چھوٹا بڑا روغنی آلام مسکون

شگون رونق آیا رونا جاگا ہوتی

باب ۴

رُموز

(آسان نشانات)

اُردو زبان میں ایسے الفاظ جو بار بار استعمال ہوتے ہیں یا جن کا استعمال کافی ہے۔ ان کے لیے آسان نشانات بنائے گئے ہیں تاکہ نہ صرف لکھنے میں آسانی ہو بلکہ رفتار میں بھی اضافہ ہو۔ پورے لفظ کی جگہ ایک علامت لکھی جاتی ہے اور اسے پورا لفظ تصور کیا جاتا ہے اور پڑھا جاتا ہے۔

رموز

کا کے کی — ہے ہیں — ہو حقیقت — ہوئی — ہی

تھا — تھے — تھی تم تمہیں — اور

کر — کو — کچھ — تو — آپ

پاکستان — کہا کہے کیا — گئے گیا

لوگ گو گویا — مَیں میں — ہم ہمیں

وہ — وہی — یہ — یہی یونیورسٹی

یوم ایام — طور — نہیں — نہ نا

اللہ — رہتے رہتا رہتی — رہا رہی رہے رہو

مشق ۱۹

مختصر نویسی میں لکھیں۔

(۱) یہ ملک پاکستان ہے۔

(۲) آپ پاکستانی ہیں۔

(۳) وہ کھیل رہے ہیں۔

(۴) آج سکول بند رہے گا۔

(۵) تم راستہ بھول گئے۔

(۶) احمد نیک لڑکا ہے، وہ محنتی بھی ہے۔

(۷) اشرف کیا کر رہا تھا۔

(۸) کسان کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔

(۹) تمہیں ایمانداری سے کام کرنا ہے۔

(۱۰) اسلم پڑھائی سے بھاگ گیا ہے۔

(۱۱) نہ کرنے سے کچھ کرنا بھلا ہے۔

مشق ۲۰

پڑھیں، نقل کریں اور اُردو میں لکھیں

۱ -

۲ -

۳ -

۴ -

۵ -

۶ -

۷ -

۸ -

(۱۲) آپ کا دوست اور خیر خواہ بڑا آدمی ہے

(۱۳) اس نے کہا کہ آپ کی تین دن کی چھٹی تھی۔ ان دنوں یونیورسٹی

(۱۴) بھی کھلی رہی مگر آپ نے دوست کا کچھ کام نہ کیا۔

(۱۵) کُرسی ٹوٹی ہوئی تھی اور بوڑھا آدمی بُن رہا تھا۔

(۱۶) میز صاف تھا تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔

(۱۷) ہم لوگ تو اُس کے پاس گئے تھے اور وہ کسی اور کے پاس گیا ہوا تھا۔

(۱۸) میں نے تو اُسے کچھ کرنے کو کہا تھا۔

(۱۹) گویا آپ نے ابھی تک کچھ کیا ہی نہیں اور وقت ختم ہو گیا ہے۔

(۲۰) وہ کسی طور کچھ کرنے کو تیار ہوتا تو کچھ نقصان نہ ہوتا۔

(۲۱) لڑکے نے بھاگتے ہوئے کہا کہ آپ کا بستہ کھو گیا ہے۔

(۲۲) احسان نے اکرم کو کہا کہ تمھیں کس نے مارا ہے۔

(۲۳) کشمیر بنے گا پاکستان

(۲۴) پاکستان زندہ باد ۔ اسلام زندہ باد

(۲۵) اتحادِ اسلامی زندہ باد۔

(۲۶) اسلام مرد و عورت کو پورا حق دلاتا ہے

(۲۷) اسلام کے ارکان پانچ ہیں کلمہ شہادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔

ہدایات برائے مخصوص نشانات

(۱) مختصر نویسی میں لکھتے ہوئے فقرے کے اختتام پر وقفے کا نشان (×) لگائیں۔ جیسے

(۲) اگر سوالیہ نشان لگانا ہو تو (؟) کا نشان لگائیں۔ (؟)

(۳) تعجب یا حیرانگی کے نشان کی جگہ (!) لگائیں۔ (!)

(۴) لکیر کا نشان

(۵) خطوط وحدانی

(۶) اگر دو لفظوں کے درمیان " و " کی آواز ہو تو اسے لکیر سے اوپر یعنی مقامِ اوّل پر " لگائیں۔ مثلاً

نام و نشان

(۷) اگر دو لفظوں کے درمیان زیر کی آواز آئے تو درمیان میں " لگائیں، جیسے

جمِ غفیر

(۸) جب کوئی نام لکھیں تو اس کے نیچے دو خط لگائیں " جیسے

عظمت

(۹) اگر کوئی لفظ دو دفعہ استعمال ہو تو ایک دفعہ لکھ کر اس کے نیچے " ۲ " کا ہندسہ لکھ دیں۔ جیسے

بھاگتے بھاگتے — جاتے جاتے

(۱۰) تشدید کی علامت کے لیے کوئی علیحدہ نشان مقرر نہیں کیا گیا اسے حرکت سے ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے

سکّہ — گنّا — غلّہ — جتّھہ

کوّا — حقّہ — حصّہ — جُثّہ

رموز (آسان نشانات)

اب ۔ ابھی ___ بھی ___ کبھی ___

اچھا ۔ اچھے ۔ اچھی ___ چاہا ۔ چاہے ۔ چاہیے ۔ چاہیں ___

چاہی ___ چھوٹا ۔ چھوٹے ۔ چھوٹی ___ پیچھے ___

پاؤ ۔ پائے ۔ پائیں ___ جو ۔ جب ___ جائے ۔ جاؤ ___

حقیقت ___ ہوا ۔ ہوئے ۔ ہوئیں ___ ایسی ایسا ۔ ایسے ___

اِس ۔ اِسے ۔ اِسی ___ اُس ۔ اُسے ۔ اُسی ___ دو ۔ دے ۔ دکھاؤ

دیکھا ۔ دیکھے ۔ دیکھی ___ دیا ۔ دیے ___ دی ___

وغیرہ ___ پڑا ۔ پڑے ۔ پڑی ۔ پڑھا ۔ پڑھے ۔ پڑھی ۔ پڑھائی ۔ پڑھ ۔ پہاڑ ___

بڑا ۔ بڑے ۔ بڑی ۔ بڑھا ۔ بڑھے ۔ بڑھی ۔ بڑھ ۔ بڑائی ___ تھوڑا ۔ تھوڑے

تھوڑی ___ اعلیٰ ۔ لا ۔ لائے ۔ لائیے ۔ لاکھ ___ لے ۔ لو ___

علاوہ ۔ لکھا ۔ علی العموم ___

مشق ۲۱

مختصر نویسی میں لکھیں۔

(۱) اچھے لوگ تو اچھی باتیں کرتے ہی ہیں سب کو اچھی باتیں کرنی چاہئیں۔

(۲) وہ سب دیکھا دیکھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

(۳) جو پیچھے ہیں ان کے پاس جاؤ اور صورت حال معلوم کرو۔

(۴) ہم جو کچھ کرنا چاہ رہے تھے وہ نہ کر پائے۔

(۵) اس نے تھوڑا تھوڑا کر کے بہت کچھ کر دکھایا۔

(۶) پڑھائی میں ہی بڑائی ہے اور بڑائی میں عزت ہے۔

(۷) اس قلم کے علاوہ مجھ سے جو چاہو لے لو۔

(۸) چھوٹی چھوٹی باتوں کا بُرا منانا کوئی اچھی بات تو نہیں۔

(۹) اس بچے کو کچھ کتابیں وغیرہ دے کر اس کمرے میں بٹھا دو۔

(۱۰) جب بھی جاؤ اپنا بستہ ساتھ لے کر جانا۔

(۱۱) تمہیں چاہیے کہ کبھی بھی اُدھار کا سہارا نہ لو۔

(۱۲) آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔

(۱۳) تھوڑا تھوڑا مل کر بہت ہو جاتا ہے۔
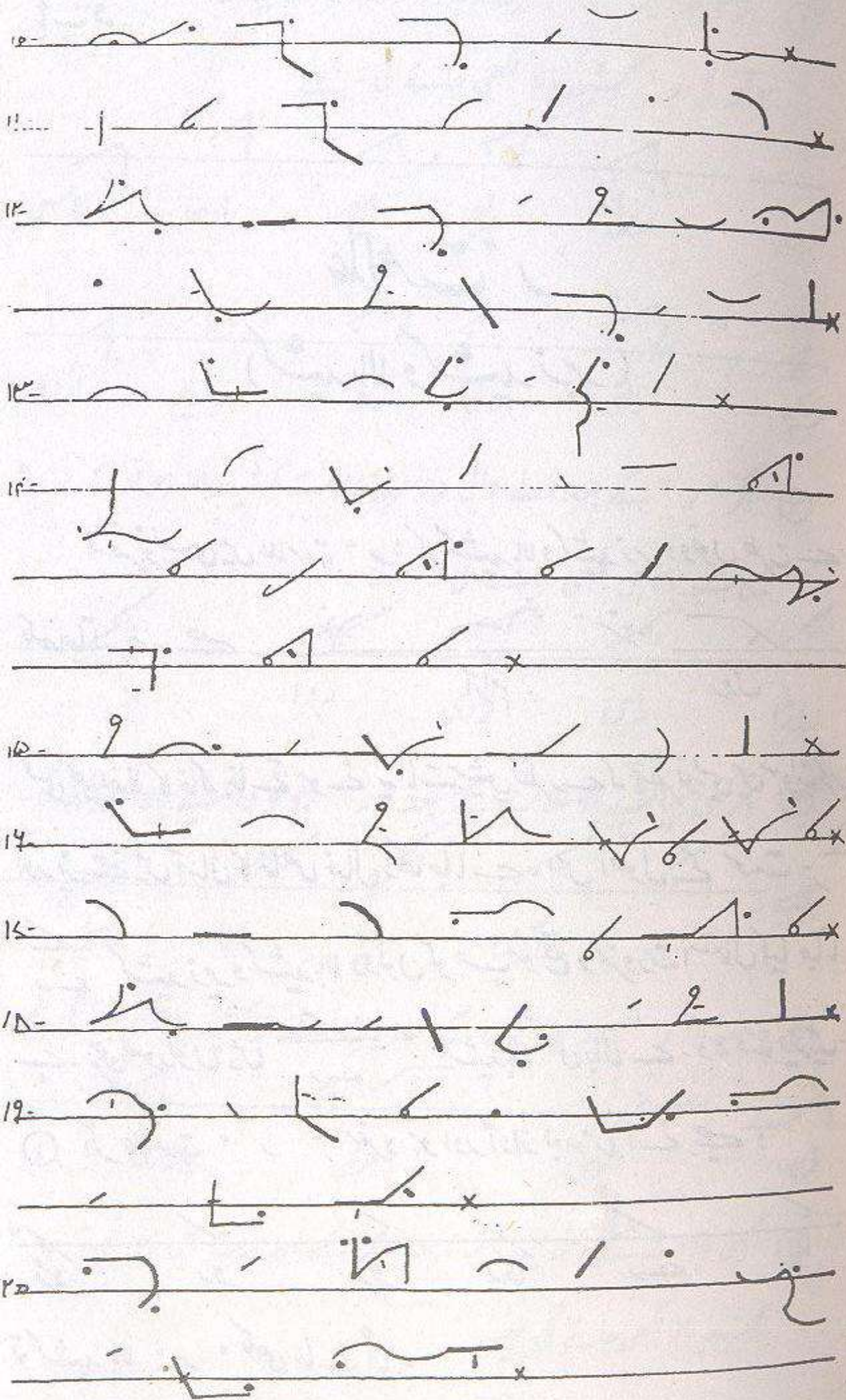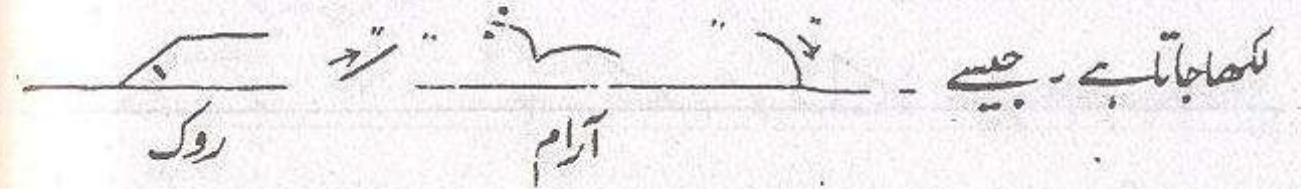
مشق ۲۲

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

باب ۵
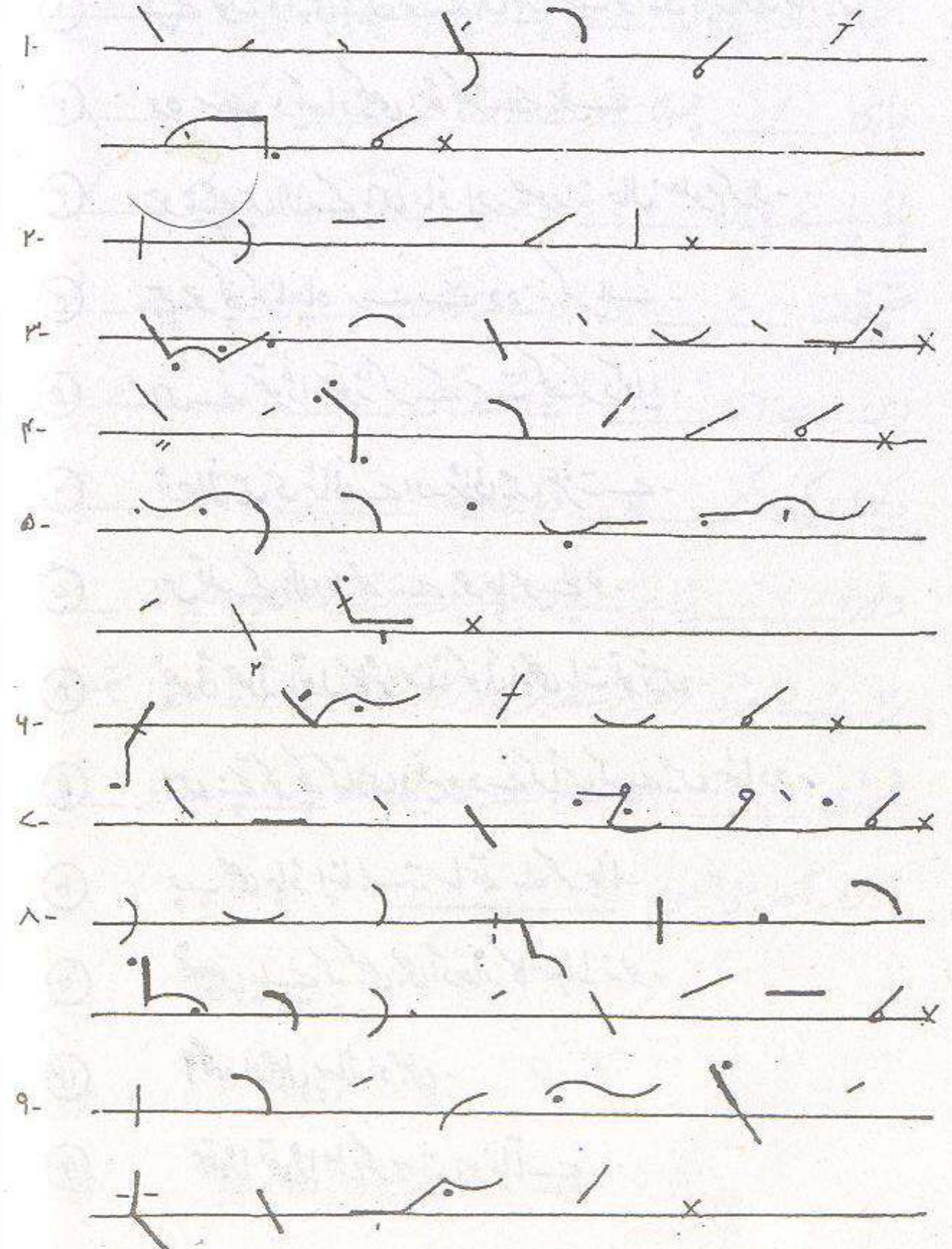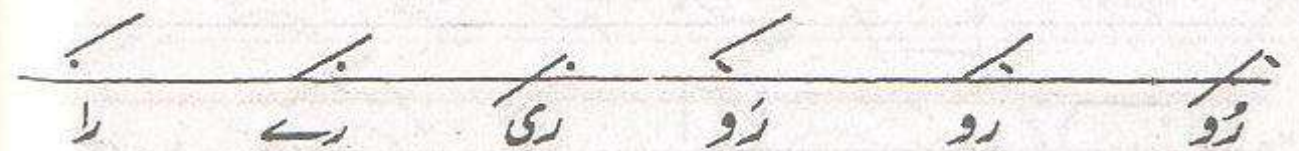
علامت " ر "

(کشید بالا و کشید زیر)

مختصر نویسی میں علامت " ر " کو کشید بالا و کشید زیر دونوں طرح سے لکھا جاتا ہے ۔ جیسے

روک آرام
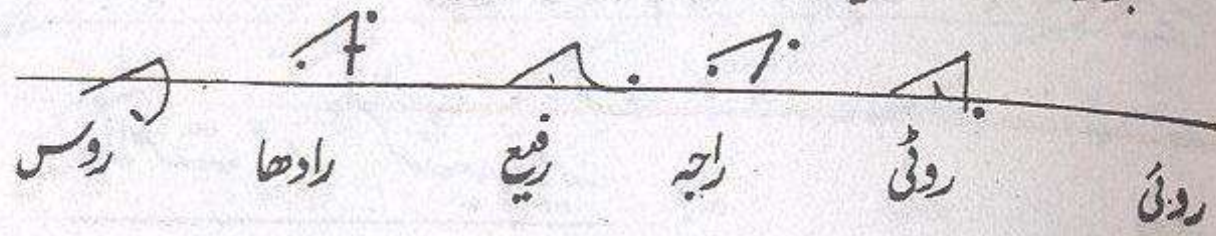
کسی بھی لفظ کا خاکہ بناتے ہوئے یہ بات پیشِ نظر رہے کہ مختصر نویسی میں سہولتِ تحریر اور پڑھنے میں آسانی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ۔ اس اصول کے تحت کشید زیر و کشید بالا دونوں کو حسبِ موقع و ضرورت استعمال کیا جاتا ہے ۔ جن صورتوں میں " رے " کشید بالا لکھی جاتی ہے ۔ وہ درج ذیل ہیں۔
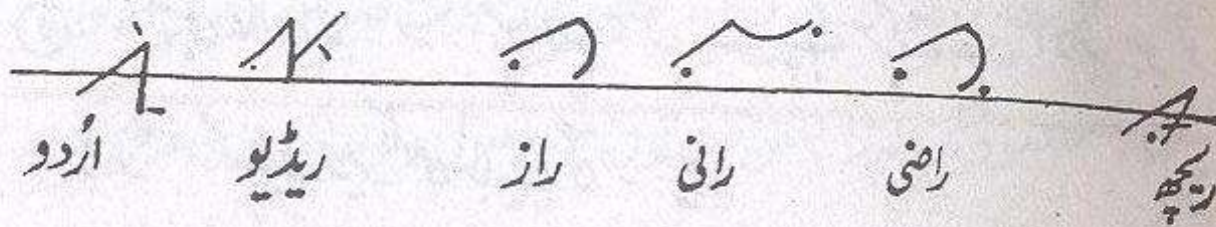
(۱) اگر علامت " ر " مفرد ہو اور آواز بعد میں آئے جیسے :

رُو رو رَو ری رے را
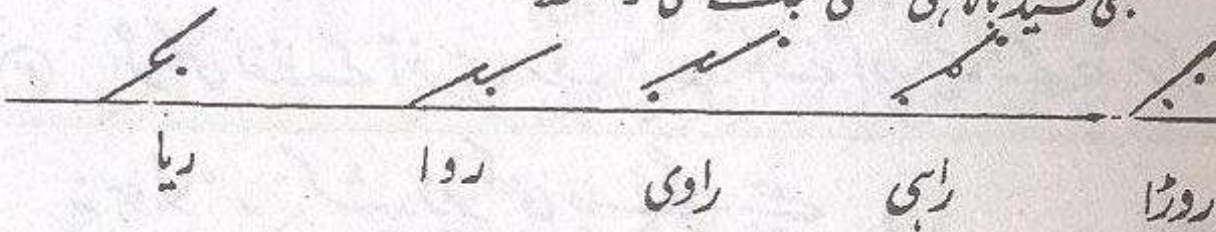
تو کشید بالا " ر " لکھی جائے گی ۔

(۲) اگر کسی لفظ میں " ر " شروع میں ہو اور اس کے بعد کی علامت کشید زیر ہو تو " ر " کشید بالا لکھی جائے گی ۔ جیسے
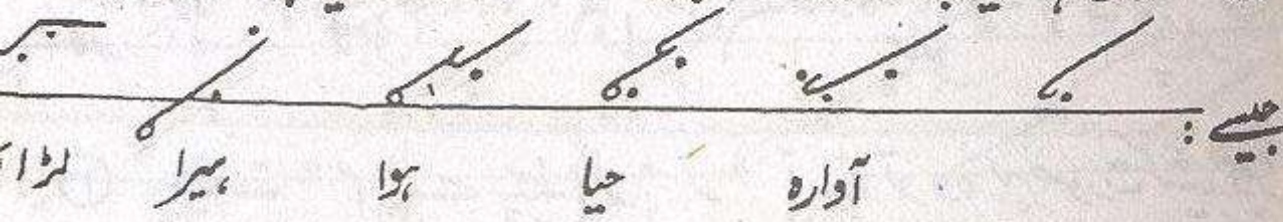
روئی روٹی راجہ رفیع رادھا روس

ریچھ راضی رانی راز ریڈیو اردو

(۳) اگر " ر " کے بعد آنے والی دوسری علامت کشید بالا ہو تو " ر " بھی کشید بالا ہی لکھی جائے گی ۔ مثلاً

رورڑا راہی راوی روا ریا

(۴) اگر کسی تنہا کشید بالا علامت کے بعد " ر " ہو تو وہ کشید بالا لکھی جائے گی۔

جیسے : آوارہ حیا ہوا ہیرا لڑا

(۵) جب " ر " دو علامتوں کے درمیان آئے تو کشید بالا لکھی جائے گی جیسے :

قرب پرانی معرکہ بارات

(۶) کسی علامت کے آخر میں " ر " اور اس کے بعد حرکت بھی ہو تو " ر " کشید بالا لکھی جائے گی ۔ جیسے :

بشیرا　اشارہ　سارا　وارا　سویرا

علامت "ر" کشید زیر

① اگر پہلی علامت "ر" ہو اور اس سے پہلے حرکت یعنی آواز ہو تو "ر" کشید زیر لکھی جائے گی۔ جیسے

عرق　ارمان　ارکان　ارباب　آر

② اگر کسی لفظ کے آخر میں حرف "ر" آئے اور اس کے بعد حرکت نہ ہو تو "ر" کشید زیر لکھی جائے گی۔ جیسے

کار　لاہور　قہار　بیمار　پکار

③ علامت "م" سے پہلے اگر "ر" آئے تو وہ بہر صورت کشید زیر لکھی جائے گی چاہے حرکت "ر" سے پہلے ہو یا بعد میں۔ جیسے

رمز　رام　ارمان　آرام　رُمان

④ اگر یکے بعد دیگرے دو علامات کشید زیر ہوں اور اس کے بعد علامت "ر" آئے تو وہ کشید بالا لکھی جائے گی۔ (خواہ حرکت بعد میں

آئے یا نہ آئے)۔ جیسے

شہر　سہارا　سحر　ظہور　شوہر

نوٹ: یاد رہے کہ مختصر نویسی میں سہولتِ تحریر اور رفتار دونوں مقصود ہیں لہٰذا بعض صورتوں میں اصول و قواعد کی پابندی ضروری نہیں۔

مشق ۲۳

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں:-

مشق ۲۴

مختصر نویسی میں لکھیں:

ریت　راگ　روکنا　روز　رس　ریچھ

تہران　مہران　زعفران　بحران　تیراک　بیراج

میراث　بیچاری　ناری　لاچاری　آبیاری　اندھیرا

بسیرا　سویرا　سنہرے　اکھرے　رواج　سماج

تاج　روش　رہان　رہنا　زنشار　رشرا

فرش　شر　بشر　بحر　شہر　لہر

فکر　ذکر　اذکار　شکار　شکر　شکر

بسیلا　پیلا　شرمیلا　زہریلا　پتھریلا　ہوشیار

مشق ۲۵

مختصر نویسی میں لکھیں:

(۱) ربِ کریم سے کرم کی امید رکھ۔

(۲) زندگی میں نشیب و فراز تو اکثر آتے ہی رہتے ہیں۔

(۳) جینا مرنا تو ساتھ ساتھ ہے۔

(۴) موسم بہار ہے، عنبریں خمار ہے۔

(۵) حرام رزق سے بچ کر رہنا چاہیے۔

(۶) قول و اقرار سے پھرنا گناہ ہے۔

(۷) آرام و سکون تو نصیب کی بات ہے۔

(۸) حرکت میں برکت ہے۔

(۹) محنت میں عظمت ہے۔

(۱۰) پرویز اپنی کار میں شہر جا رہا ہے۔

(۱۱) اجمل بیماری میں بھی اپنی پڑھائی نہیں چھوڑتا۔

(۱۲) اس کا نام سکول سے خارج کر دیا گیا ہے۔

رموز (آسان نشانات)

شہر ___ مشہور شہرت ___ شروع اشتہار ___

ظاہر ظہور ظاہراً ___ ضرورت ضروری ضرور ___ اظہار منظوری

منظور مظاہرہ ___ تمام ___ معاف معافی فوراً فوری ___

متفق اتفاق ___ نفاق ___

مشق ۲۶

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں :

۱-

۲-

۳-

۴-

۵-

۶-

۷

۸

۹

مشق ۲۷

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

(۱) اسلم شروع میں شہر سے تمام ضروری سامان لاتا تھا۔

(۲) اِس کام کی متعلقہ افسر سے منظوری ضروری ہے ۔

(۳) وہ اپنے اچھے کاموں کی وجہ سے مشہور ہُوا تھا۔

(۴) اکرم نے اپنے آپ کو بڑا آدمی ظاہر کر کے ضروری منظوری حاصل کر لی۔

(۵) معاف کر دینا بڑی اچھی بات ہے ۔

(۶) اس سے پہلے کہ نفاق ہو اتفاق کر لو ۔

(۷) آپ کا فوراً آنا ضروری ہے ۔

(۸) شہرت حاصل کرنا بہت مشکل ہے ۔

(۹) یہاں اشتہار لگانا منع ہے ۔

(۱۰) نفاق نہیں اتفاق پیدا کرو ۔

(۱۱) اتفاق میں برکت ہے ۔

(۱۲) معافی مانگنا ضروری ہے ۔

مشق ۲۸
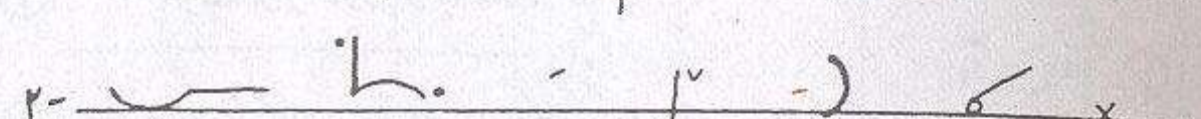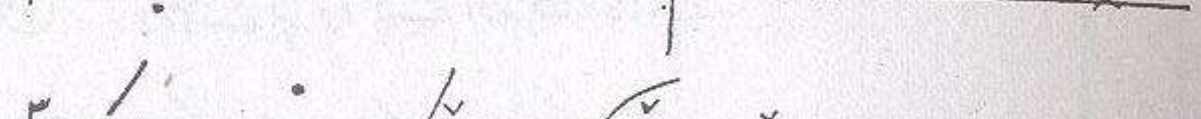
مختصر نویسی میں لکھیں۔

مآل	ساعت	اطاعت	شجاع	مآب	باآواز
بااثر	بآسانی	سماع	قناعت	جماعت	لائے
چلائے	کھائے	جائے	بسائے	پلائے	گائے
رچائے	بہلائے	دلائے	سائے	لاؤ	جاؤ
کھاؤ	بساؤ	پلاؤ	گاؤ	رچاؤ	بہلاؤ
دلاؤ	دکھاؤ	دباؤ	پھیلاؤ	لائی	کھائی
رضائی	جولائی	دکھائی	دوائی	ملائی	اچھائی
ہلائی	جلائی	پلائی	چلائی	رؤف	ماؤف
طاؤس	طالوت	طاعون	داؤد	جالوت	جاموس

رموز

(آسان نشانات)

اور
کر
کا کے کی
کو
کچھ
تو تو
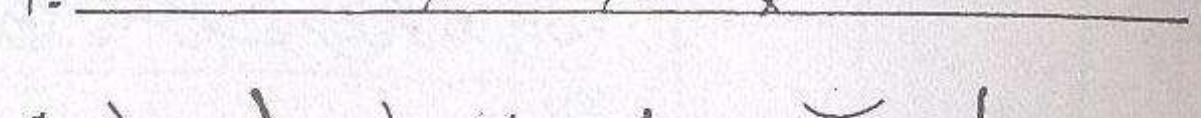
مشق ۲۹
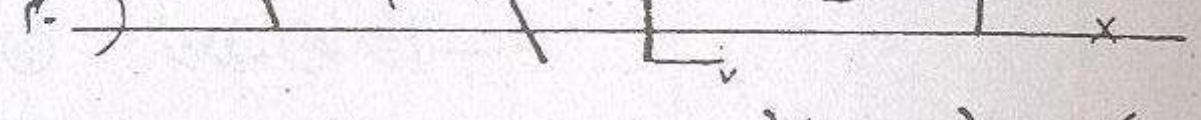
پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔
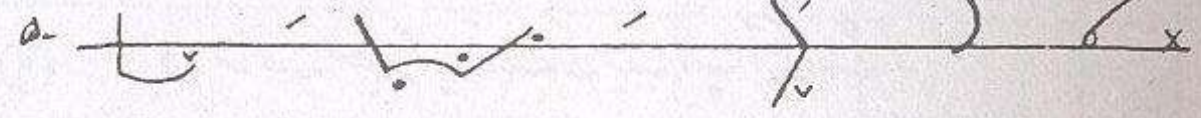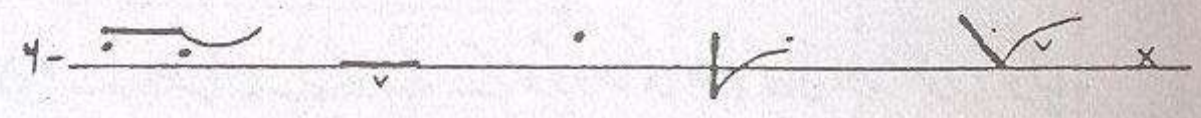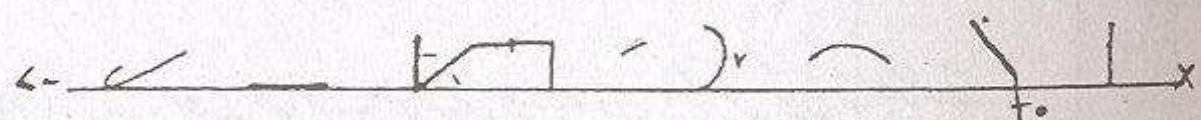
۱۔
۲۔
۳۔
۴۔
۵۔
۶۔
۷۔
۸۔

رموز (آسان نشانات)

آ آیا آئے آئی آئیں

آؤ آؤں

مشق ۳۰

مختصر نویسی میں لکھیں۔

① قناعت کر قناعت اچھی چیز ہے۔

② خوب کماؤ اور خوب کھاؤ۔

③ ہم نے کہا وہ آئے اور کھانا کھائے۔

④ حکیم نے مریض کو دوا پلائی۔

⑤ رءوف اچھا لڑکا ہے۔

⑥ وہ ساعتِ سعید کب آئے گی جب آپ آئیں گے۔

⑦ احسان نے گائے کے دُودھ کی ملائی کھائی اور سکول کو گیا۔

⑧ سعید صاحب سوئے ہوئے ہیں انہیں کوئی نہ جگائے

⑨ مہمان اپنا سامان ساتھ لائے۔

⑩ دوائی کھائی تو ساری رات نیند نہ آئی۔

⑪ آپ کو مئی میں نئی ورائٹی مل جائے گی۔

⑫ آپ آئے بہار آئی۔

نقشہ حرکات مرکب

(حصہ دوم)

نمبر شمار	آوازیں	نشان	مقام	مثالیں	
①	او + آ		اوّل	دُعا	مؤدب
	اُو + آ		اوّل	چھُوا	مُوا
②	او + اے		دوم	کھوئے	روئے
	اُو + اے		دوم	جُھوئے	سُوئے
	ای - اے				
③	او + ای		سوم	سوئی	روئی
	اُو + ای		سوم	سُوئی	رُوئی

رموز (آسان نشانات)

کوئی ______ کوئی نہ کوئی ______ کچھ نہ کچھ ______

مشق ۳۱

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں:

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

۶۔

۷۔

۸۔

۹۔

مشق ۳۲

مختصر نویسی میں لکھیں:

① وہ شروع ہی سے کھوئے کھوئے سے رہتے ہیں۔

② اسے تو سوئی میں دھاگا ڈالنا بھی نہیں آتا۔

③ آپ باہر تو نکلیں کوئی نہ کوئی سواری مل ہی جائے گی۔

④ آخر وہ روئی تب سوئی۔ یہ روئی ناقص ہے۔

⑤ نعیم گھبرائے ہوئے آئے اور آتے ہی بیٹھ گئے۔

⑥ نسیم سلائی کڑھائی کا کام سیکھ رہی ہے۔

⑦ معاملہ کچھ ٹیڑھا ہی تھا۔

⑧ زیادہ چائے نقصان دیتی ہے

⑨ اس نے اپنی ساری کی ساری کمائی جوئے پر لگا دی۔

⑩ تمام معاملات نئے انداز سے حل کرائے جائیں۔

نقشہ حرکاتِ مرکب

(حصہ سوم)

نمبر شمار	آوازیں	نشان	مقام	مثالیں
۱	ے + آ	ے	اوّل	نیابت، نیا
	ے + عَ		اوّل	رعایا، نیامت
۲	ے + اہ	ے	دوم	نئے، گئے
	ی + او		دوم	جیئو، پیئو
۳	اَعَ + ای	ے	سوم	مئی، نئی
	ی + عُ		سوم	لیے، جیسے

نوٹ: پچھلے صفحہ کے نقشے پر دی گئی آوازوں کو ظاہر کرنے کے لیے بوجہ مثلث آواز نقشہ برائے حرکاتِ مرکب حصۂ اول میں دیے گئے نشان (۷) کو بھی استعمال کر سکتے ہیں

مشق ۳۳

مختصر نویسی میں لکھیں :

انیا	رعایت	شکایت	عنایت
نئے	کیسے	لیے	جیسے
پئے	مئی	نئی	کیوڑا
نیولا	کیجیے	دیجیے	ریوڑ
کئی	پیجیے	لیجیے	زیور
بھئی	پیوہ	جیوہ	بیوہ
لئی	سعی	ہیوہ	بیوہ

رموز (آسان نشانات)

لیے کیے گئے

باب ۷

استعمالِ نصفِ دائرہ

بہت ہلکی اور دھیمی آوازوں یعنی قریب المخرج آوازوں کو ظاہر نہیں کیا جاتا۔ مختصر نویسی میں خاکے کی بناوٹ و ترتیب کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر بعض علامتوں کو بعض علامتوں سے ملانے میں صورتِ ترکیبی بدنُما ہونے لگے تو اس کے لیے مختصر نویسی کے دوسرے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

نصف دائروں کا استعمال بھی اسی غرض سے کیا گیا ہے۔ اگر بیضوی شکل کے دائرے (○) کو درمیان سے دو حصّوں میں تقسیم کر دیا جائے (یعنی قطع کر دیا جائے (⊖) تو اس طرح اس دائرے کا اوپر والا حصّہ (∩) واؤ (و) کی مختلف آوازوں کا کام دیتا ہے۔ اور نیچے کا نصف حصّہ (∪) "ی" کی آوازیں دیتا ہے اور یُوں یہ نصف دائرہ " و " اور " ی " کا کام دے کر جہاں مختصر نویسی میں صورتِ ترکیبی کو خوشنما بنانے میں مدد دیتا ہے وہاں رفتار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ " و " ∩ " ی " ∪

نقشہ
برائے
استعمالِ نصفِ دائرہ

نمبر شمار	نشان	مقام	آواز	الفاظ		مختصر نویسی
①	∩	اوّل	وا	تلوار	اتوار	
	∩	دوم	وَ	مروّت	عداوت	
	∩	سوم	وی	مولوی	علوی	
				رضوی	بیضوی	
②	∪	اوّل	یا	نیام	پیام	
	∪	دوم	ے/ی	عنایت	شکایت	
				حکایت	ہدایت	
	∪	سوم	یُو	معیوب	ٹیوب	
				غیوّر		

رموز (آسان نشانات)

کیوں ، کیونکہ ، اے ، او

مشق ۳۴

پڑھیں ، نقل کریں اور اردو میں لکھیں ۔
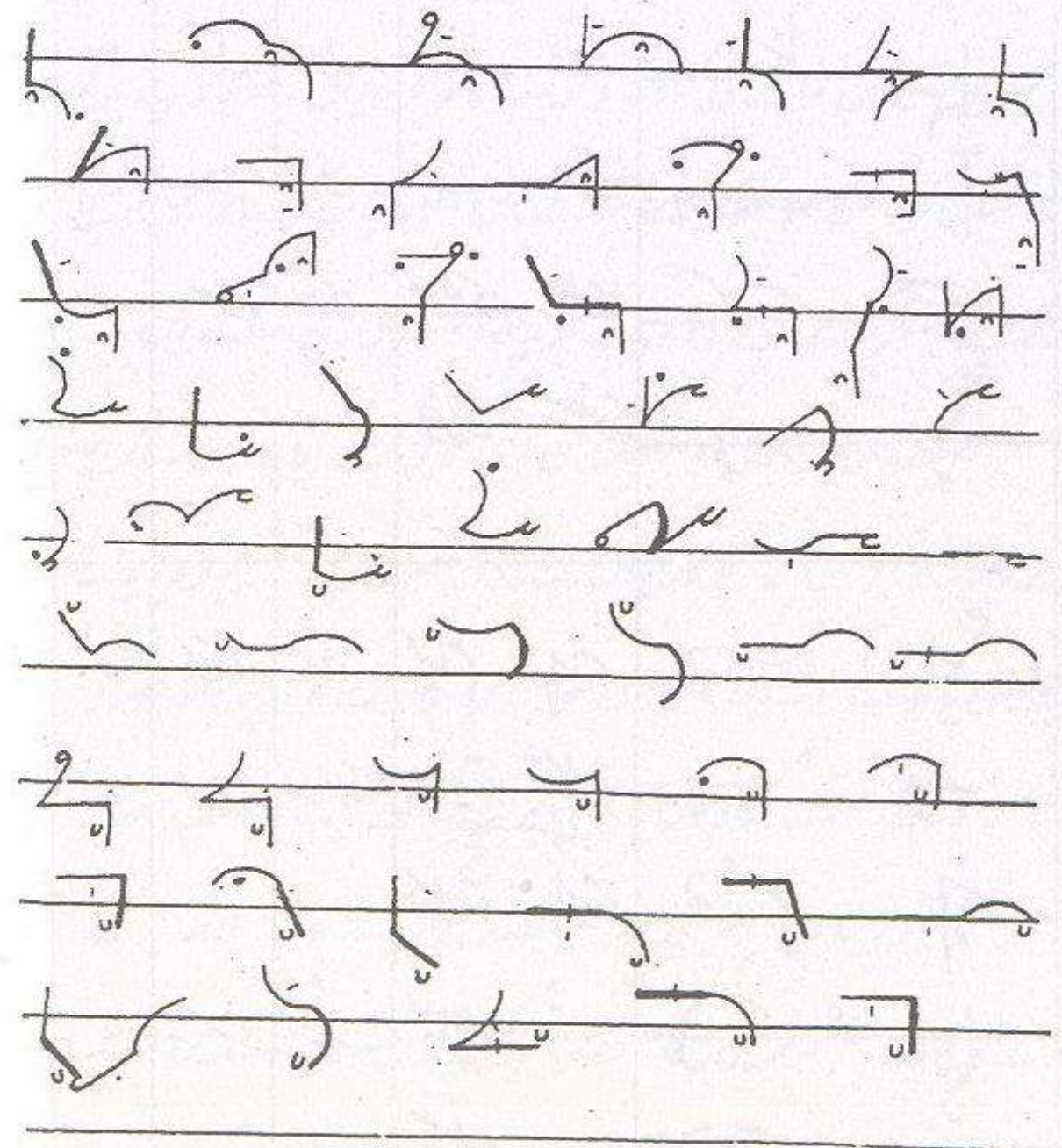
مشق ۳۵

مختصر نویسی میں لکھیں :

پیار تیار قیام دیار خیام نیام

پیام تلوار جوار پھوار اتوار سوموار

ہموار نسوار اطوار سجاوٹ مہاوٹ بناوٹ

کہاوت رکاوٹ خلوت جلوت سطوت مروت

حکایت دہلوی افسانوی رومانوی مولوی ہزاروی

ثانوی نانوتوی علوی بیضوی تھانوی جھنگوی

غیور مایوس ملبوس معیوب عیوب بیوت

سہ حرکات

اگر کسی علامت کے بعد تین آوازیں آئیں تو اس کے لیے سہ حرکات استعمال کی جاتی ہیں ۔ یعنی تین آوازوں کو سہ حرکات کا نام دیا گیا ہے ۔ جیسے

آئیے پہلی حرکت مرکب کے ساتھ ہی ایک خط کا اضافہ کیا جاتا ہے ۔

لائیے کھائیے یعنی آخری "ے" کی آواز کے لیے نیچے کی

جانب حرکت مرکب کے ساتھ چھوٹے خط کا اضافہ کرلیا جاتا ہے ۔

رموز (آسان نشانات)

کیوں ۔ کیونکہ ۔ آئیے

نوٹ : یاد رہے کہ اس طرح کے رموز حرکاتِ مرکب کے نشانات سے ہی لیے گئے ہیں ۔

باب ۸

علامت "ح"

کشید بالا و کشید زیر ٹو

فن مختصر نویسی میں سہولت تحریر اور صورت ترکیبی کے پیش نظر بعض علامات کو کشید بالا و کشید زیر دونوں طرح سے لکھا جاتا ہے ۔ علامت "ح" کو کشید بالا اور کشید زیر دونوں طرح سے لکھا جاتا ہے ۔ "ح" کو کشید بالا اور کشید زیر لکھنے کے کچھ قواعد و ضوابط ہیں ۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں "ح" کشید زیر لکھی جائے گی :

① جب علامت "ح" تنہا حالت میں استعمال ہو تو اُسے کشید زیر لکھا جائے گا ۔ مثلاً

ہا ہے ہی آہا وغیرہ

② جب علامت "ح" سے پہلے یا بعد میں ک گ ہو تو "ح" کشید زیر لکھی جائے گی ۔ مثلاً

حق حقیقی گاہک

حکمران حقیر حکیم کہانی قہر

③ اگر علامت "ح" سے پہلے م ل یا ن ہو تو "ح" کشید زیر لکھی جائے گی۔ مثلاً

محلہ مہک مہر مہینہ لہر

فہیم الہام الحاق نہر انہماک محمد

④ اگر علامت "ح" چ ج س ش ز آر خ کے بعد آئے تو "ح" کشید زیر لکھی جائے گی۔ مثلاً

شہر ساحل جہیز چہرہ ظہیر

خواہش خواہاں ارحام شمیم جہری

مندرجہ ذیل صورتوں میں "ح" کشید بالا لکھی جائے گی:

① اگر "ح" کے بعد کوئی علامت کشیدِ زیر ہو تو "ح" کشید بالا لکھی جائے گی مثلاً

ہوش خبیب حد حاجی ہڈی

آہٹ ہذا حاتم ہوتا ہتک

ہاشم حافظہ حاسد حاشیہ حبس

② اگر "ح" کے بعد دوسرا حرف اوپر کے کشید کا ہو تو "ح" کشید بالا لکھی جائے گی۔ مثلاً

ہاہا احیاء حیاء حواس ہوا

ہرن احوال ہہرانا ہالہ ہارا

③ اگر "ن" سے پہلے "ح" آئے تو کشید بالا لکھی جائے گی۔ مثلاً

ہنگامہ ہنس ہنوز ہنڈا حنا

حنجرہ حنظل ہنڈی ہنر ہنسلی

④ حروف "پ ب ت ڈ رڑ و ی ح" کے بعد "ح" کشید بالا لکھی جائے گی۔ مثلاً

دہر تہائی رہائش

بجیرہ پہل بہل ٹھل دبل

رحل ہاہا یہود وحی اڈہاک

پہرہ تہمد بہجہ بہمن فہرست

"ح" یا "ہ" کی دیگر علامتیں

مذکورہ علامات کے علاوہ بھی "ح" "ہ" کی تین علامتیں لکھنے میں آتی ہیں۔

① ح کا خط (ـ) یہ علامت ح " " کشید زیر کا دائرہ چھوڑ کر نچلے حصے کا آدھا خط ہے ۔ اسے کچھ علامتوں کے شروع میں "ح" کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ جن علامات کے ساتھ "ح" کا خط استعمال کیا جاتا ہے وہ یہ ہیں :

س ز ل م آڑ آر

یہ خط درج بالا علامات کے شروع میں لگتا ہے اور پہلے پڑھا جاتا ہے مثلاً

ہڑتال حملہ حل ہزارہ حقہ حرم

② ایسے حروف جن کے ساتھ "ح" شامل ہو جیسے بھ پھ چھ وغیرہ تو ان کو عرضاً کاٹ دیا جاتا ہے یہ حروف مخلوط الہا کہلاتے ہیں۔

مثلاً گھر کھرا پھول پھیل

③ نقطہ ۔ سہولت تحریر کے پیش نظر مختصر نویسی میں "ح" متحرک درمیان سے حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ، اگر وضاحت مقصود ہو تو متحرک حرکت کے ساتھ ایک نقطہ مزید لگا دیا جاتا ہے اور یہ نقطہ ہ ح "کی آواز ظاہر کرتا ہے ۔ مثلاً

خواہش شہنشا

نوٹ :

مختلف علامات کے ساتھ جب "ح" کو ملائیں تو اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کسی قسم کی غلطی کا شائبہ تک نہ ہونے پائے

جیسے درست ہے نہ کہ یا
کح

اسی طرح درست ہے نہ کہ یا وغیرہ
م ح

مشق ۳۶

پڑھیں، نقل کریں اور اُردو میں لکھیں۔

مشق ۳۷

مختصر نویسی میں لکھیں۔

حق	حکیم	کہانی	گوہر	مہار	لہر
قہر	حاجی	بہار	حربہ	حرب	ہوٹل
پہل	جاہل	کاہل	تہوار	ساتھ	ڈھول
ٹھیلہ	ٹھیک	حامل	حریف	حلیف	حصّہ

رمُوز (آسان نشانات)

حاکم حکام احکام ہمیشہ حامی

حکم حکیم اہم ہر ہرگز

اُٹھا اٹھے اٹھ

کمیٹی ٹھیک

معاف موافق معافی موافقت

اتفاق متفق

منافقت نفاق خیال

مشق ۳۸

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

مشق ۳۹

مختصر نویسی میں لکھیں۔

۱۔ حکم ہمیشہ اللہ کا مانو۔

۲۔ حقیقت یہ ہے کہ حاکم بہل گیا تھا۔

۳۔ وہ اٹھا اور اٹھتے ہی بھاگ گیا۔

۴۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ غلطی اس جاہل کی تھی۔

۵۔ ہم آپ کے خیال سے متفق ہیں۔

۶۔ ان کا نفاق ہی ان کی ناکامی کا سبب ہے۔

۷۔ فوج نے حملہ کیا اور ٹھیک ٹھیک نشانے لگائے۔

۸۔ مریض کو حکیم کی دوا موافق نہیں آئی۔

۹۔ امجد نے اپنی بے گناہی کا ثبوت دیا اور کہا کہ اب تو معاف کیا جائے۔

۱۰۔ ہندو لوگ ہی منافقت پھیلا رہے ہیں۔

۱۱۔ اسلم نے تہوار لاہور جا کر منایا۔

۱۲۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

۱۳۔ کیا آپ کمیٹی کے فیصلے سے اتفاق کرتے ہیں۔

مشق ۴۰

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

دینِ ابراہیمؑ کے گوہرِ آخریں خاتم النبیین حضرت محمدؐ دنیا میں تشریف لائے تو اندھیرا اجالے میں بدل گیا ۔ نیکی کا حکم ہوا ۔ جاہل جہالت ترک کر کے ، لڑائی جھگڑے بھلا کر ، قتل و غارت کی عادت چھوڑ کر معاف کرنے والے حاکم بن گئے ۔ جھوٹ سے پرہیز کرنے والے کے دوست اور سچ کے حامی بن گئے ۔

باب ۹

مجموعٔ نویسی (متصلات)

ایک سے زائد لفظوں کو ملا کر لکھنے کے طریقے کو مجموع نویسی کہتے ہیں ۔

فنِ مختصر نویسی میں تیز رفتاری کے پیشِ نظر ایک سے زائد لفظوں کو ایک ہی خاکے میں سمو دیا جاتا ہے ۔ خاکوں یا حروف کو ملانے کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں پر ایک لفظ ختم ہو تو دوسرا لفظ وہیں سے شروع کر دیا جاتا ہے ۔ پہلا خاکہ حرکات کے اعتبار سے اپنے مقام پر بنایا جاتا ہے اور دوسرا اس کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے ۔ مثلاً

اظہار کیا ـــــ اس کا ـــــ تم کو ـــــ آپ کے ـــــ

اس نے ـــــ ان کا ـــــ پاکستان کا ـــــ کے لیے ـــــ

اس لیے ـــــ اس کے لیے ـــــ ان کے لیے ـــــ

چھوٹے بڑے ـــــ تم بھی ـــــ کرنا چاہیے ـــــ

آپ کے لیے ـــــ

مشق ۴۱

مختصر نویسی میں لکھیں:

① جناب یہ تمام مال آپ کے لیئے ہی ہے۔

② اس کے لیے سارے راستے کھلے ہیں۔

③ آپ کو چھوٹے بڑے کا خیال رکھنا چاہیے۔

④ آپ کو ہر کام میں عقل استعمال کرنی چاہیے۔

⑤ وہ بیمار تھا اسی لیے تو سویا ہوا تھا۔

⑥ پاک فوج نے دفاعِ پاکستان کے لیے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کی۔

⑦ ان کے لیے آپ نے کیا کچھ نہیں کیا۔

⑧ آپ کی ناکامی پر غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔

⑨ میری کامیابی پر ان کو کوئی خوشی نہیں ہوئی

⑩ ان کا عزم پکا تھا اس لیے کامیاب ہو گئے۔

⑪ پاکستان کا ہر فرد محنتی ہے۔

⑫ آپ کے لیے پُرتکلف کھانوں کا بندوبست کیا گیا ہے

⑬ اس کا مقصد ہے کہ تم بھی ہر چھوٹے بڑے کو اس کے لیے تیار رکھو۔

باب ۱۰

دائرہ برائے علامات

س، ش، ص اور ش

علامات س ش ص (اور ش ⟋ بدستور لکھی جائیں گی، لیکن سہولت و روانی کی خاطر متذکرہ علامات کے ساتھ ایک چھوٹے سے دائرے (٥) کی صورت میں اضافی علامت بنائی گئی ہے۔ یہ چھوٹا دائرہ (٥) بائیں سے دائیں رُخ بنایا جاتا ہے اور دیگر علامات کے شروع، درمیان اور آخر میں "س ش ص اور ش" کی آواز دیتا ہے۔

خطی علامات کے ساتھ دائرے کا استعمال

① خطی علامات (کشید زیریں) کے شروع اور آخر میں چھوٹا دائرہ برائے "س ش ص اور ش" دائیں جانب لگتا ہے اور جب شروع میں لگے گا تو پڑھا بھی شروع میں ہی جائے گا اور اگر س ش دائرہ آخر میں لگے تو آخر میں

ہی پڑھا جائے گا۔ مثلاً

دوش پاش بس صبا شام سچ

(۲) خطی علامات (کشیدہ بالا) اور افقی کے ساتھ دائرہ ○ اوپر کی جانب لگتا ہے لیکن پڑھتے وقت اگر شروع میں لگائیں تو پہلے پڑھا جائے گا اور اگر آخر میں لگائیں تو آخر میں ہی پڑھا جائے گا۔ مثلاً

ساگ کاش واسطہ پاس ہوش

راس سارا ہش ہراس گھاس

دائرے کے ساتھ حرکات لگانے کا طریقہ

جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے کہ دائرہ جس علامت کے ساتھ لگایا جاتا ہے حرکت بھی اسی علامت کے ساتھ لگائی جاتی ہے۔ دائرے کی ساخت کے اعتبار سے اس کے ساتھ دوسری علامات کے استعمال کی صورت میں مقامات کو ظاہر کرنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا دائرے کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے یہ دیکھا جاتا ہے کہ دائرے کی بعد والی علامت سے پہلے آواز آرہی ہے یا بعد، اور اگر آواز پہلے آرہی ہے تو کس مقام پہ

آواز کے مقام کی پہچان کے بعد متعلقہ علامت سے پہلے متعلقہ مقام پر حرکت لگائی جاتی ہے۔ مثلاً سارا میں " ر " کی بائیں جانب مقامِ اول پر نقطہ " آ " کی آواز دے رہا ہے جو کہ حرف " س " کے بعد آرہی ہے اور پھر " ر " کے بعد کا نقطہ " ر " کے بعد کی اپنی آواز کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

سوپ سب سوار ساتھ شک

نوٹ : " و " کی ہک کے اندر دائرہ لگایا جاتا ہے جیسے

(۳) قوسی علامات کے ساتھ دائرے کا استعمال

دائرہ س ش ص اور ش قوسی علامات کے شروع اور آخر دونوں سروں پر قوس کے اندر لگتا ہے۔ اگر شروع میں ہے تو پہلے پڑھا جائے گا اور اگر آخر میں ہے تو بعد میں پڑھا جائے گا۔ مثلاً

ساس صاف شان ماش شام

سال سستا شگاف موسم انسان

اسپرنگی لائسنس ارسال افسانہ فصل

خطی علامات کے درمیان دائرے کا استعمال

اگر دائرہ دو خطی علامات کے درمیان آئے تو اسے زاویے سے باہر نکال دیا جاتا ہے تاکہ کسی قسم کے شک یا غلطی کا اندیشہ نہ رہے۔ مثلاً

چُستی پیشکش بستہ منشور قصور

حسرت کستوری غاصب بصیر مثمر

نوٹ :-

س اور ش " (" اور " / " پوری علامتیں یا "س وش" کے دائرہ کو حسبِ ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔ دائرے کے استعمال سے یہ مطلب ہرگز نہ لیا جائے کہ دائرے کے استعمال کے بعد س ش کی پوری علامات کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اگلے صفحات میں دائرہ اور س ش کی علامات کی وضاحت کی جائے گی۔

مشق ۴۲

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

رُموز

اسلام سلام ۔ میں سے، مسلمان ۔ مسٹر، مس

ہم سے مشغول مصروف ۔ تصدیق۔ تفصیل۔ تفصیلی

تفاصیل ۔ دستور۔ دستوری۔ ہندوستان۔ ہندوستانی

دساتیر ۔ شاہد۔ شواہد۔ شہادت۔ شہید۔ شاید

سٹوڈنٹ ۔ سوسائٹی ۔ سا۔ سے۔ سی/ساری

سوائے/سبب ۔ صاحب ۔ سبب ۔ صحیح۔ شبہ۔ شیعہ

آفس۔ فیصلہ۔ فیصلے ۔ افسر۔ افسوس ۔ صاف۔ انصاف

خاص۔ خصوصاً ۔ خصوصی۔ خوش ۔ اکثر۔ بکثرت۔ مختصر۔ صرف

نقصان۔ آسانی۔ آسان ۔ مناسب ۔ مشکل

ساتھیو ۔ حاصل۔ ساحل ۔ سہل۔ سہولت ۔ حصول۔ صلہ

مشق ۴۳

مختصر نویسی میں لکھیں :-

① سچ بولنا مسلمان کا شیوہ ہے ۔

② آپ سب نیک سیرت انسان ہیں ۔

③ خواجہ صاحب اب شاید ہی آئیں ۔

④ ہندوستان کا دستور ہمیں موافق نہیں آتا ۔

⑤ پوری تفصیل میں جانے سے ہی اصل حقائق سامنے آئیں گے ۔

⑥ مسٹر شاہد شاید اپنے کام میں مصروف ہیں ۔

⑦ سب کے سب سٹوڈنٹ اس سوسائٹی میں شامل تھے ۔

⑧ سلیم صاحب صبح سے راستہ کی تلاش میں ہیں ۔

⑨ چھٹی کے لیے افسر شعبہ کو درخواست دیجیے ۔

⑩ جلسہ میں خاص خاص لوگوں کو دعوت دی گئی ہے ۔

⑪ سب دوست سلطان صاحب کی شادی پر خوش ہیں ۔

⑫ یہ سڑک مدرسہ کے صحن کے وسط سے گزرتی ہے ۔

⑬ سکول سے فیس معاف کرانا مستحق طلبا کا حق ہے ۔

مشق ۴۴

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

شریف صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر میں کہا کہ ساتھیو ! آفس جاتے وقت سارے راستہ میں یہ سوچو کہ آج سرکاری کام میں کوتاہی کر کے قوم کا ہرگز نقصان نہیں کرنا۔ سرکاری کام میں ہم میں سے کوئی بھی سستی نہ کرے کیوں کہ سستی پستی کے راستہ تک لے جاتی ہے ۔ بعض لوگ اکثر دیر سے اٹھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں ۔ یاد رکھو کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام ہمیں صبح سویرے اٹھنے کی تلقین کرتا ہے ۔

رموز

ویسا ویسے ویسی واپسی واپس ____ باعث ، ____ آپس ____

بحث ____ کامیاب کامیابی ____ کمیابی ____

مشق ۴۵

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

فنِ مختصر نویسی کو سیکھیے ۔ اس سے سرکاری کام میں سہولت ہوگی ۔ اس سے فیصلے لکھنے میں آسانی ہوتی ہے ۔ ویسے بھی فنی تعلیم حاصل کرنا وقت کا تقاضا ہے ۔ مختصر نویسی

سیکھنے کے بعد نوکری کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ سٹوڈنٹ اپنے نوٹ آسانی سے لکھ سکتا ہے۔ مناسب توجہ اور تھوڑی سی تکلیف آپ کی کامیابی کا سبب بن سکتی ہے۔ آپس میں مِل بیٹھ کر مشق کریں اور بحث کے ساتھ ساتھ مشقیں کرتے رہیں۔ آپ اپنے اُستاد صاحب سے خاکوں کے صحیح ہونے کی تصدیق کرالیں۔ خاکے صاف صاف بنائیں صاف اور مختصر خاکے حصولِ فن کی کامیابی کا باعث بنیں گے۔

مشق ۴۶

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

باب ۱۱
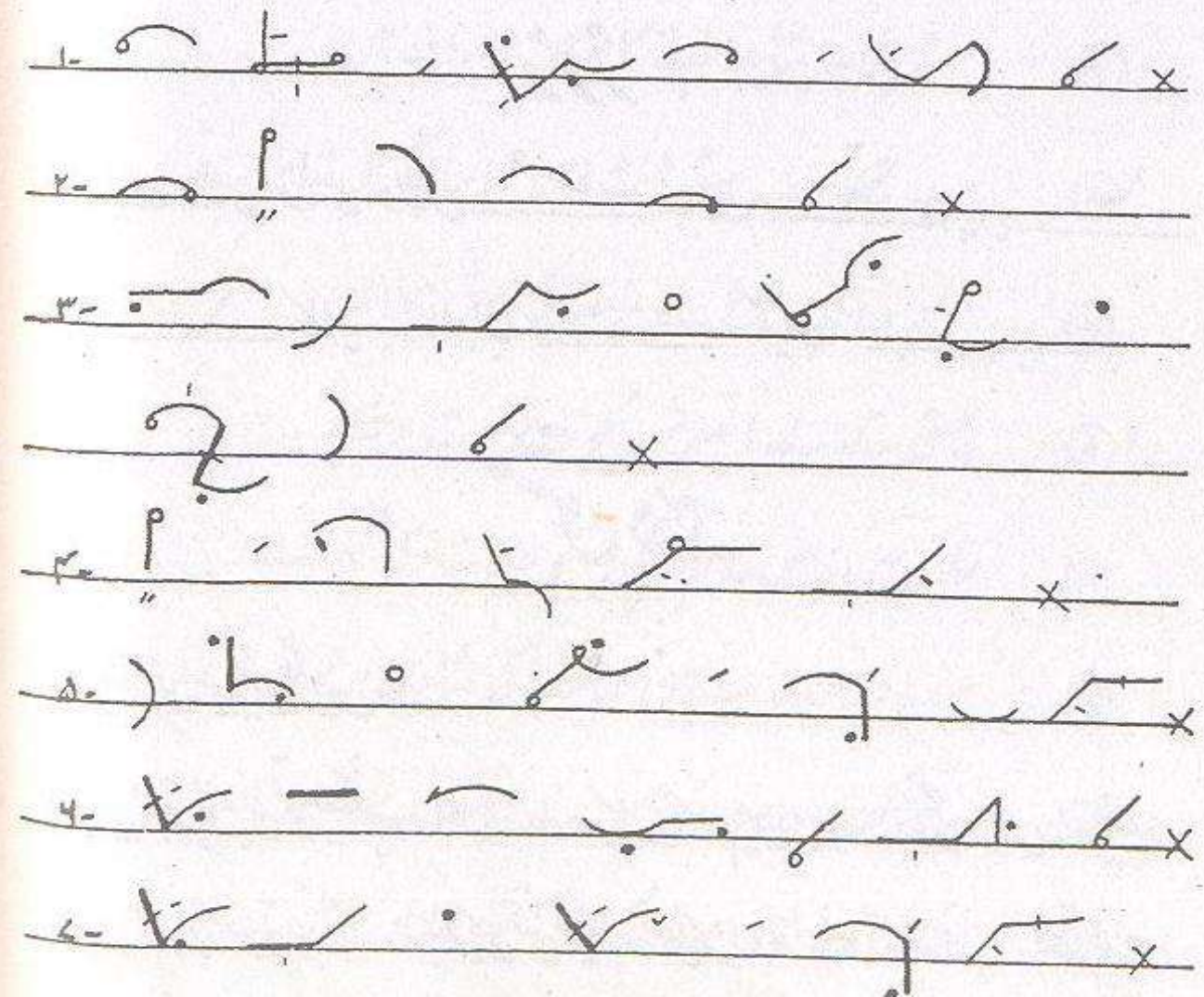
س ش کا دائرہ

اور س ش لکھنے کی وجوہ

دوران تحریر عموماً س ش کا دائرہ ہی استعمال کیا جاتا ہے اس سے تحریر کی روانی میں مدد ملتی ہے اور خاکے مختصر اور خوبصورت بنتے ہیں۔ مثلاً

سامان شان سنسان خوبصورت عکس رقص

سلسلہ تہس نہس کسان خوشامدی خوش نصیب تسلسل

کشمکش فراست نشاۃ ثانیہ تلاش خالص روشناس

راسخ باشندہ شاباش

اگرچہ دائرہ س ش زیادہ مستعمل ہے لیکن بعض حالات میں دائرہ استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ س ش کی پوری کشید استعمال کی جاتی ہے۔ جن حالتوں میں س ش کی پوری علامت استعمال کی جاتی

ہے وہ یہ ہیں :-

(۱) جب س یا ش کی علامت اکیلی ہو۔ مثلاً

اس سبا عیش آس سنی شو عشاء

عیسائی عصا عیش آشنا اشیاء شے

(۲) جب ابتدائی س یا ش کی علامت سے پہلے حرکت آئے اور بعد میں علامت "ت" نہ ہو تو س ش کی علامت پوری تحریر کی جاتی ہے۔ مثلاً

اشک آثار آسانی آسام آسمان ایصال

آشوب آسیب آسرا آشیانہ اشارہ اشاعت

(۳) اگر س یا ش کے بعد حرکت آئے تو۔

ثالثی کرسی عرشی منشی پالیسی تلاشی

خوشی ہنسی راشی آبپاشی رہائشی معاشی

(۴) اگر علامت "خ" سے پہلے س ش آئے تو س ش کی پوری علامت لکھی جائے گی۔ مثلاً :-

سہارا شہرت شاہی شہاب سہارا

صیہونی شہرت یافتہ سہانی سہاگ صحیح

(۵) اگر کسی لفظ میں پہلا حرف س یا ش ہو، اس کے بعد حرکت آئے اور پھر س یا ش کی علامت آئے تو پہلی س یا ش پوری آئے گی اور دوسری علامت س یا ش دائرہ کی صورت میں آئے گی۔ مثلاً

مستی ستانا سسرال سسکنا ساس

سستا سینس شاستری شستہ ستمگر

(۶) جب ابتدائی س ش کے ساتھ حرکت مرکب آجائے تو۔ مثلاً

صیام صیاد سیال شائستہ آشیانہ

شائقین عصیاں سائے سائل آسائش

(۷) جب س یا ش کی علامت کے بعد ست شت کا حلقہ استعمال کرنا ہو تو س ش کی علامت پوری لکھی جائے گی۔ مثلاً

سست روی شاست سست

مشق ۲۸

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

رموز

احساس محسوس اشتہار شہر شرع شہری

مشکل شک۔ مشکور۔ شوق تمھیں

مشق ۴۸

مختصر نویسی میں لکھیں۔

(۱) تمہارے شہر کا موسم بڑا سہانا لگے تو
میں ایک شام چرا لوں اگر برا نہ لگے

(۲) شمشیر صاحب سال کے آخر میں صحرا کی سیر کو گئے۔

(۳) آصف ساحل سمندر پر مچھلی کے شکار کو گیا۔

(۴) دوسروں کے سہارے پر چلنے والے کامیاب نہیں ہوتے۔

(۵) اچھا اور مثالی شہری بننے کی کوشش کر۔

(۶) آج اسلم سست سست سا لگ رہا ہے۔

(۷) اشرف خوشی خوشی سکول چلا گیا کھانا بھی نہ کھایا۔

(۸) ہم نے آپ کے اسرار کے باعث کوئی بھی کام ابھی شروع نہیں کیا۔

(۹) اسرار صاحب کل شہر سے کتاب کا خلاصہ لائے تھے۔

(۱۰) میرے خیال میں اس کی پالیسی صحیح نہ تھی۔

(۱۱) صبح سویرے جاگ کر استغفار کی تسبیح کیا کرو۔

(۱۲) محنت کا صحیح ثمر حاصل کرنے کے لیے خلوص ضروری ہے۔

رموز

صلہ اصلاح حصول سہل سہولت ______ ساتھ ______

کامیاب کامیابی ______ صحت ______ انصاف صاف صفائی ______

مشق ۴۹

مختصر نویسی میں لکھیں۔

اگر پالیسی صحیح ہو، اصول واضح ہوں اور سب لوگ صحیح طریقے، سلیقے، سچائی ہنسی خوشی، صحت و صفائی اور لگن سے کام کریں اور ساتھ ہی ساتھ سارے کام سے آشنا بھی ہوں، شہر سے قصبہ اور قصبہ سے شہر جانے کی سہولت بھی ہو، شیطان کے شر اور شرارت سے دور رہا جائے، نفسانی خواہشات کی حوصلہ شکنی کی جائے، اسلام کے اصولوں پر عمل کیا جائے تو معاشرے کی اصلاح کے ساتھ ہر میدان میں سرخروئی، فتح و نصرت اور کامیابی ہی کامیابی ہے

نوٹ

اوپر دیئے گئے قواعد و ضوابط ازبر کرنے کے لیے اس مشق کو بار بار کریں۔

مشق ۵۰

پڑھیں نقل کریں اور اُردو میں لکھیں ۔

۱۰- ۲۰- ۳۰- ۴۰- ۵۰- ۶۰- ۷۰- ۸۰- ۹۰- ۱۰۰- ۱۱۰-

باب ۱۲

بڑا دائرہ

برائے علامت ز ذ ظ ض ج

(۵)

س ش کے دائرہ سے تقریباً دوگنا دائرہ علامت ز ظ ذ ض اور ج کی آواز دیتا ہے اور انکی جگہ استعمال کیا جاتا ہے ۔

طریقۂ استعمال

(۱) دائرہ ز ظ ذ ض اور ج کو دیگر علامات کے ساتھ لگانے کا طریقہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے س ش کے دائرہ کا ہے ۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ دائرہ س ش کے دائرہ سے بڑا ہے ۔ چند علامات کے ساتھ دائرہ ز ظ ذ ض اور ج کے ساتھ ملانے کا طریقہ ذرا مختلف ہے ورنہ باقی تمام صورتوں میں علامات کے شروع اور آخر میں س ش کے دائرے کی طرح استعمال کیا جاتا ہے ۔ مثلاً

زکوٰۃ　کالج　زیب　زمانہ　آواز

زج   حج   اخراج   تاج   قرض   ذات

املج   گڑبڑا   بجھا   کھوج   مجمع   کاظم

(۲) جن علامات کے شروع میں بڑا دائرہ لگانے کا طریقہ الگ ہے وہ و ح ادری
ہیں۔ ان علامات کے شروع میں چونکہ اپنا ہک یا دائرہ ہے اس لئے ان علامات کے
ساتھ ز ذ ظ ض اور ج کا دائرہ نہیں لگتا بلکہ "و" کے ساتھ لگانے کا طریقہ
یہ ہے کہ چھوٹے دائرے کا سرا تھوڑا سا باہر نکال دیا جائے۔ مثلاً

زو   زوال   زوار

علامت 'ح' کے دائرے کا سرا بھی ز کے لیے باہر کردیا جاتا ہے۔ مثلاً

زح   ذہن   زہر

علامت 'ی' کے ساتھ اس دائرے کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ البتہ
علامت 'ز' کے لیے بڑا دائرہ بنا کر اس کا سرا باہر نکال دیا جاتا ہے۔ مثلاً

زی

(۳) یوں تو بڑا دائرہ لفظ کے وسط یا آخر میں ج یا ز کی علامت کو ظاہر
کرتا ہے اور تحریر کے قاعدے وہی ہیں جو دائرہ س ش کے لیے بنائے گئے
ہیں لیکن بڑا دائرہ علامت 'ج' کسی بھی لفظ کے شروع میں استعمال نہیں کیا جاتا

مثلاً

جام (صحیح)   جام (غلط)   جیب (صحیح)   جیب (غلط)

یعنی اگر لفظ کے شروع میں ج آئے تو ج کی پوری علامت استعمال کی جاتی ہے
اگر دائرہ بنائیں گے تو وہ ز ذ کی آواز دے گا نہ کہ ج کی مثلاً

جیل   جان   جاٹ   جاگ

جوتی   جمیل   جھیپ   جیت

(۴) حرف ج کو دائرے کی صورت میں لکھیں اور اگر اس میں ح کی آواز
یعنی جھ کے لیے استعمال کرنا ہو تو دائرہ ج کے اندر ایک نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ مثلاً

سلجھانا   بجھ   الجھانا   سمجھنا   بوجھ   ریجھنا

(۵) اگر آخری بڑے دائرے کے بعد س ش آجائے تو اس کے لیے اس
بڑے دائرے کے ساتھ چھوٹا سا دائرہ ملا دیا جاتا ہے۔ مثلاً

لغزش   نازش   آمیزش   سازش   رنجش

سوزش   نوازش   پوزش   آویزش

رُموز

بعض باز — بزرگ بزرگی — گزارش گذشتہ

فروگذاشت — فوج الفاظ فائز — لفظ فضول

محفوظ حفاظت — مجھ مجھے مجھی — تجھ تجھے تجھی

انتظام انتظامی تنظیم — ذمہ — نظام انجام منظّم

نزدیک نظر نذر — نیز — زندہ زندگی زندگانی

لحاظ لہٰذا — علیٰ ہٰذا القیاس علاج — ذرائع انتظار

منظر ذریعہ — منتظر — زیادہ زیادتی

ذات ذاتی — مزید — موجود موجودہ موجودگی

جائز — مجاز — مجبور مجبوری محض مجسٹریٹ مضبوط

خیال خواہ — خواہ مخواہ — وعظ آواز

وجہ توجہ — متوجّہ — تجویز

تجاویز تجاوز

مشق ۵۱

پڑھیں نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

مشق ۵۲

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

(۱) مریض کو علاج کے لیے حکیم کے پاس لے جاؤ ۔

(۲) شوکت صاحب کی موجودگی ان کی ذاتی حفاظت نیز مزید مضبوطی کا ذریعہ بن گئی

(۳) ذرا سی لغزش بھی تجھے سازش کا شکار بنا سکتی ہے ۔

(۴) زندگی تھوڑی ہے اور بوجھ زیادہ ہے ۔

(۵) حاجی صاحب، مجھے لے کر بازار گئے اور بڑے کھانے کا انتظام کیا۔

(۶) آپ کی تجویز ہے مگر اس کے انجام پر بھی نظر رکھو۔

(۷) خواجہ صاحب میز کے نزدیک ہی بیٹھے تھے ۔

(۸) نماز کی ادائیگی تمام بیماریوں کا علاج ہے ۔

(۹) یاد رکھو کہ کوئی چیز تمہیں سچائی کے راستے سے اُچک نہ لے ۔

(۱۰) تجھے بڑا افسر بننے اور اچھے عہدے پر فائز ہونے کے لیے ذمہ داری سے کام کرنا ہوگا ۔

(۱۱) قرض کا بوجھ تمام بوجھوں سے زیادہ بھاری ہے ۔

(۱۲) بعض لوگ مجبور کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں ۔

مشق ۵۳

مختصر نویسی میں لکھیں :۔

اجلاس میں ایجنڈے پر شق وار بحث ہوئی ۔ اجلاس میں موجود تمام ارکان نے پوری توجہ سے ایک دوسرے کی تجاویز سنیں اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے بعض شقوں پر غور نہ ہو سکا ۔ جائز ذرائع کو کام میں لانے کا فیصلہ کیا گیا ۔ مجھے بھی گزارشات پیش کرنے کا موقع ملا ۔ ٹیلیفون کا نظام ٹھیک کرنے پر زور دیا گیا ۔ کافی معاملات کو مزید سلجھانے کی کوشش کی تجویز منظور کی گئی ۔ نیز بعض توجہ طلب مسائل پر زیادہ منظم طریقے سے کام کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور یہ کام اس کے ذمہ کر دیا گیا ۔

نوٹ : بڑے دائرے کے استعمال اور اس باب میں دیے گئے رموز کو ذہن نشین کرنے کے لیے اس مشق کو بار بار کریں ۔

باب ۱۳

"ز" کشیدہ

اور "ز" کا دائرہ لکھنے کی وجوہات

عموماً ز دائرے والا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

بازاری منزل کاجل فوج زلف رزق

بجنا ذوق زنانہ ماجرا ذات زمرہ

مگر "ز" کو دائرہ کی شکل میں مندرجہ ذیل حالتوں میں نہیں لکھا جاتا:

(۱) جب "ز" اکیلا ہو مثلاً

ذو ایذا ذی از اعضاء

(۲) اگر ابتدائی "ز" سے پہلے حرکت ہو۔ مثلاً

عذاب اوزار عزائم آزاد اعظم ازالہ

(۳) جب آخری ج یا ز کے بعد حرکت آئے تو۔ مثلاً

(۴) جب ابتدائی "ذ" کے بعد حرکت مرکب آئے تو۔ مثلاً

مشق ۵۴

پڑھیں نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

(۱)

(۲)

(۳)

(۴)

مشق ۵۵

مختصر نویسی میں لکھیں:

ماضی میں قاضی صاحب کی تجاویز پر پوری طرح سے عمل نہ کیا گیا اور نہ ہی راجا نے انکی باتوں کو محفوظ کیا۔ محفوظ کرنے کا کوئی عارضی انتظام تک بھی نہ تھا۔ ایذا رسانی روز کا معمول بن گیا۔ کوئی بھی آرزو آزادی اور مرضی سے پوری نہ ہو سکی۔ آخر دشمن ہاتھ لے گیا اور کوئی بھی تدبیر کارگر نہ ہو سکی۔

افضل روزگار کے سلسلے میں راجا سے ملا۔ اور زندگی کے نظام کو عزت سے چلانے اور ذاتی معاملات کو سلجھانے کی خاطر ملازمت کی خواہش ظاہر کی۔ راجا نے جواب میں جائز مدد کا ذمہ لیا۔

باب ۱۴

بیضوی دائرہ

(برائے "ست، شت")

بیضوی دائرہ ( ) مختصر نویسی میں علامات کے شروع، درمیان اور آخر میں ست، شت، سٹ، اَست، اِست، اُست اور اَشت، اِشت، اُشت کی آوازوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ان آوازوں کے لئے متعلقہ علامات کے ساتھ بیضوی دائرہ لگا دیا جاتا ہے۔ اس سے روانی و رفتار میں اضافہ ہوتا ہے۔ بیضوی دائرہ کی جسامت علامت کے ½ کے برابر ہوتی ہے۔

(۱) ابتدا میں

استیزاء ستم سٹاک استاد ستارہ استانی

ستون سٹاف اسٹاپ استقبال استعمال اصلاح

اشتمال اشتراک استقلال استدلال استعمار استفسار

(۲) آخر میں

چست دست پست پوست گشتہ مست

راست کاشت بست جست کاست لست

(۳) اگر ست شت کے بعد کوئی حرکت آجائے تو پھر بیضوی دائرہ استعمال نہیں کیا جائے گا، بلکہ پوری ہی علامت لکھی جائے گی۔ مثلاً

پست سے پستی

دوست سے دوستی

چست سے چستی

راست سے راستی

مست سے مستی

وسط سے واسطہ

جست سے جستی

ناشت سے ناشتہ

دشت سے دشتی

دست سے دستی
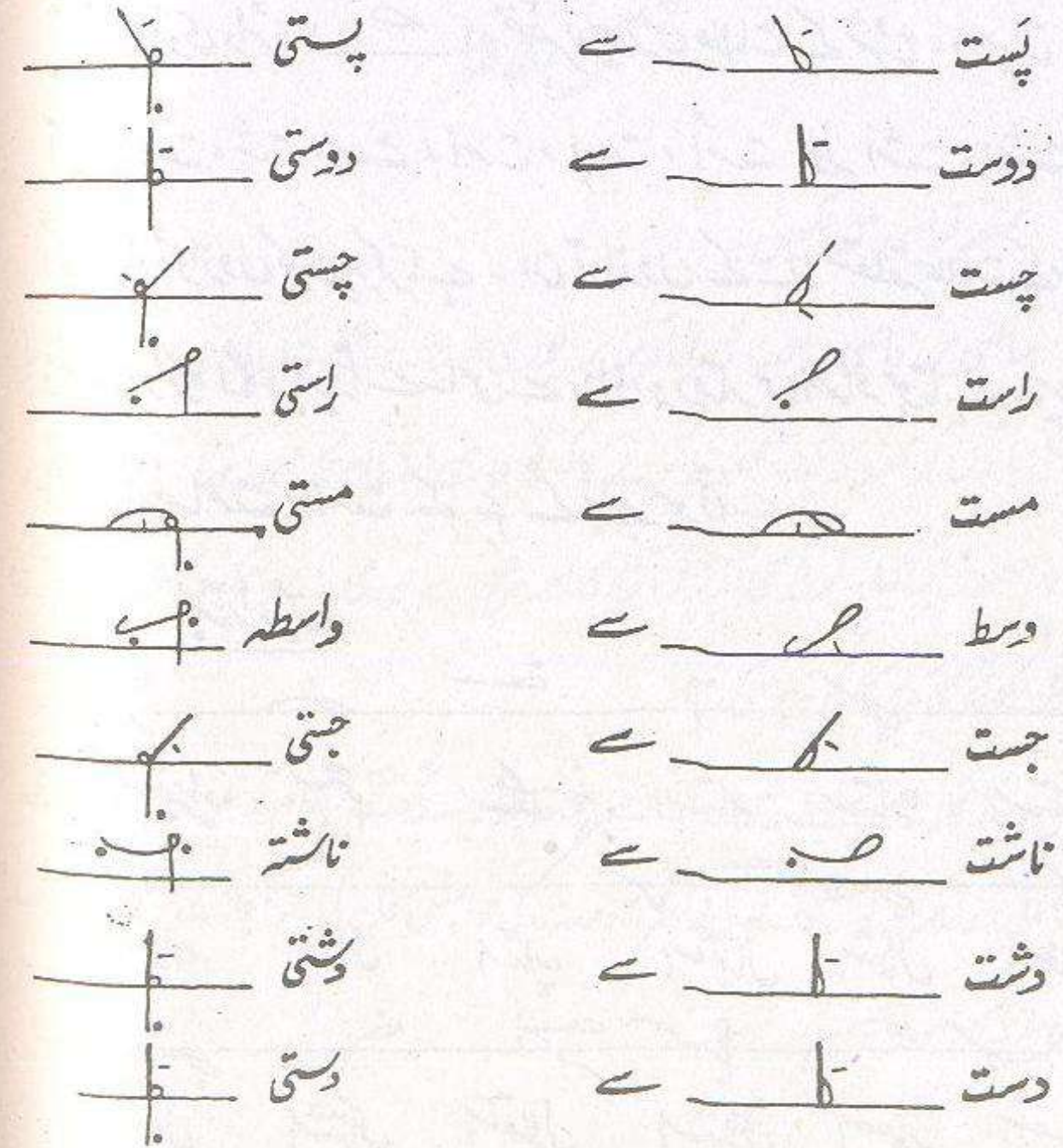
(۴) جب آخری ست شت کے درمیان کوئی حرکت آجائے تو بیضوی دائرہ استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ پوری علامت آئے گی۔ مثلاً

نشاط بساط ارشاد برسات کشادہ

(۵) درمیان میں

گلستان فلسطین دوستوں بوسٹن بلوچستان

شبستان چمنستان گورستان افغانستان فرستادہ
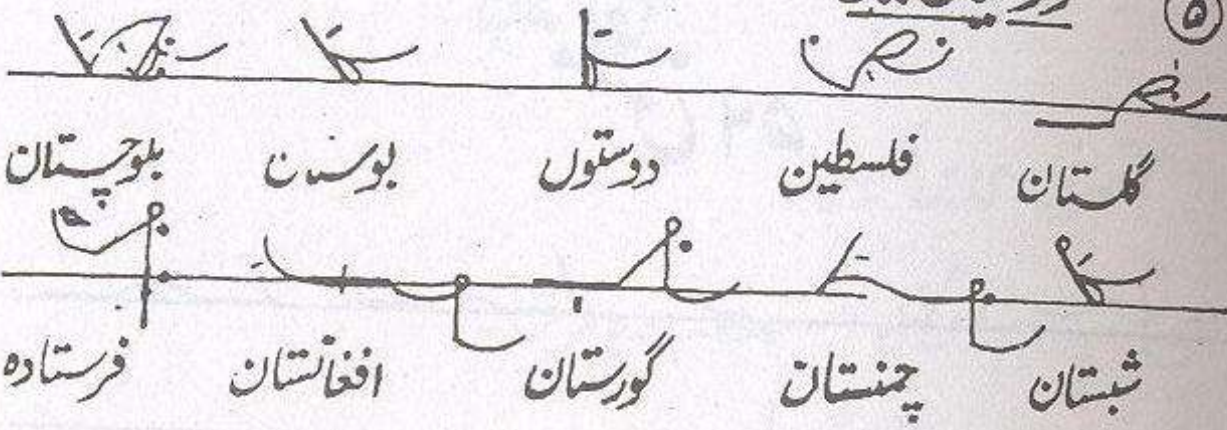
(۶) بیضوی دائرے برائے ست شت علامات 'و ح ی' کے شروع میں نہیں لگتا کیونکہ ان کے ساتھ پہلے ہی ہک لگا ہوا ہے۔

(۷) اگر بیضوی دائرے کو مزید بڑا کر دیا جائے یعنی علامت کی دو تہائی لمبائی تک بڑھا دیا جائے تو پھر یہ دائرہ ستر، شتر اور سٹر، شسٹر کی آواز دیتا ہے۔ مثلاً

کنستر بیرسٹر پلاسٹر پیشتر بیشتر

بستر پلستر خوشتر دستر نشتر

ماسٹر رجسٹر مانچسٹر
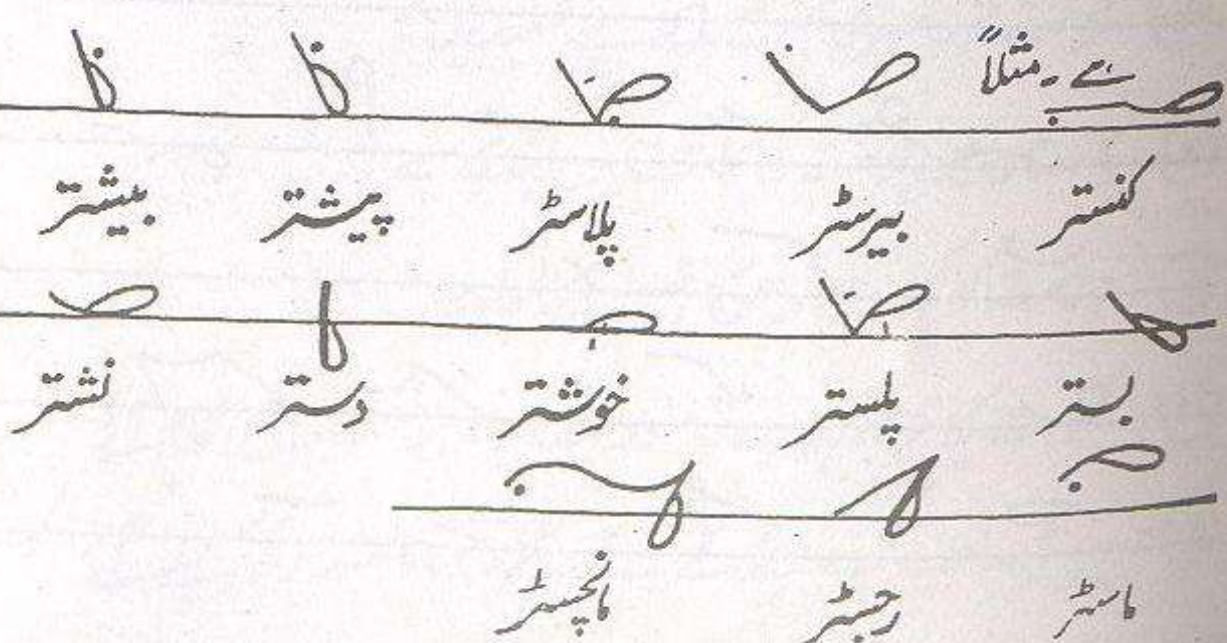
رُموز

مقصد — رجسٹر، ریزرویشن

درخواست — گزشتہ

مشق ۵۶

1۔

2۔

3۔

4۔

5۔

6۔

7۔

8۔

9۔

10۔
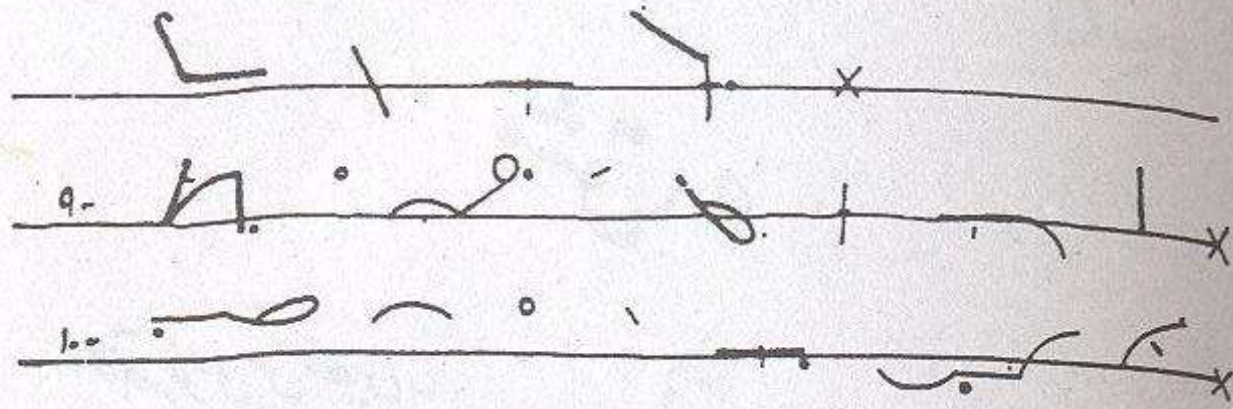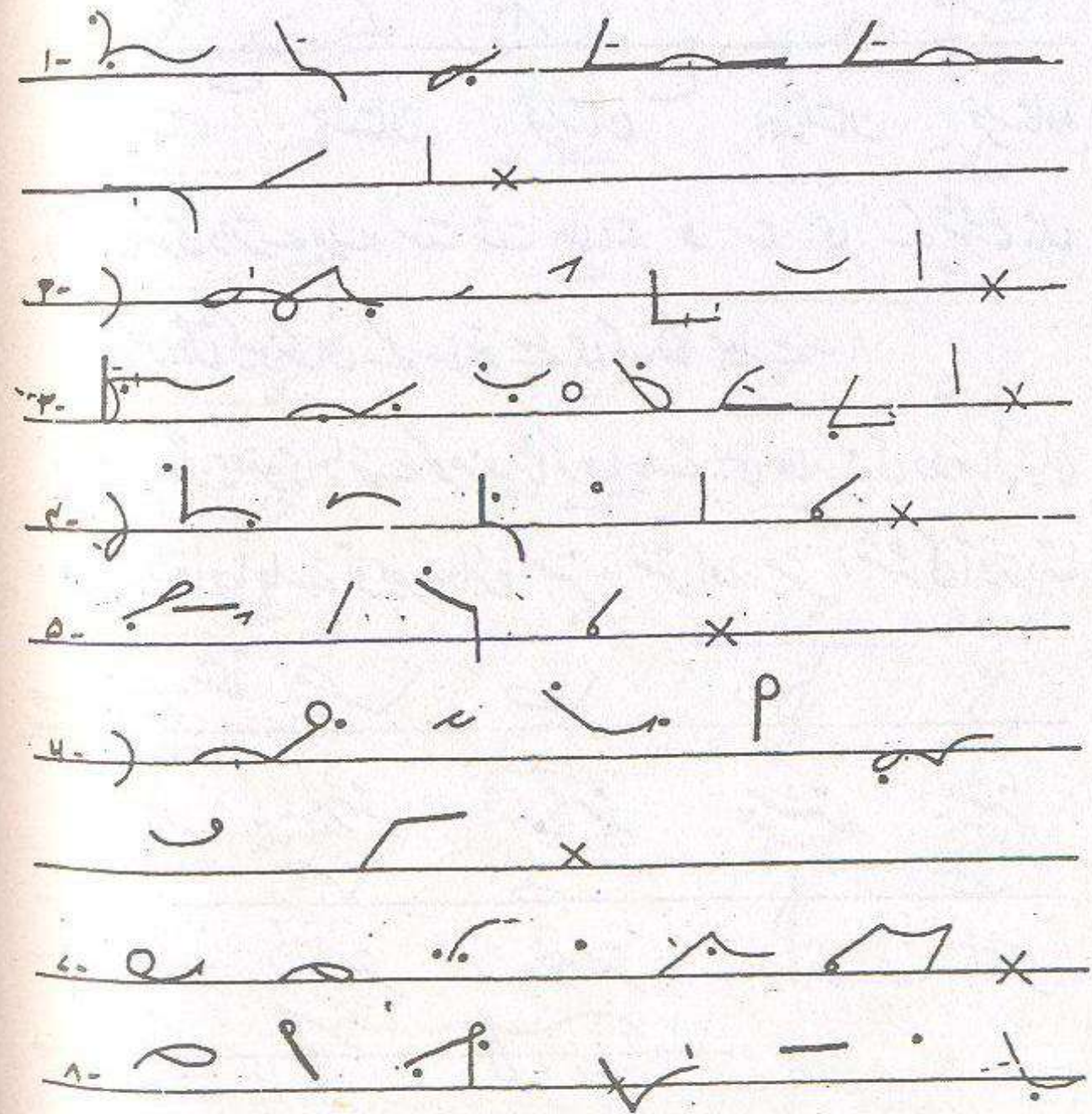
مشق ۵۷

مختصر نویسی میں لکھیں :

(۱) یہ کام اس کی استعداد سے باہر تھا۔

(۲) ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ۔

(۳) وہ بستی بستی گھوما اور راستوں کی خاک چھانی لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔

(۴) اسے اپنی شکست تسلیم کرنا پڑی ۔

(۵) گوشت اور سبزی صحت کے لیے مفید ہیں ۔

(۶) پاکستان میں پوست کی کاشت پر پابندی ہے ۔

(۷) دوست کو کبھی بھی دھوکا نہیں دینا چاہیے ۔

(۸) کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔" دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے

(۹) بیرسٹر صاحب اپنے بچے کے بستے کے پاس ناشتہ رکھ کر چلے گئے

مشق ۵۸

مختصر نویسی میں لکھیں۔

سست لڑکے اکثر سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لگن سے کام کرنا تو ان کی سرشت میں ہی نہیں ہے۔ سارا دن دوستوں میں مست الست رہتے ہیں۔ اسی سستی اور مستی کے باعث اکثر اوقات شکست کھا جاتے ہیں۔ بستے اور کتابوں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ راستہ ناپنا اور بس سٹاپ پر سیٹیاں بجانا ان کا مشغلہ ہے۔ کاش انہیں کوئی بتا دے کہ سستی پستی کے راستہ لے جاتی ہے۔ چست دوست سست دوستوں کو اس پستی سے نکال سکتے ہیں۔ طعنوں کے نشتر چلانے کی بجائے دسترخوان پر بٹھا کر سمجھانا اچھا ہے۔

تحمل و برداشت بڑی اچھی چیز ہے۔ اگر کسی کو راہ راست پر لانا مقصود ہو تو اس کی کوتاہیاں گنوانے کی بجائے اسے پیار و محبت سے سمجھاؤ۔ اچھے دوست کے ساتھ نشست و برخاست اس کی زندگی سنوارنے کا سبب بن سکتی ہے۔ پُرخلوص استقبال دوست کی دوستی میں اضافہ اور دشمن کے ارادوں کو پست کرنے کا سبب بنتی ہے۔

باب ۱۵

ہُک

برائے علامات ر ڑ اور ل ماقبل حروف خطی قوسی

(۱) اگر خطی علامات کشید زیر اور افقی علامات کے شروع میں دائیں حرکت کو ایک چھوٹا ہک لگا دیا جائے تو وہ علامت ر یا ڑ کو ظاہر کرتا ہے۔ ہک ر یا ڑ علامت کے شروع میں لگایا جاتا ہے لیکن پڑھا علامت کے بعد جائے گا۔ مثلاً

گر کر جر در پر مر بڑ

پرس درس گھر گھریلو ٹرالی گرم کرم

(۲) قوسی علامات کی ابتدا میں لیکن قوس کے اندر چھوٹا ہک علامت ر یا ڑ کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

شر فر نر صر شرارت فریب مرضی

۳) اس کے برعکس جب خطی علامات (کشیدزیر) کے شروع میں بائیں حرکت سے پہلے چھوٹا ہک لگادیں تو اس سے علامت ل کا اضافہ ہوگا۔ مثلاً

جَل دِل چل پل گل کل ٹل

۴) قوسی علامت کے شروع میں اندر کو ایک بڑا ہک علامت "ل" کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

فل نل مل فالتو نلکا ملک

۵) علامات ر۔ و۔ ی اور ح کی ابتداء میں "ر" یا "ل" کا ہک نہیں لگتا۔

۶) ہک ر اور ل والی علامت کے ساتھ حرکات لگانے اور پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو کہ عام حالت میں ہوتا ہے۔ مثلاً

چلائی طلائی پلائی بھلائی دھلائی

۷) اگر ہک اور علامت کے درمیان حرکت کو ظاہر کرنا مقصود ہو تو موٹے نقطے کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے آواز اور مقام کے اعتبار سے علامت کے اوپر ایک چھوٹا سا دائرہ لگایا جاتا ہے اور اگر موٹے خط کی آواز ہو تو اس اعتبار سے چھوٹا دائرہ علامت کے نیچے لگایا جاتا ہے۔ مثلاً (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

نوٹ: عموماً حرکات مرکب کی صورت میں ہک استعمال نہیں کیا جاتا۔

خار بیکار درکار کھیل چنگھاڑ گور

۸) جب دونوں علامات کے ساتھ حرکات ہوں یا درمیان میں حرکات مرکب کا استعمال ہو تو پھر "ر" یا "ل" کی ہک استعمال نہیں کی جاتی۔ مثلاً

مارا چارہ پارہ مائل پائل سائل

۹) "ر" ہک (خطی کشیدزیر علامت) کے شروع میں خط (/) علامت ح ہ، بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً

ہجر ہیٹر حیدر احترام

۱۰) "فر" اور "فل" کو دوسری طرح سے بھی لکھا جاسکتا ہے جسے ہم دائیں علامت کا نام دیتے ہیں اور یہ طریقہ سہولتِ تحریر کے لئے اپنایا گیا ہے۔ مثلاً

فل (دائیں) فل (بائیں) فر (دائیں) فر (بائیں)

بوقت ضرورت حسب قاعدہ ان دونوں علامات کو استعمال کیا جاتا ہے کیوں کہ مختصر نویسی میں سہولت تحریر اور خوشنمائی دونوں مطلوب ہوتی ہیں۔

لہٰذا

فل اور فر کو ضرورت کے مطابق دونوں طرح سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً

فر کا استعمال

① اگر حرکت پہلے ہو تو بائیں علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

آفر آفرین آفرینش عفریت

② اگر حرکت بعد میں ہو تو دائیں علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

فری کافری جعفری فریق

مرکب الفاظ کی صورت میں حروف " ب ت د ف و ن " کے شروع میں
'فر' کی بائیں علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

فراوانی فربہ فرد فرات فرنی

فرط فروری فرفر فروخت فروتن

③ اگر فر حروف " ب پ ت د ح ج اور ف " کے بعد
آئے تو فر کی بائیں علامت استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً

تفر بفر پفر جفر دفر جعفر چفر

فر کی دائیں علامت مندرجہ ذیل حالتوں میں استعمال کرتے ہیں۔

① جب فر حروف " ک گ ع غ م ل ر اور ی کے شروع اور بعد میں
ہو تو فر کی دائیں علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

فروغ کفر فرق فرار مفرور

فرم فرخ فرید لوفر غفران

② حروف " ن و خ اور غ " کے بعد بھی فر کی دائیں
علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

نفر وافر غفور خفر

"فل" کا استعمال

زیادہ تر " فل " کو بائیں علامت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ " فل " کی دائیں
علامت نہ تو علامات کے شروع میں آتی ہے اور نہ ہی تنہا استعمال کی جاتی ہے۔ یہ
افقی اور کشید بالا علامات کے بعد میں استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

غافل نفل قفل رافل محفل

نوٹ : دورانِ تحریر دائیں اور بائیں علامات حسب ضرورت استعمال کی جاتی ہیں تاکہ صورت ترکیبی بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ رفتار و روانی میں بھی اضافہ ہو۔

رُموز

پہلا پہلے پہلی پہلو — پولیٹیکل

باہر بہار — بھر — بہتر بہتری

طرح تیار ڈاکٹر

تیرا تیرے تیری — تمہارا تمہارے تمہاری

چھوڑ چھوڑا چھوڑی — چھوڑو چھوڑے چھوڑیں

جوہر منیجر میجر — جدھر جرمانہ

تجربہ

مشق ۵۹

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

۶۔

۷۔

۸۔

۹۔

۱۰۔

۱۱۔

مشق ۶۰

مختصر نویسی میں لکھیں:

(۱) کریم باہر کھیتوں میں تھا اور مہمان گھر سے باہر نکل کر تلاش کر رہے تھے۔

(۲) پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ میں ترمیم کر دی گئی ہے۔

(۳) جدھر دیکھو ہر طرح کے خطرات نظر آتے ہیں۔

(۴) چور تمھارے پہلو میں تھا مگر تجھے معلوم نہ تھا۔

(۵) اچھے کام کی ترغیب دینا نیکی ہے۔

(۶) مل مالک نے بہتر کارکردگی پر منیجر کی تنخواہ بڑھا دی اور اضافی ترقیاں بھی دیں۔

(۷) اکرام اللہ نے اپنے دوست فلک شیر کے ساتھ باہر جانے کا پروگرام بنایا۔

(۸) یہ ساری کرسیاں نیلام گھر سے لائی گئی ہیں۔

(۹) وہ چلتے چلتے تھک گئے تھے اسی لیے درخت کے سایے تلے آرام کرنے بیٹھ گئے۔

(۱۰) کریم نے کپڑے بدلے اور نماز کی تیاری شروع کی۔

(۱۱) تری تصویر یہ ہم نے اسے جلوۂ جانانہ ہے
سو آئینے توڑے ہیں تب دل میں آتاری ہے

رموز

کارروائی ____ کارکردگی ____ کہ/کیونکہ ____

گورنر ____ اگر-مگر ____ بہادر بہادری دَور/ڈاکٹر ____

در ڈر ____ درحقیقت دور ____ اِدھر اُدھر ____

پیار پیارا پیارے پیاری پار پارٹی ____ پر ____

میرا میرے میری معیار ____ امور امر ہمارا ہمارے ہماری ____

بلکہ ____ بالکل بالعموم ____

معاملہ معاملے معمول معمولی ____ معلوم مکمل ____

فلاح فلاحی ____ فی الحال ____

جال ____ جلوہ ____ جلسہ اجلاس ____ جلوس ____

طلبا طالب علم ____ تعلق متعلق ____ مطلق مطلقہ ____

تبدیل/تبدیلی/تبادلہ بدل بدلنا بدلہ بدلے بدلتے ____

خیال ____ انجمن ____

مشق ۶۱

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں ۔

مشق ۶۲
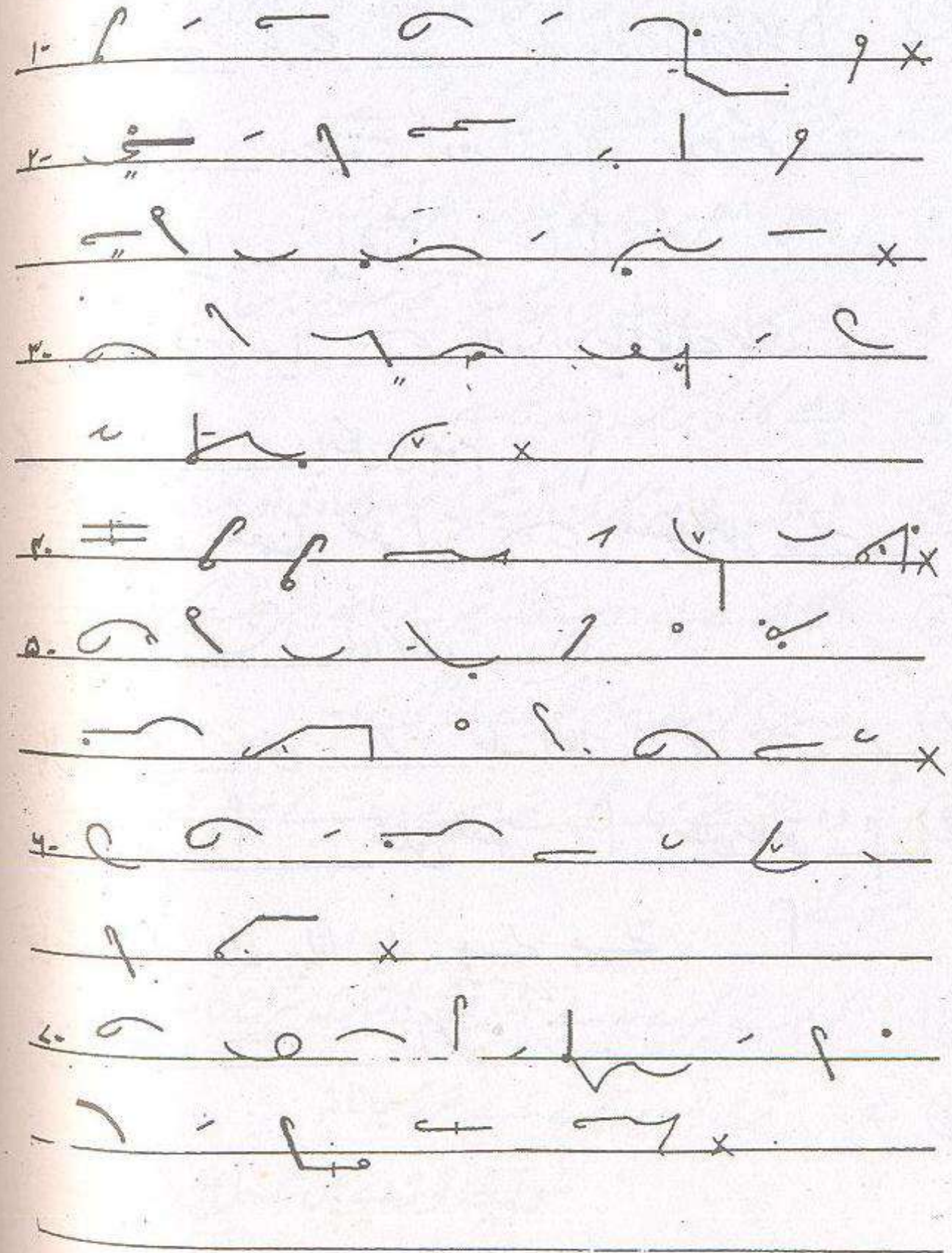
مختصر نویسی میں لکھیں ۔

ڈاکٹر صاحب بڑے پیارے اور بہادر انسان ہیں ۔ ظاہراً وہ ایک معمولی آدمی دکھائی دیتے ہیں لیکن درحقیقت وہ بڑے جوہر کے مالک ہیں ۔ ان کی موجودگی میں اِدھر اُدھر ہر جگہ فلاحی کام انجام پا رہے تھے ۔ طلبا کو جلوس سے دُور رکھنے کی فکر میں رہتے ۔ اپنے لیکچر میں اسلامیات پر زور دیتے اور متعلقہ معاملے کو نپٹانے کے لیے اپنے موقف کو ہرگز تبدیل نہ کرتے بلکہ اپنے علم اور تجربے کے بل پر بات کو منوا لیتے ۔ ہماری خواہش ہے کہ انجمن کے کاموں کو فی الحال جاری رکھا جائے اور تمام امور کی مکمل کامیابی کے لیے ڈاکٹر صاحب کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جائے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ معاملے کی نوعیت کا خیال رکھتے ہوئے اجلاس کی کارروائی کو آگے بڑھایا جائے ملازمین کی ترقی کے لئے بہتر کارکردگی کو معیار بنایا جائے ۔ بڑے آدمی کے تبادلے کی مطلق پرواہ نہ کی جائے اور غریب کے جال میں آنے سے بچنے کے لیے موجودہ دور میں آنے والی تبدیلی کا خاص خیال رکھا جائے ۔ ڈاکٹر صاحب جب کرسی پر جلوہ افروز ہوئے تو سب سے پہلے دُور بیٹھے ہوئے طلبا کو بغیر کسی ڈر کے قریب آنے گ

باب ۱۶

حُروف مثناۃ

بعض علامات کو گہرا (موٹا) کر کے ان میں مزید علامات کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

(۱) حرف "ن" کو اگر موٹا کر دیا جائے تو اس میں حرف "گ" کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح اسے "انگ" پڑھا جائے گا۔ مثلاً

مانگ ڈنگ رنگ سنگ میل کنگال ہنگامہ

(۲) حرف "م" کو موٹا کرنے سے امپ امب انپ اور انب کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں یعنی م س پ اور ب کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً

چانپ کانپ امبر ہانپ ڈھانپ

سانپ جھینپ عنبریں انبار بھانپ

(۳) "و" ماقبل "ل"۔ علامت "ل" سے پہلے اگر "و" ہو تو اس کے

لیے "ل" کے شروع میں اندر کی طرف ایک چھوٹا سا ہک بنا دیا جاتا ہے۔ یہ چھوٹا ہک علامت "و" کا کام دیتا ہے۔ مثلاً

ولایت والد ولولہ انگیز والی بال

لیکن اگر "و" سے پہلے کوئی حرکت ہو یا پھر لفظ میں "و" پر شد ہو تو ایسی صورت میں علامت "و" پوری لکھی جاتی ہے۔ مثلاً

شوّال اوّل اوائل قوّال مُاوّل

(۴) "ل" تشدید زیر۔ اگر کسی لفظ میں تشدید زیر "ل" کو موٹا کر دیا جائے تو اس میں ایک "ل" کا اضافہ ہو جاتا ہے اس طرح دوسرے "ل" کو لکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مثلاً

خلل جلیل قلیل علیل دلال

لیکن اگر دونوں لاموں کے بعد میں علیحدہ علیحدہ حرکات آئیں تو پھر "ل" دونوں لکھیں گے۔ مثلاً

لالہ دلالی جلیلہ علیل سلسلہ

خلیلی تقلیلی جلالی تحلیلی تلملانا

مشق ۶۳

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

مشق ۶۴
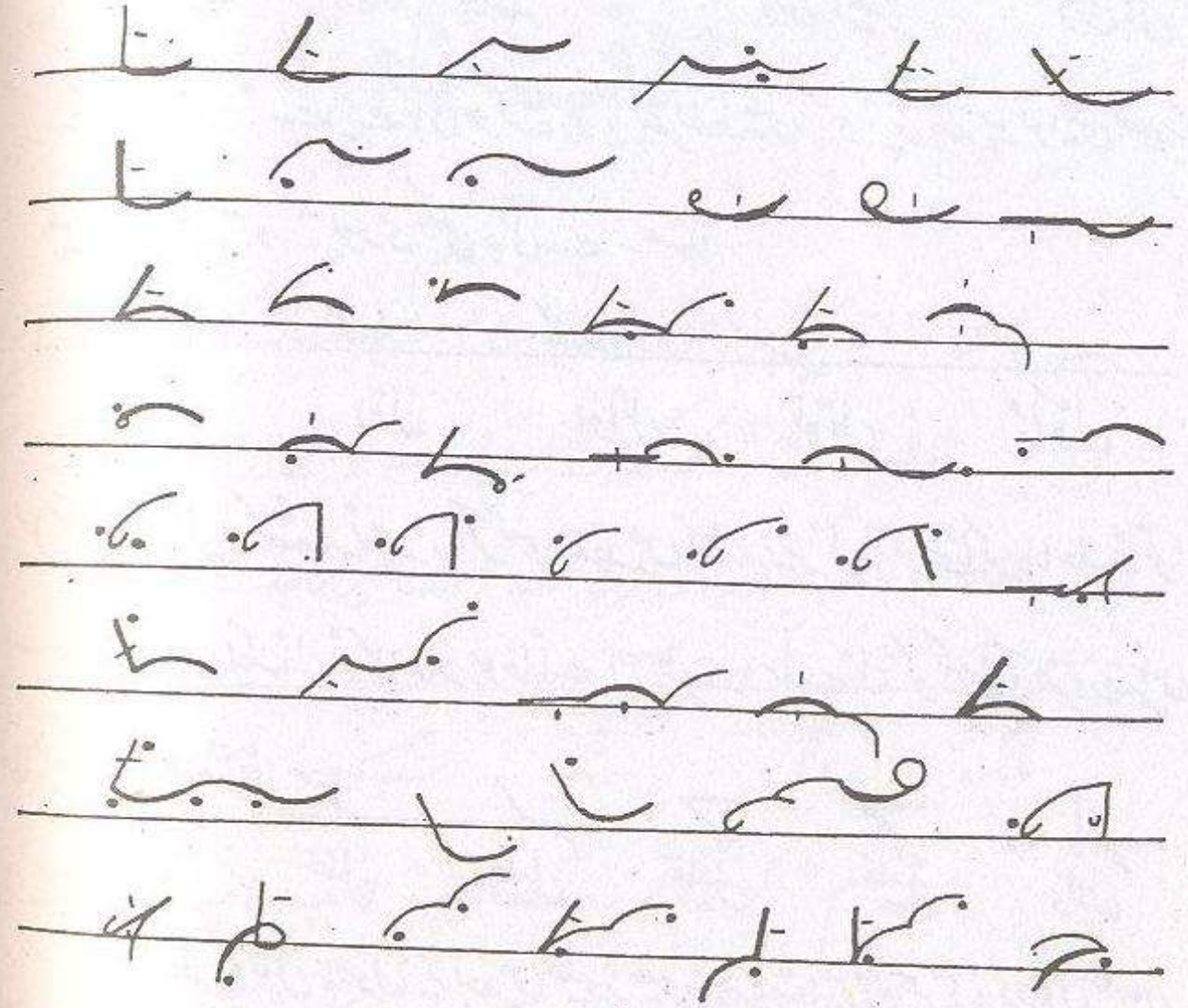
مختصر نویسی میں لکھیں۔

(۱) جلیل نے تذلیل کا بدلہ لیا۔

(۲) خلیل ایک دو روز میں انبالہ جائے گا۔

(۳) جلال نے خوشی سے چھلانگ لگائی۔

(۴) جنگ کے زمانے میں امن کی دُعا مانگ۔

(۵) پلنگ کمزور تھا اس لیے ٹوٹ گیا۔

(۶) اس آدمی نے ولایت میں دلّالی کا کام شروع کیا۔

(۷) قوال بڑے جوش و ولولہ سے قوالی میں مصروف تھا۔

(۸) یہ لڑکا چھلانگ لگانے میں اوّل آیا ہے۔

(۹) عنبرین نے بتایا کہ جھنگ کی لنگی مشہور ہے۔

(۱۰) اورنگ زیب نے ہانپتے ہوئے کہا کہ خلیل سردی سے کانپ رہا تھا۔

مشق ۶۵

مختصر نویسی میں بار بار لکھیں۔

لیمپ کی مدھم روشنی میں، سخت سردی میں وہ کانپتے نظر آرہے تھے۔ خلیل بھی چھلانگیں مارتا ہوا وہاں جا پہنچا۔ انہوں نے اس سے پناہ مانگی۔ خلیل چونکہ جلالی ہے اس لیے وہ ان کو اپنے سونے والے کمرے میں لے گیا اور پھلوں کا انبار لگاتے ہوئے کہا کہ جو چاہو مانگو۔ ان میں سے بلال کو بڑا املال تھا وہ لال پیلا ہوگیا اور رینگتا ہوا خلیل کے قدموں میں پہنچا اور عرض کی کہ جناب والا ہمیں اپنے والد تک پہنچائیں۔ خلیل دنگ رہ گیا۔

باب ١٧

"ل" کشید بالا و کشید زیر

علامت "ل" کو دو طرح سے لکھا جاتا ہے یعنی کشید بالا و کشید زیر

زیادہ تر "ل" کو کشید بالا ہی لکھا جاتا ہے۔ مثلاً

لال علاج آلات الطاف مل اعمال

لکھائی لب دل مقبول جال ادلاد

مندرجہ ذیل حالتوں میں "ل" کشید زیر لکھی جاتی ہے:

(١) اگر افقی علامت (جس کے پہلے کوئی ہک نہ ہو) سے پہلے علامت ل آئے اور اس سے پہلے حرکت بھی ہو تو 'ل' کشید زیر استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

لائسنس علماء علم آلام الگ

علاقہ الجھن ملا القدس القاب الماس علم

(٢) اگر علامت "ل" حروف ک گ سک سگ خ غ ف ر ڑ و ی اور ح (کشید بالا) کے بعد آئے اور اس کے بعد حرکت آئے تو 'ل' کشید بالا اور اگر حرکت نہ ہو تو پھر "ل" کشید زیر استعمال ہوگی۔ مثلاً

شکیلہ سکول شکیل گالی کالی

کال خالی خول گال فلاح

فیل غل ریلہ ریل حال

عیال اول گلا گل حالی

کھول خلا کھولی

(٣) ن اور نگ کے بعد "ل" کشید زیر استعمال ہوتا ہے چاہے بعد میں حرف علت ہو یا نہ ہو۔ مثلاً

نلکا نیلام نل نالش نیل

منگا

(۴) اگر قوسی علامات کے بعد دائرہ ہو اور اس کے بعد "ل" آئے تو جو سمت دائرہ کی ہوگی اسی سمت کو علامت ل بنائی جائے گی ۔ مثلاً

منازل　مفصل　مسئلہ　نازل　نسل　فاصلہ

فاضل　مسلک　مثال　شازلی　مثلاً

(۵) اگر دو افقی علامات کے درمیان علامت "ل" آئے تو اُسے کشید زیر لکھتے ہیں ۔ مثلاً

نالائق　خالق　ملائم　نیلام　کلام　ملکہ

ملائک　ندکا　گھلنا　غلام

نوٹ : یاد رہے کہ فن مختصر نویسی میں سہولت تحریر اور پھر پڑھنے کی آسانی خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے ۔ لہٰذا حسب ضرورت و موقع "ل" کشید زیر و بالا لکھا جا سکتا ہے ۔

مشق ۶۶

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں ۔

مشق ۶۷

مختصر نویسی میں لکھیں۔

۱) کلیم صاحب کو اس معاملے کا علم نہ تھا۔

۲) علماء کا فرض ہے کہ وہ علم کو پھیلائیں۔

۳) اس علاقے کے لوگ اُسے دل سے چاہتے ہیں۔

۴) اسلام ہمیں بھلائی کا درس دیتا ہے۔

۵) کلام پاک میں بتلائے ہوئے علوم سے استفادہ کرو۔

۶) الماس کل بازار گئی اور گلاس خرید لائی۔

۷) فلک شیر نے معاملے کا حل اٹکل سے نکالا۔

۸) نیلم نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

۹) اس سال آلو کی فصل اچھی ہوئی ہے۔

۱۰) وہ عالم مولود پڑھتے ہوئے مسجد میں داخل ہوا۔

۱۱) علماء فرماتے ہیں کہ کلمہ شہادت اسلام کا پہلا رکن ہے۔

۱۲) آج کل لوگ لہو ولعب کی بجائے علم و فضل کے حصول کے طالب ہیں۔

۱۳) میرے دلبند قلیل زندگی کو غنیمت جان اس لیے کہ پل کی خبر نہیں۔

مشق ۶۸

مختصر نویسی میں لکھیں۔

حُسنِ اخلاق میں اتنی طاقت ہے کہ جنگ و جدل کے عادی، سخت دل کے مالک ایمان سے خالی، معمولی بات پر لڑائی کرنے، تلوار چلانے اور علاقے کے امن کو تہہ و بالا کرنے والے، جہالت میں طرح طرح کے گل کھلانے والے محض حُسنِ اخلاق کی بدولت سنور جاتے ہیں۔ اللہ کے حبیب نبی کریمؐ حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے۔ آپ نے نورِ علم کو خالقِ حقیقی کی منشا سے حُسنِ اخلاق سے پھیلایا۔ خدائے ذوالجلال کے فضل سے، آپ کے اخلاص سے جاہلوں نے علم پایا اور عالم فاضل ہوئے۔ اسلام کی روشنی پھیلی اور عقل کو دنگ کرنے والے کام انجام پائے۔ عقلِ سلیم سے، حلم و بردباری سے اخلاق و پیار سے علاقے کے لوگوں کے معاملات سلجھاؤ، ربِّ جلیل کے پیارے رسول کے بتائے ہوئے علوم سیکھو۔ آپؐ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ منزل تک رسائی اخلاق کی دولت سے آسان ہے اور اہل ایمان کی اس میں بھلائی اور فلاح مخفی ہے۔

نوٹ:۔

اس باب میں دیے گئے قواعد و ضوابط یاد کرنے کے لیے درج بالا مشق کو بار بار کریں۔

باب ۱۸

ہک علامت ن اور ف

مختصر نویسی میں آسانی کے پیشِ نظر علامت "ن" اور "ف" کی دیگر علامات کے ساتھ ہکوں کی شکل میں اضافی علامات بھی بنائی گئی ہیں۔

ہک ن کا استعمال

(۱) خطی علامات کے آخر میں چھوٹا ہک کشید زیر کے ساتھ بائیں طرف، کشید بالا کے آخر میں دائیں طرف اور افقی علامات کے آخر میں نیچے کو علامت "ن" کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

جان ڈان بان پان ران کان

ہاں دِن خان گن تن کون

تان گُن مان دان خان مہمان

(۲) قوسی علامات کے اندر آخر میں چھوٹا ہک علامت "ن اور ں" دونوں کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

مان من فن فان اڑان شان

سان لان امن ارن نان

سُن ماں بُن تان کہاں وہاں

ہک ف

(۳) خطی علامات (کشید زیر) کی دائیں جانب آخر میں اور کشید بالا افقی علامات کے آخر میں اوپر کی طرف چھوٹا ہک علامت ف کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

ٹف جُف طرف برف کیف کاف

ہاف رُف خالف خوف گاف خیف

قوسی علامات کے ساتھ آخر میں چھوٹا ہک صرف "ن" کو ہی ظاہر کرتا ہے۔ قوسی علامات کے ساتھ ہک "ف" مستعمل نہیں ہے۔ اگر قوسی علامات کے ساتھ علامت "ف" آئے تو "ف" کی پوری کشید استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً
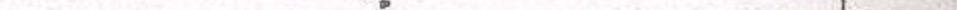
معاف لاف نفع نفاق اضافہ

شفا صاف نفس مُفت نفل اوصاف

اس کے علاوہ اگر کسی لفظ کا صرف ن یا ف ہو اور اس کے بعد کوئی حرکت ہو تو اس صورت میں ن یا ف کا ہک استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ ن یا ف کی پوری کشید استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

رفع رف بانی جان پانی پان

کافی کف رانی ران بانی بان

دفع دف ورنہ ون

(۴) ن اور ف کے ہک لفظ کے درمیان بھی استعمال ہوتے ہیں اگر بعد کی علامت سے ملانے میں آسانی اور سہولت ہو تو۔ مثلاً

کارندہ رونق من مانی اتفاق کفن

طرفین چندہ پاندان کنارہ خنجر بندش

طوفان برفانی رفیق دفن خاندان

مشق ۶۹

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

۱-

۲-

۳-

۴-

۵-

۶-

۷-

۸-

۹-

رموز

اپنا اپنے اپنی آپنے — پہنچ پہنچا پہنچے پہنچی پہنا پہنے پہنی

بیان — بن بنا بنے بنایا بناتا — بعینہ

اتنا اتنے اتنی — تنہا تنہائی تنقید — حالانکہ

لیکن لیں — اعلان اعلانیہ — وہاں وہیں

ورنہ — یہاں — یونہی یہیں — علی العموم

عموماً — ممکن ہمیں امن

تفرقہ تفریق — طرف تفتیش — تکلیف تحفظ

دفاع دفعہ دفع — دفعتاً — قانون قانونی ممنون

انہیں اُنہوں انہوں نے — کہاں کہیں کون — کن

جہاں جانب — جناب جن جنابہ جنم جنوب جنوبی

جنہوں جنہوں نے — چنانچہ اچانک — چونکہ

میں بھی — مابین — دونوں دیں دینا

دُنیا — دین — خلافت خوف خائف

مخالف مختلف

مشق ۷۰

مختصر نویسی میں لکھیں۔

(۱) دفاع پاکستان ہم سب کا فرض ہے۔

(۲) آپ تنہا اپنا تحفظ کریں، تنقید نہ کریں اور نہ ہی وقت ضائع کریں۔

(۳) یہ شخص حالانکہ کافی امیر ہے لیکن عموماً تکلیف میں رہتا ہے اور کبھی دفعہ یہاں بھیک مانگ رہا ہوتا ہے

(۴) وہ سنگدل حضرت عموماً یہاں آتے ہیں اور علی العموم تفرقہ ڈالنے میں مصروف رہتے ہیں۔

(۵) چور کو تفتیش کے بعد قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

(۶) مسلمانوں میں تفریق روا رکھنا جائز نہیں ہے۔

(۷) دونوں ملکوں کے مابین امن و دوستی کی جانب یہ صحیح قدم ہے۔

(۸) قانونی کارروائی پر ہم آپ کے ممنون ہونگے۔

(۹) الفت گھبرا گیا چونکہ وہ تنہا تھا اور نہتا بھی۔

(۱۰) اتنی تکلیف میں وہاں پہنچنا کہیں مزید تکلیف کا باعث نہ بن جائے۔

(۱۱) معین نے آخر منان کی بات مان ہی لی۔

(١٢) یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کبھی شکست نہیں کھائی۔

(١٣) اس نے کہا جناب والا! جہاں آپ اتریں گے وہیں سے جنوب کی جانب مڑ جائیں کیونکہ وہ مکان وہاں سے نزدیک ہے۔

مشق ١٧

مختصر نویسی میں لکھیں۔

عنان نے کچہری پہنچ کر مجسٹریٹ کے سامنے اپنا بیان دیتے ہوئے کہا: جناب والا! جس وقت انہوں نے فائر کیے ہیں ہم وہاں جنوب کی جانب کھڑے تھے چونکہ ہمیں کسی کا انتظار تھا۔ الطاف حالانکہ بیمار تھا لیکن پھر بھی تنہا اپنا دفاع کر رہا تھا۔ وہ چوٹ لگنے سے دفعتہً گرا لیکن بہادری سے دونوں جانب چلنے والی گولیوں کا مقابلہ کیا۔ ان کے مابین جھگڑے کا سبب معلوم نہیں ورنہ ضرور عرض کرتا۔ تفتیش کی رپورٹ جناب والا کے سامنے ہے سیدھا سادھا دفعہ ٣٠٧ کا کیس ہے۔ قانون جو اجازت دیتا ہے انہیں سزا دیں۔ قانون کے مطابق انصاف و فیصلہ سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے جو عموماً نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ فریق ثانی کے گواہ نے بھی اس ظلم کے طوفان کے خلاف بیان دیتے ہوئے الطاف کے بیان سے اتفاق کیا اور کہا کہ اتنا بڑا اعلانیہ جرم ناقابل معافی ہے مجسٹریٹ نے الفت، معین، عدنان اور رؤف کو دس سال قید کی سزا دی۔

باب ١٩

ہک "ر" اور "ل" کے ساتھ دائروں کا استعمال

(١) اگر خطی حروف کے ساتھ دائرہ "س یا ش" ہ "ر" کی ہک کی جانب لگایا جائے یا "ر" کی ہک کو دائرہ میں بدل دیا جائے تو اس خطی حرف کے ساتھ "س اور ر" دونوں علامات کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح خاکہ مختصر اور دیدہ زیب بھی بن جاتا ہے۔ مثلاً

در صبر بر شجر سپر

صدر ستر سکھر شکر شُکر

(٢) جب دائرہ اور ہک وسط لفظ میں آئے تو پھر دائرے کو ہک کے اندر اس طرح لگائیں کہ دائرہ ہک کے اندر واضح نظر آئے اور غلطی کا احتمال نہ رہے مثلاً:

مصدر نہ کہ مصدر

بے صبر نہ کہ بے صبر

مسکرانا شکر کسی طرح طشتری

(۳) جب سکر یا شگر سے پہلے حروف " پ، ت یا د " ہوں تو دائرہ بائیں حرکت سے لکھا جاتا ہے۔ مثلاً

ڈسکر بسکر تشکر تسلیم کرنا پیش کرنا

(۴) خطی علامات کے ساتھ ہک ل کے اندر بھی ایک چھوٹا سا دائرہ بنا دیا جاتا ہے اور قوسی علامات کے ساتھ ہک ر اور ل کے اندر چھوٹا سا دائرہ بنا دیا جاتا ہے۔ مثلاً

سجل سٹل سچل سپل شغل

شکل سگل سڈل سنگر شمر

سنار سفر سنگل سمبل سنل

(۵) عموماً ر اور ل کا ہک استعمال کیا جاتا ہے لیکن جب ہک ر اور ل واضح طور پر لکھے نہ جا سکیں تو پورے حروف لکھنے چاہئیں۔ مثلاً

(۶) خطی حروف میں ہک علامت ل کے اندر شروع میں بڑا دائرہ برائے " ز " استعمال نہیں کیا جاتا اور اسی طرح قوسی حروف میں ہک علامت " ل اور ر " کے اندر دائرہ ہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ مثلاً

لیکن خطی حروف کے ساتھ ہک علامت " ر " ہو تو اس کے ساتھ بڑا دائرہ " ز " لگایا جاتا ہے۔ مثلاً

زجر زبردست ذکر زبر

مشق ۷۲

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔
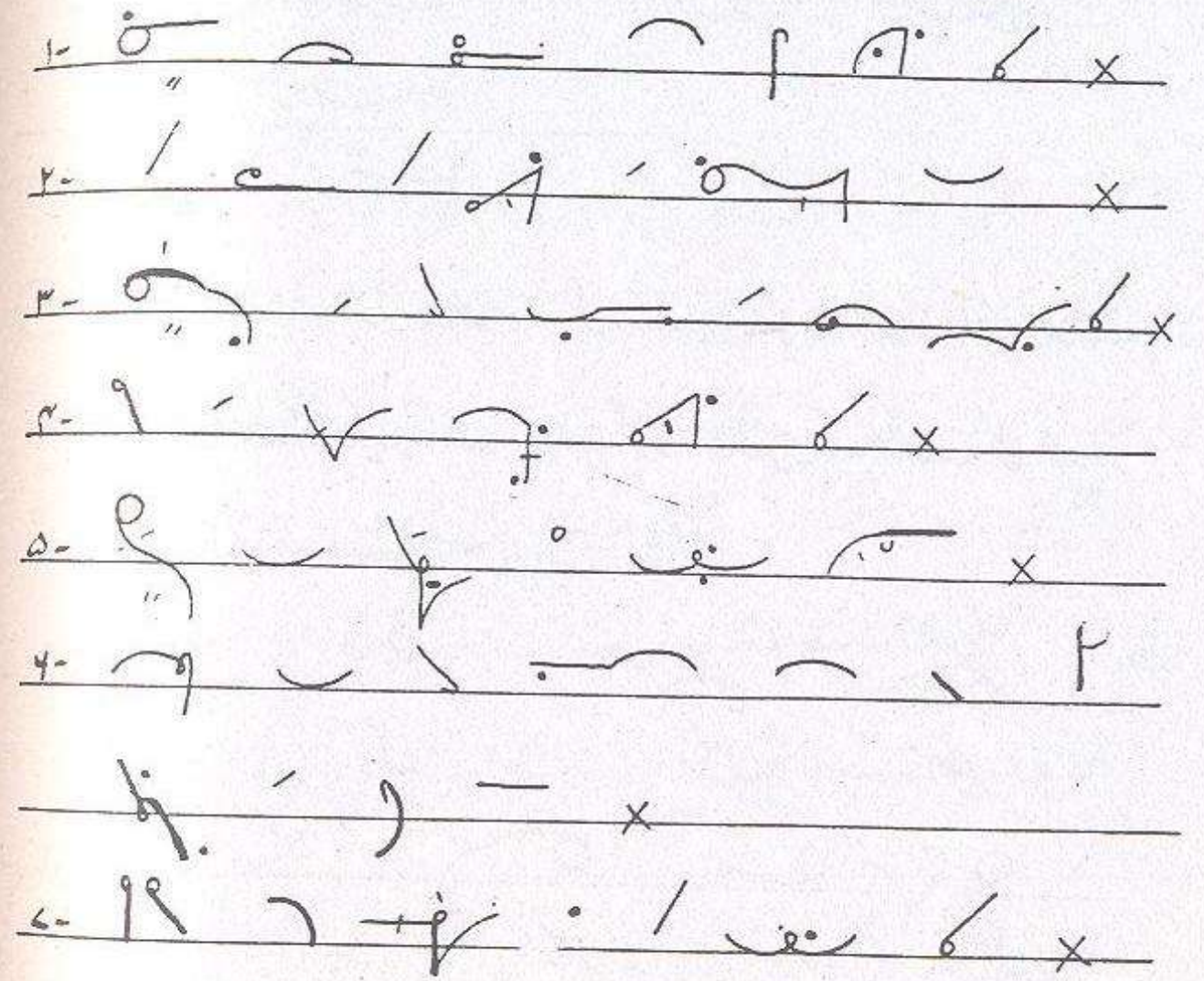
مشق ۷۳

مختصر نویسی میں لکھیں۔

(۱) شکور اور مشکور دونوں نے سنگر مشین پسند کی۔

(۲) صابر صاحب کسی طرح بھی راضی نہ ہوئے۔

(۳) ہمیں ابھی سے شجرکاری کی مہم تیز کر دینی چاہیے۔

(۴) بے روزگاری میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

(۵) شمیر نے اپنی غلطی تسلیم کر لی لیکن بے صبری سے کام لیا۔

(۶) وہ پرلے درجے کا بیوقوف بھی ہے اور بزدل بھی۔

(۷) صدر نے اپنی تقریر میں بے خانماں لوگوں کا بھی ذکر کیا۔

(۸) شکار کرنا اتنا آسان کام نہیں۔

(۹) ظفر صدر بازار والے سکول میں پڑھتا ہے۔

(۱۰) اس نیک سیرت بندے نے سب سے پہلے لوگوں کے دل مسخر کیے۔

رُموز

شُکر شکریہ شکار سرکار سرکاری سیکرٹری

زبردست زبردستی برداشت

کون سا کون سے کون سی کہیں سے کہاں سے کن سے

گنجائش محکمہ مہم انجمن

جہاں سے جانب سے جن سے

صابر صبر

مشق ۷۴

مختصر نویسی میں لکھیں۔

اردو ہماری قومی زبان ہے اسے سرکاری سطح پر رائج کرنے کے سلسلے میں سرکار کی طرف سے بعض اہم اقدامات پر " انجمن سرکاری ملازمین برائے نفاذ اردو " زبردست خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ صدر نشین مقتدرہ قومی زبان کی جانب سے تعاون اور سرپرستی قابل قدر ہے۔

اب اردو میں اتنا کام ہو چکا ہے کہ اسے سرکاری سطح پر اپنانے اور ہر قسم کی مراسلت میں کسی قسم کی مشکل باقی نہیں رہی۔ ہر کہیں سے ایسا مواد اور اصطلاحات مل سکتی ہیں جن سے قومی زبان کی صلاحیت و حیثیت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ مزید کام کی گنجائش باقی ہے۔ ہمیں پوری لگن اور صبر و برداشت سے کام کرنا چاہیے۔

باب ۲۰

آخری ہک علامت ن اور ف کے ساتھ دائرہ کا استعمال

(۱) خطی حروف کی آخری ہک برائے علامت " ن " میں س یا ش کا اضافہ کرنا مقصود ہو تو ہک ن کو چھوٹے دائرے میں بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً

دھنس   بھینس   بانس   ڈانس

کنس   دھونس   گنس   کھانس

(۲) اگر خطی علامات کے ساتھ ہک ن کو بڑے دائرے میں بدل دیا جائے تو ن کے ساتھ علامت ز یا ج کا بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً

پنج   رنج   گنج   طنز   گنج

گونج   جنج

(۳) جب دائرہ س یا ش دو حرفوں کے درمیان واقع ہو تو اس صورت میں یہ دائرہ صرف س یا ش کی علامت کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

پیش کیا   پیشکش   پیشگی   تشخص

پیش رفت   پیش رو   پیشتر   پستی

اگر درمیان میں نس یا نش آئے تو دونوں علامتیں پوری آئیں گی۔ مثلاً

تناسب   منشور   مناسک   تنسیخ

(۴) قوسی حروف کے ساتھ ہک ن کے بعد س یا ش شامل کرنا ہو تو ہک کے اندر دائرے کو اس طرح لگائیں کہ دائرہ اور ہک دونوں واضح پڑھے جا سکیں اور خطی حروف کے ساتھ ہک ف کے اندر بھی س یا ش کا دائرہ اس طرح بنائیں کہ دونوں واضح پڑھے جا سکیں۔ مثلاً

طرف سے   کفش   قفس   برف سے   مانس

اگر حرف س ش یا نس نش کے بعد ن اور نون غنہ کی آواز آئے تو اسے ظاہر کرنے کے لیے دائرے کا سرا اسی رخ کو باہر نکال دیا جاتا ہے۔ نیز ان کے درمیان حرکات کو عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً

نشاں   درخشاں   بھینسوں   برسوں   پرسوں

مویشیوں   دلنشین   ہراساں   خراساں   شناساں

اگر حرکات لگانا ضروری ہو تو پھر ہک استعمال نہ کریں۔

مشق ۷۵

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

۱-

۲-

۳-

۴-

۵-

۶-

۷-

۸-

مشق ۷۶

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

(۱) قائدِاعظم محمد علی جناح دانش مند انسان تھے ۔

(۲) مسافر دلدل میں پھنس گئے تھے ۔

(۳) کہاں چلے گئے ابھی بیسیوں کام باقی ہیں ۔

(۴) جی ہاں ! لارنس پور کا کپڑا مشہور ہے ۔

(۵) بیماریوں نے پریشان کر دیا ہے ۔

(۶) بدخشاں میں دنگا فساد ہو رہا ہے ۔

(۷) برسوں کی انتظار کے بعد آج وہ اچانک مل گیا ۔

(۸) روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ۔

(۹) وہ بڑا درویش منش انسان ہے ۔

رموز

کونسل ۔ کون سا ۔ کہاں سے ______ گنجائش ______

جہاں سے ۔ جانب سے ______ جنس ۔ جن سے ______

وہاں سے ______ یہاں سے ______

مشق ۷۷

کونسل کے ایک ممبر نے ہنس کر جواب دیا کہ جن سے آپ کو شکایت ہے اُن کے بارے میں آپ ہمیں لکھ کر دیں ۔ وہاں سے ہمیں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ سکول میں مزید طلبا کی گنجائش نہیں ہے اور یہاں سے کہا جا رہا ہے کہ آپ دھونس سے کام لیں اور ایک ایک کمرے میں پچاس پچاس طالب علموں کو ٹھونس دیں اور کمروں کے سامنے بانس گاڑ کر شامیانے لگا دیں ۔

شکایت کہیں سے بھی ہو ۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ جہاں سے بھی فنڈ دستیاب ہو اسے حاصل کر کے تمام سکولوں میں نئے کمروں کی تعمیر کے لیے گنجائش نکالی جائے ۔

باب ۲۱

اُصول تنصیف

اگر کسی علامت کو نصف کر دیا جائے تو اس میں (علامت میں) ت، ط، ٹ
د اور ڈ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر کسی علامت کے فوراً بعد ت ٹ ڈ ط
اور د آئے تو اس علامت کو آدھا کر کے ان میں سے کسی بھی مطلوبہ حرف کا
اضافہ کر لیا جاتا ہے اور ان کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اصل علامت، بعد میں
حرکت اور پھر آخر میں ت یا د کی علامت کو پڑھا جاتا ہے۔ عام اصول یہ ہیں :۔

(۱) تنہا باریک علامت کو نصف کرنے سے ت ٹ یا ط کا اضافہ ہوتا
ہے اور موٹے تنہا حرف کو آدھا کرنے سے د یا ڈ کا اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً

چاٹ ٹاٹ لات پات مات باٹ ناٹ

با سے باد دا سے داد آزا سے آزاد

وغیرہ۔

(۲) اگر علامات دو یا دو سے زیادہ ہوں اور ایسی صورت میں کسی ایک
علامت کو نصف کرنا ہو تو حسب ضرورت ت ط ٹ د یا ڈ کا اضافہ
کیا جا سکتا ہے، چاہے علامت باریک ہو یا موٹی ہو۔ مثلاً

پیچیدگی نوبت نسبت بچت بجبٹ عبادت

قربت نیابت مثبت دولت ریاضت

(۳) علامت کے ابتداء یا آخر میں ہک ہو تب بھی اسے نصف کر کے
ت یا د کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

بُرد پربت ڈھند گرد جرأت مند

چاند داشت جرأت مند ماند عقلمند

(۴) ح کشید بالا کو ت۔ د کے اضافے کے لیے نصف کیا جاتا ہے۔

حد ہات ہٹ ہفت ہند

(۵) علامت کے ابتدا میں س یا ش یا ز کا دائرہ ہو تو بھی نصف کرنے
سے ت یا د کا اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً

صفت　سنت　شجاعت　شدید　ثابت

ذلت　زکواۃ　زیارت　ذُریّت　سکت

(۶) علامت م ن ر اور ل میں د ڈ کا اضافہ کرنے کے لیے ل
نصف کر کے موٹا کر دیا جاتا ہے مثلاً

نَد　مَد　لَد　ایراد　لوڈ

(۷) زیادہ تر تو ضرورت کے مطابق علامات کو ت یا د کے اضافہ کے
لیے اصول تنصیف کے ذریعے نصف کیا جاتا ہے لیکن بعض حالات میں نصف
کرنے کا عمل استعمال نہیں کیا جاتا۔ مثلاً:

اگر علامت ت۔ د کے بعد حرکت آجائے تو۔ جیسے

بدی　ناطہ　گودی　قیدی　دادا　پوتا

۲ زر کشید بالا جب اکیلا آئے تو اُسے نصف نہیں کیا جاتا کیوں کہ اس طرح
اس کی شکل نشان برائے کا۔ کے۔ کی کیطرح بن جاتی ہے اور پھر
پڑھنے میں غلطی کا احتمال رہتا ہے۔ لہٰذا تنہا حالت میں علامت کشید بالا
کو نصف نہیں کیا جاتا بلکہ پوری علامت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً

(۳) اگر دو علامات ایک ہی سیدھ میں ہوں اور ان میں ایک پوری اور ایک
آدھی ہو یا پھر دونوں آدھی کرنی ہوں تو یہ اصول کارفرما نہ ہوگا، بلکہ
ایک علامت یعنی پہلی کو پورا لکھیں اور دوسری کو علیحدہ ساتھ نصف کر کے
لکھیں۔ جیسے

پربت　بابت　تعداد

لاتعداد　تردّد　تردید

(۴) اگر علامت کو نصف کرنے سے صحیح شکل نہ بنے یا وضاحت نہ ہو تو پھر
اصول تنصیف استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً

فوقیت　امانت　خلقت　ملاقات　لیاقت　فقط

نوٹ: یاد رہے کہ اصول ضرورت کے تحت کسی بھی علامت کو نصف کر کے ت یا د کا
اضافہ کیا جا سکتا ہے تاکہ تحریر میں سہولت پیدا کی جا سکے۔ نیز تنہا نصف شدہ علامت
(کشید بالا وزیر) کو تیسرے مقام کی صورت میں بھی سطر پر لکھا جاتا ہے۔

مشق ۷۸

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

رُموز

جلد جلدی آباد آبادی بعد بات بہت

آمد مطابق مطابقت ماتحت مدد مدت امداد مطالبہ مطالب عُمدہ

حکومت حمایت حکمت ہمت مرتبہ مرتب مراتب مرد مراد

پہنچاتا پہنچاتے پہنچاتی پابند بنیاد بنیادی بنتا بنتے بنتی بندوبست

منتخب منتخبہ محنت مانند انتہا انتہائی انتخاب

نمائندہ نمائندگی تندرست تندرستی

آزاد آزادی ضد ضدی عزت ضرورت

فائدہ فقط حالت حالات البتہ علیحدہ

طاقت اوقات قوت وقت

کہاں تک کتنا کتنے کتنی گندم

دیکھنا دیکھتے دیکھتی دینا دیتے دیتی

دیانت دیانتدار جہاں تک جتنا جتنے جتنی

چند چنداں ہرچند زندہ زندگی

مشق ۷۹

مختصر نویسی میں لکھیں

(۱) نعمت جلدی میں تھا اس لیے پوری بات نہ سُن سکا۔

(۲) اسلام آباد کی آبادی میں بہت جلد اضافہ ہوا ہے۔

(۳) برکت کی آمد پر اس کی حمایت کا اعلان کیا جائے گا۔

(۴) کرامت مدت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وقت کی پابندی کی جائے۔

(۵) اس مرتبہ انتخابات میں سلامت علی منتخب ہو گئے ہیں۔

(۶) رفاقت کی تندرستی پر دعوت کا بندوبست کیا گیا۔

(۷) آزادی بڑی نعمت ہے، آزادی میں ہی مرد کی عزّت ہے۔

(۸) وہ فقط حالات کی نزاکت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کاروبار سے علیحدہ ہوئے۔

(۹) آخر ان کی طاقت کہاں تک کام دے گی۔

(۱۰) دیانتداری سے کام لیں، امانت میں خیانت کرنا جرم ہے۔

(۱۱) ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔

(۱۲) عزّت ملی اُسے جو وطن سے نکل گیا۔

(۱۳) ملّت کے اے جوانو ہمت سے کام لینا۔

مشق ۸۰

مختصر نویسی میں لکھیں:

(۱) موجودہ وقت کو غنیمت جانتے ہوئے مزید محنت کرو

(۲) غربت کو دور کرنے کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ غریبوں کی مالی امداد کے ساتھ ساتھ ان کی ہمت افزائی بھی کی جائے۔

(۳) نمائندہ حکومت ہی عوام کی خوشحالی کا باعث بن سکتی ہے۔

(۴) جہاں تک آزادی کا سوال ہے اس کے لیے قربانی ضروری ہے۔

(۵) اسلام میں سچائی اور صداقت پر زور دیا گیا ہے۔

مشق ۸۱

مختصر نویسی میں لکھیں۔

ملک کی اقتصادی حالت کو سدھارنے کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ اقتصادی
یسی کو از سرِ نو مرتب کیا جائے ورنہ دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ جائے گی۔
لوگ راتوں رات دولت مند بننا چاہتے ہیں۔ افرادی قوت کو بچانے کے لیے بے روزگاری
ختم کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ دوسروں کی حمایت کی امید کرنا حماقت ہے اور قومی

حمیت و غیرت کے سخت خلاف ہے ۔ اگر آزاد ملک کے پورے وسائل سے فائدہ اٹھایا جائے اور ہر فرد دیانتداری کا مظاہرہ کرے تو حالات درست ہو سکتے ہیں ۔ محنت کر کے ہر مصیبت سے چھٹکارا حاصل کریں ۔ زندگی حرکت کا نام ہے اور حرکت میں برکت ہے ۔ فرصت کے اوقات عمدہ کاموں میں صرف کئے جائیں اور قوم و ملک کی عزت و وقار جتنا بڑھا سکیں اتنا بڑھائیں ۔ ملک کی آزادی کو کسی قیمت پر گزند نہ پہنچے ۔

نور حیات نے وزیر صحت سے بات چیت کرتے ہوئے ملت کے مفاد معاشی بہتری اور ادویات کی بروقت ترسیل و تقسیم اور موجودہ طریقہ کی قباحتوں کی تصحیح کے لیے اتنی لمبی گفت و شنید کی کہ وزیر صاحب تھک کر تخت پر بیٹھ گئے ۔ بات صرف اتنی سی تھی کہ گذشتہ تمام کوتاہیوں کو ختم کیا جائے اور آئندہ احتیاط سے اخراجات کئے جائیں مگر حیات صاحب نے وزیر صاحب کی قدر و منزلت کی قطعاً پرواہ نہ کی اور تقریر میں لگے رہے ۔

باب ۲۲

اصولِ تضعیف

(دوگنا کرنے کا طریقہ)

علامات کو دوگنا کرنے سے ان میں تر ٹر در ڈر اور دار کا اضافہ ہو جاتا ہے ۔ اس کے قواعد حسبِ ذیل ہیں :

(۱) قوسی علامات کو اگر دوگنا کر دیا جائے تو ان میں تر ٹر در ڈر اور دار کا اضافہ ہو جاتا ہے مثلاً

نا سے نادر

ان سے اندر

فا سے فادر

سُن سے سُندر

شان سے شاندار

سر سے سردار

(٢) لیکن خطی علامات کو تنہا دوگنا کرنے سے وہ دو علامتیں پڑھی جائیں تاکہ ان میں تر در اور دار کا اضافہ ہوگا۔ خطی علامات کو دوگنا کرنے سے تر ٹر ڈر در یا دار کا اضافہ صرف اس صورت میں ہوگا جب اس سے پہلے کوئی اور علامت ہو، دائرہ ہو یا آخر میں ہک آئے۔ مثلاً:

جس قدر مقدار چوکیدار جاندار دفتر

دیندار سکندر صوبیدار شودر

(٣) علامت "مپ اور مب" کو دوگنا کرنے سے اس میں حرف "ر" کا اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً

پیامبر ممبر دسمبر ستمبر چیمبر جمپر

(٤) علامت لنگ ‿ کو دوگنا کرنے سے ر کا اضافہ ہوتا ہے مثلاً:

سنگر ڈنگر لنگر

(٥) اگر دو لفظ اکٹھے اس طرح آئیں کہ دونوں میں کوئی علامت مشترک ہو اور ایک لفظ میں علامت کو دو دفعہ استعمال کیا گیا ہو اور دوسرے میں علامت کو اصولِ تضعیف کے ذریعے دُگنا کیا گیا ہو تو ان میں حرکات کے ذریعے فرق کیا

جاتا ہے۔ اگر علامت دو دفعہ استعمال کی گئی ہو تو اس کے ساتھ حرکت لگائیں اور اگر دگنی کی گئی ہو تو حرکت نہیں لگے گی۔ مثلاً

کاردار قرار حقوق حقدار

(٦) اگر آخری تر در یا دار کے بعد حرکت آئے تو اصول تضعیف استعمال نہ ہوگا بلکہ پورے حروف لکھے جائیں گے۔ مثلاً

سرداری ناداری مستری زرداری

(٧) دوگنے کشید زیر حروف لکیر کو کاٹیں گے اور افقی دوگنے حروف وکشید بالا حروف حرکت کے مطابق مقامات پر لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً

جاندار دفتر صوبیدار

ستر سردار زردار

شریف سندر شاندار

ریڈر ہیٹر لٹر

حق دار چمک دار ذیلدار

مشق ۸۲

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

رموز

مبارک مبارکباد مبارکبادی ممبر نمبر نومبر

متواتر رجسٹر رجسٹرار

ریزولیشن ریزرویشن ٹھیکیدار

مشق ۸۳

مختصر نویسی میں لکھیں:

۱ صفدر نے اپنے گھر میں کبوتر پال رکھے ہیں۔

۲ جاگیردار کی کوٹھی پر درجن کے قریب چوکیدار ہیں۔

۳ سردار کی سرداری محض چوبداروں پر قائم ہے

۴ مبارک کی کامیابی پر مبارک دینے کے لیے لوگ متواتر آرہے ہیں۔

۵ ٹھیکیدار نے رجسٹرار سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔

۶ اجلاس ریزولیشن پاس کرنے کے بعد نومبر تک کے لیے ملتوی ہوگیا۔

۷ یہ ممبر متواتر انتخاب میں منتخب ہوتا چلا آرہا ہے۔

۸ پھلدار پودے زیادہ مفید ہیں۔

۹ وہ اکتوبر میں اچانک نمودار ہوا۔

رموز

وہاں تک وہاں یہاں تک یہاں

جہاں تک جتنا جتنے جتنی یوں یونہی یہیں

اللہ چند

مشق ۸۴

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

مالدار لوگوں کے لیے رمضان المبارک ناداروں اور مسکینوں کی خدمت و مدد کرنے کا نادر موقع ہے ۔ غریب تر بندوں کو تلاش کر کے انہیں سحری کھلائی جائے اور روزے داروں کو افطاری کرائی جائے ۔ گرم تر موسم کی وجہ سے افطاری میں ٹھنڈا شربت مفید تر ہے ۔ روزے دار پئیں گے تو دل سے دعائیں نکلیں گی اور اس طرح ثواب بھی ملے گا ۔

رمضان المبارک میں اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں پر کنٹرول کے سلسلے میں ممبران اسمبلی ووٹروں کے قریب تر ہونے کی وجہ سے بہتر خدمات انجام دے سکتے ہیں ۔ تحصیلدار، تھانیدار، حوالدار، چوبدار اور چوکیدار بھی گشت کریں اور شہر کے اندر ماحول کو موزوں تر بنانے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں ۔

باب ۲۳

سابقے

مرکب الفاظ لکھنے کے لیے سابقے لگانے کا اصول اختیار کیا جاتا ہے کیوں کہ اس طرح خاکوں کو پڑھنے اور لکھنے میں آسانی رہتی ہے ۔ مرکب الفاظ بنانے کے لیے جو علامات شروع میں لگائی جائیں انہیں سابقے کہا جاتا ہے ۔ سابقوں کو دوسری علامات کے ساتھ شروع میں جوڑا بھی جا سکتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ شروع میں علیحدہ لکھے جائیں ۔

سابقوں کا استعمال

① مرکب الفاظ میں لفظ " کم " کے لیے شروع میں علامت (ـــ) کا استعمال کریں ۔ مثلاً

کم خواب　کم عقل　کم ظرف　کم یاب

کم وسائل　کم گو　کم خور　کم ذات

② سر سار ساز یا سازو کے لیے شروع میں علیحدہ چھوٹا اور خفی

دائرہ لگایا جاتا ہے لیکن صدر کے لیے چھوٹا اور گہرا دائرہ استعمال کیا جاتا ہے۔

سرگوشی سرسبز سرتاپا سازگار ساربان

سرتابی صدرنشین سازباز ساز و سامان صدرِ پاکستان

صدر بازار سراپا
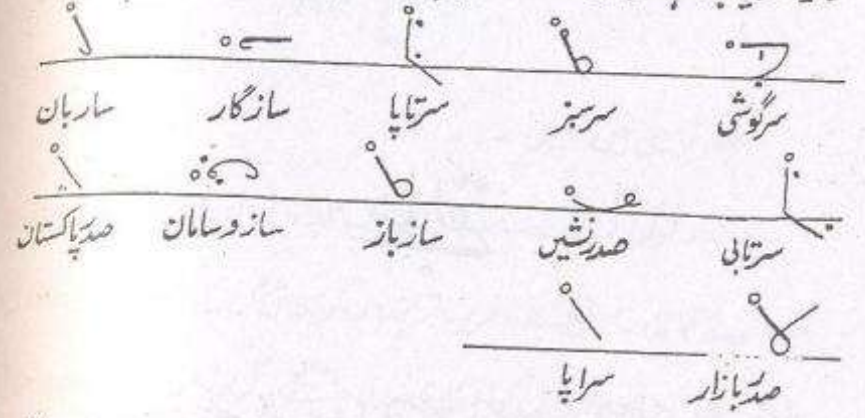
(۳) با اور بہ کے لیے لفظ کے شروع میں ایک نقطہ لگا دیا جاتا ہے مثلاً

بہ نفس نفیس باعزت باادب باوفا باشعور

بارعب باغیرت بااخلاق باتمیز
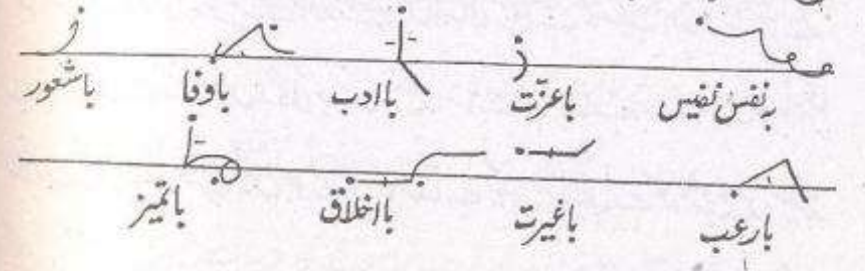
(۴) اہل کے لیے علامت ( ) شروع میں تحریر کی جاتی ہے۔ مثلاً

اہل دل اہل قلم اہل علم اہل بیت اہل لاہور اہل محشر

(۵) حق اور حیرت کے لیے شروع میں ی والا نصف دائرہ استعمال کیا جاتا ہے۔

حق بجانب حق شناس حق گو حق و انصاف

حق دار حیرت زدہ حیرت انگیز
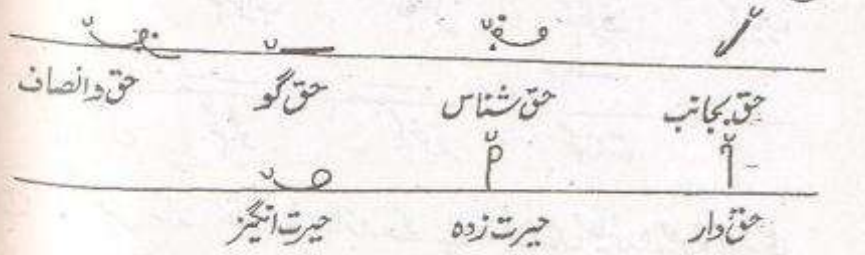
(۶) لفظ غیر کے لیے شروع میں علامت ( ) غ استعمال کی جاتی ہے۔

غیر مقبول غیر معقول غیر معمولی غیر مرد

غیر ارادی غیر شعوری غیر متزلزل
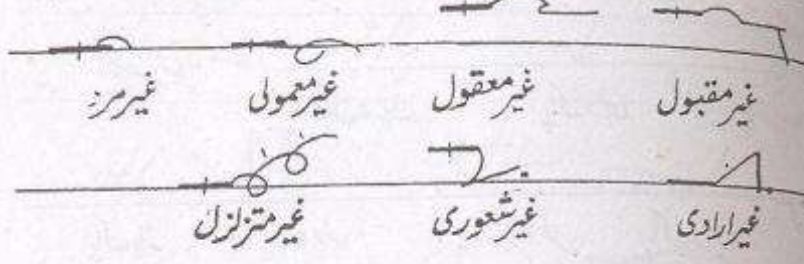
(۷) شروع میں بڑا دائرہ علامت "ذ" برائے ذی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

ذی شان ذی اختیار ذی اقتدار

ذی روح ذی علم ذی شعور ذی وقار

(۸) دس " ا " کو دست۔ داس اور داستہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

دستخط دست راست دست نگر دست بستہ دستار
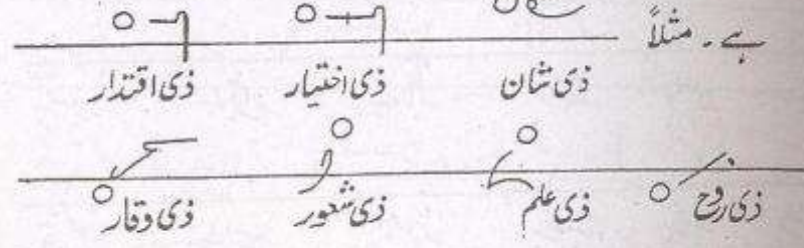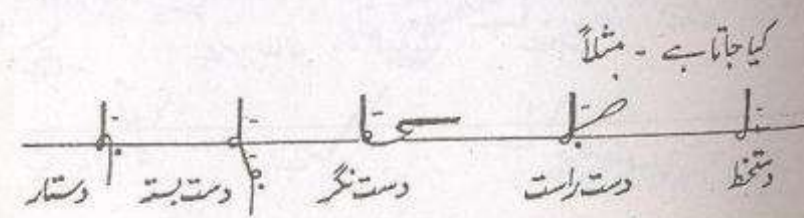
(۹) علامت غ ( ) کو خیر خلاف اور خوش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

خوشبو خیرخواہ خیرسگالی خوشگوار

خلاف قاعدہ خلاف قانون خوشدامن خوش طبع خیراندیش

(١٠) پا پاک پسند اور پردہ کے لیے شروع میں علامت پ (\ ) لکھتے ہیں۔ مثلاً

بقایا سابقے عام طریقوں سے لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً

مشق ۸۵

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔
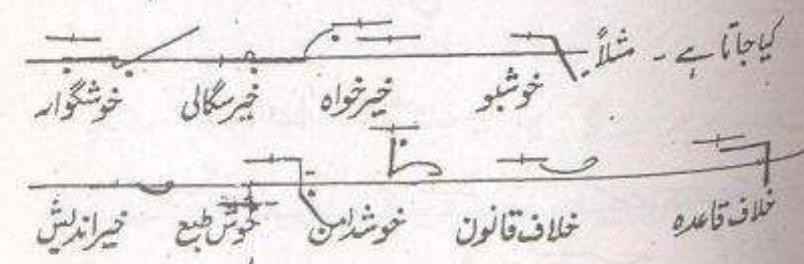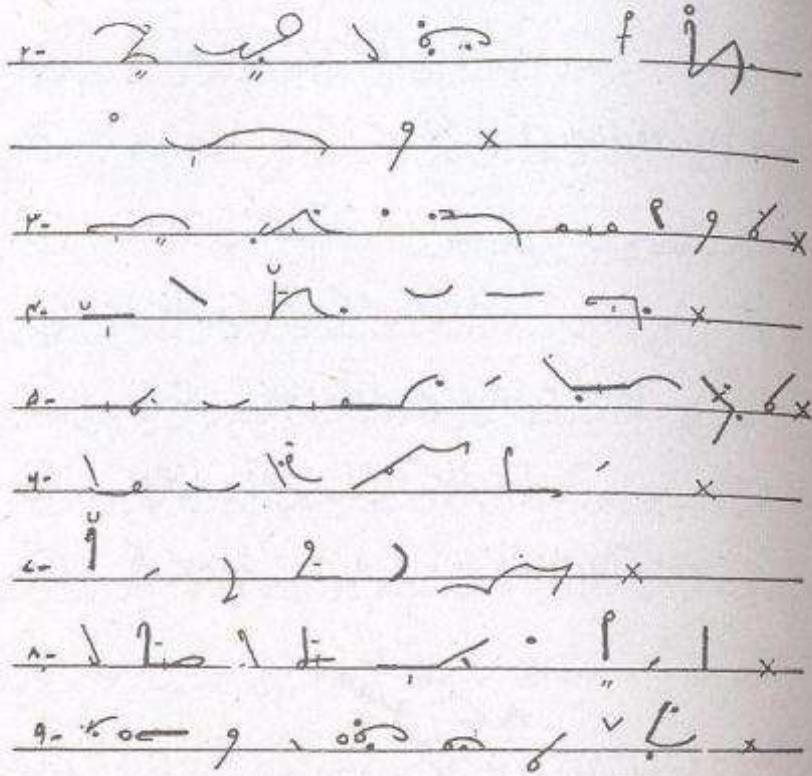
مشق ۸۶

اردو مختصر نویسی میں لکھیں

(١) اس کم دل اور کم ظرف انسان نے کم نصیب کو ضرب لگائی۔

(٢) اس کم بخت نے ایک باوفا اور باوقار شخص کو نقصان پہنچایا ہے۔

(٣) سرسبز کھیت کتنے بھلے لگتے ہیں۔

(٤) اس پاکباز نے بڑے خوشگوار اور سازگار ماحول میں پرورش پائی۔

(۵) چھٹی کی درخواست پر دستخط کرنا نہ بھولیں ۔

(۶) ہمارے پیارے نبیؐ نے حسنِ سلوک اور خوش اخلاقی کا درس دیا۔

(۷) وہ سرتاپا حُسن تھا۔

(۸) یہ معاملہ ذی اختیار کے بس میں ہے ۔

(۹) ذی شان نے خلافِ توقع غیر مانوس ماحول میں گزارا کیا

(۱۰) وہ حق گو یہ فیصلہ کرنے میں حق بجانب تھا۔

(۱۱) پاکستان ہمیشہ سے امن اور خیر سگالی کا خواہاں چلا آرہا ہے۔

مشق ۸۷

اردو مختصر نویسی میں لکھیں ۔

وطن کی ترقی اور خوشحالی کے لیے اہل وطن کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں ۔ اہل ہنر محنت سے کم تر وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں ۔ اہل سیاست و اہل قلم ملک کے خیر خواہ ہوں ۔ اہل دانش و فکر ملک و قوم کو احساسِ کمتری، کم حوصلگی و کم مائیگی سے باہر نکال لیں ۔ پاک فوج پاک وطن کے دفاع کی سرتوڑ کوشش کرے ، جنگی ساز و سامان کے استعمال کو یقینی بنائے ، سرتاپا باوفا رہے ، ذی اقتدار باہوش رہیں ۔ قائد حق و صداقت اور حق و انصاف کا
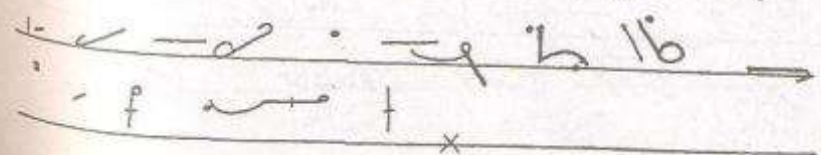
پُتلا ہو ۔ سفیر ملکوں کے درمیان خیر سگالی اور خیر اندیشی کے لیے کام کریں ۔ افسر غیر جانبداری سے اہل ملک کی خدمت کریں ۔ ملازم حقِ نمک ادا کریں ۔ صاحب کمال حیرت انگیز کمال دکھائیں ۔

اہل شہر باعزت اور باوقار طریقے سے رہیں ، وطن سے محبت انہیں بے تاب رکھے ۔ بااختیار بے انصافی نہ کریں ۔ کسان پیداوار میں غیر معمولی اضافہ کریں ۔ طلبہ باادب ہوں اور غیر اخلاقی حرکات سے اجتناب کریں ۔ کارخانہ دار بے حس نہ ہوں ، خوش اخلاقی و ایمانداری سب کا شیوہ بن جائے تو معیارِ زندگی پست نہیں بلند ہوگا ۔ ملک ترقی کرے گا ۔ وطن کو ہم پہ اور ہمیں وطن پر ناز ہو گا ۔ یہ باتیں ناممکن نہیں بلکہ عملی طریقے سے ان کو ممکن بنایا جا سکتا ہے اور جو پھر بھی انہیں نہ سمجھے وہ کم بخت و بدنصیب ہے ۔

باب ۲۴

لاحقے

مرکب الفاظ بنانے کے لیے جو علامات آخر میں لگائی جاتی ہیں انہیں لاحقے کہا جاتا ہے اور ان لاحقوں کو دیگر علامات کے آخر میں ملا کر یا علیحدہ لکھا جاتا ہے

(۱) علامت ک (ـــ) کو آخر میں خان، خانہ اور خوان کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

نعت خوان — دولت خانہ — محمد خان — دسترخوان — ثنا خوان

مرغی خانہ — باورچی خانہ — شرافت خان — غسل خانہ — پھنے خان

(۲) لفظ کے آخر میں بڑا دائرہ (o) برائے باز اور بازی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

چال باز — چکر باز — دھوکے باز — کبوتر باز

سٹے باز — دغا باز — بٹیر باز — راستباز

(۳) علامت ل ( ) والا، والے، والی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اگر علامت ل کے ساتھ ٹک (ن) لگا دی جائے تو والوں اور والیوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

کرنے والے — جانے والا — حضور والا — جانے والوں

بولنے والے — گانے والیاں — کاٹنے والیاں — جاگنے والے

(۴) اگر لفظ کے آخر میں مند یا مندی آئے تو اس کے لیے آخر میں ن آدھا ( ) یا پھر پورا مند ( ) لکھا جاتا ہے۔ مثلاً

ہنرمند — ہوشمند — عقلمند — نیازمند — ارجمند — فکرمند

(۵) نام نامہ نامی اور نمائی کے لیے علامت م ( ) کو علیحدہ یا ملا کر لکھا جاتا ہے۔ مثلاً

دعوت نامہ — گرامی نامہ — شہر نامہ

نکاح نامہ — الفت نامہ — کتب نما — خود نمائی — رونمائی

(۶) ناک کے لیے آخر میں ن ( ) لکھا جاتا ہے۔ مثلاً

اندوہناک — تابناک — افسوس ناک

المناک ___ خوفناک ___ حیرت ناک ___

علامت خ (ـــ) کو آخر میں خوار خوری اور خور کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

سبزی خور گوشت خور رشوت خور دال خور

آدم خور غم خوار خونخواری خون خوار

پرست کے لیے آخر میں ( ) کو علیحدہ یا ملا کر استعمال کیا جاتا ہے

بت پرست حق پرست حسن پرست مادہ پرست سرپرست

آتش پرست گاؤ پرست سورج پرست قبر پرست

اگر کلمہ میں فروش ہو تو فش ( ) کو آخر میں یا علیحدہ استعمال کرتے ہیں۔

سرفروش پھل فروش محبت فروش ایمان فروش بردہ فروش

یاب یافت اور یافتہ کو نیچے کی طرف لکھے ہوئے نصف دائرہ ( ) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً

سند یافتہ ترقی یافتہ تہذیب یافتہ

کمیاب کامیاب تعلیم یافتہ

(۱۱) اگر کلمہ کے آخر میں انگیز ہو تو ن گھرا کے ساتھ دائرہ لگا دیا جاتا ہے ( ) انگیز۔ مثلاً

حسرت انگیز درد انگیز حیرت انگیز شرانگیز

(۱۲) علامت پ (\ ) کو کلمہ کے آخر میں پا پاک پسند پسندانہ پشت پلوس اور پوش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

چاپلوس دلپسند ناپاک سفید پوش ذرہ پوش روپوش

ارض پاک ناپسند امن پسند برف پوش جگ پسند

بقایا لاحقے عام طریقوں سے لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً

بردے کار دامن گیر خوگر دربان قلمدان

راہ راست بغل گیر بدکار گاڑی بان بازیگر

اگالدان نیکوکار یکہ بان ملک گیر ماہی گیر

روشندان مرتبان

مشق ۸۸

پڑھیں، نقل کریں اور اردو میں لکھیں

مشق ۸۹

مختصر نویسی میں لکھیں۔

1. محمد خان مشہور پتنگ باز تھا۔
2. گانے والی نے پانی والے کو بلایا اور اُسے کھانے والوں کی طرف اشارہ کیا۔
3. مختصر نویسی کے لیے فکر مندی اور عقلمندی کی ضرورت ہے۔
4. دورانِ تحریر خوشنمائی کو بھی پیشِ نظر رکھیں۔
5. ایک بدنام ڈاکو اس دردناک واقعہ میں ملوث ہے۔
6. مے خواری اور مے نوشی دونوں ہی اچھے کام نہیں ہیں۔
7. باطل پرست کو راہِ راست پر لانا آسان کام نہیں ہے۔
8. تعلیم یافتہ نوجوان نے بے روزگاری سے تنگ آکر خودکشی کرلی۔
9. وہ چاپلوس اپنے عزائم میں کافی حد تک کامیاب ہولہے۔
10. پھل فروش حیرت انگیز واقعہ کے بعد اب تک روپوش ہے۔
11. مجنون باغبان ہے اور لیلیٰ گانے والیوں کی نگہبان ہے۔
12. روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔
13. غریبوں کی دلداری بھی صدقہ ہے۔

مشق ٩٠

مختصر نویسی میں لکھیں۔

دھوکہ بازی، فریب کاری، چال بازی، چور بازاری اور مادہ پرستی نے ماحول کو پراگندہ کر دیا ہے۔ ہر ہوشمند اس صورت حال سے فکرمند نظر آتا ہے۔ اور ہیبت ناک خواب دیکھتا ہے۔ راہنمائی کرنے والے کم ہیں اور گمراہی کی طرف لے جانے والے کافی، حق پرست تھوڑے اور باطل پرست عام۔ خدانخواستہ اگر صورت حال یہی رہی تو اس کا انجام ہیبت ناک اور دردناک ہوگا۔ مجرموں کی پشت پناہی نے انہیں بدنامی کے خوف سے آزاد کر دیا ہے اور اس طرح بعض ناپسندیدہ عناصر کو نئے نئے گل کھلانے کا موقع مل گیا ہے۔ ایسے میں ہم کلام پاک سے راہنمائی لیں تو تب ہی خوفناک انجام سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ حقیقت میں نفاذ اسلام ہی اس کا حل ہے۔ نبی پاکؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے میں دین و دنیا کی سرخروئی ہے۔

باب ٢٥

بڑا ہک

برائے علامت (ٹ یا ڈ)

علامات کے آخر میں ایک بڑا ہک (ٹ یا ڈ) کی اضافی علامت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے قواعد درج ذیل ہیں۔

① قوسی علامت کے آخر میں (اندر کی جانب) ایک بڑا ہک لگا دیں تو یہ ہک (ٹ یا ڈ) کی آواز دے گا۔ مثلاً

فِٹ — فُٹ — نوٹ — مُوڈ — لوٹ

② ایسے خطی حروف جن سے پہلے کوئی دائرہ یا ہک نہ ہو تو اس کے ساتھ حسبِ ضرورت ٹ یا ڈ کا ہک آخری حرکت کے مخالف سمت لگایا جاتا ہے۔ البتہ علامات چ اور ج جب کہ ان سے پہلے کوئی ہک یا دائرہ نہ ہو، کے ساتھ آخر میں بلا امتیازِ حرکت، ہک دائیں طرف بنایا جاتا ہے۔ مثلاً

پاٹ — کوٹ — پھوٹ — پھٹ — روڈ

چوٹ — چاٹ — جاٹ — کاٹ — بھونڈ

(۳) حروف ک گ سے پہلے اگر ف ل ٹ یا ڈ آئے اور اس کے بعد پھر ٹ یا ڈ کا ہک ہو تو اسے علامات ف ل ٹ ڈ کے مخالف سمت لگایا جاتا ہے مثلاً

ڈاکیٹ — فکوڈ — ٹکٹ — لوکاٹ — ڈگڈگی

(۴) بڑا ہک لفظ کے درمیان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے بشرطیکہ بعد والی علامات کو آسانی سے ملایا جا سکے۔ مثلاً

چٹان — چٹکی — پٹھان — لوٹنا

(۵) اگر آخری ٹ یا ڈ کے بعد حرکت ہو تو ٹ یا ڈ کی پوری علامت بنائی جائے گی۔ ہک مستعمل نہیں ہوگا۔ مثلاً

چوٹ سے چوٹی اور کوٹ سے کوٹھہ

لوٹ سے لوٹا اور کاٹ سے کاٹا

رموز

ڈپٹی ایڈمنسٹریشن ڈیپوٹیشن

ڈیپارٹمنٹ ڈیپارٹمنٹل ایڈیٹر ایڈیٹوریل ڈکٹیٹر

ٹھہر ٹھہرا ٹھہری ٹھہراؤ ٹھہرے ٹھہریں ٹھہرو

ٹھہرایا ٹھہرائیں ٹھہرائی ایڈورٹائزر۔ ایڈورٹائزمنٹ

ڈھیر ڈیڑھ رپورٹ ایجنٹ

جینٹلمین جوڈیشنل سٹاف

وہاں ورنہ وہیں

گورنمنٹ ٹیلیفون لوگوں

کانفرنس راؤنڈ ٹیبل کلکٹر

مشق ۹۱

مختصر نویسی میں لکھیں۔

مشق ۹۲

مختصر نویسی میں لکھیں۔

(۱) پٹھان کو ٹکٹ گم ہونے پر دوبارہ رقم خرچ کرنا پڑی۔

(۲) روٹی کے ساتھ چٹنی بہت مزہ دیتی ہے۔

(۳) لڑکے بس کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے۔

(۴) استاد نے سوال بلیک بورڈ پر لکھ کر سمجھایا۔

(۵) کسان گندم کی کٹائی میں مصروف ہیں۔

(۶) جھوٹ بولنا بہت ہی بری بات ہے۔

(۷) کھلاڑی نے اپنا ہاتھ جھٹکا دے کر چھڑا لیا۔

(۸) گرمی میں مٹکے کا پانی ٹھنڈا رہتا ہے۔

(۹) لڑکیاں ٹاٹ صاف کر رہی ہیں۔

(۱۰) پیٹھ پیچھے گلا کرنا گناہ ہے۔

مشق ۹۳

مختصر نویسی میں لکھیں۔

کوہ پیما سخت چٹانوں کو سر کرتا ہوا بڑی مشکل سے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا اور وہاں اینٹ پر اپنا نام لکھ دیا تاکہ بعد میں آنے والے پڑھیں۔ لیکن اُسے کیا معلوم تھا کہ یہ نام مٹنے میں کچھ ہی دیر باقی ہے۔ کوہ پیما نے آرام کرنے کے لیے ابھی اپنے بوٹ بھی نہ اتارے تھے کہ طوفان نے آلیا۔ واپس لوٹنا اُسکی قسمت میں نہ تھا۔ طوفان نے اٹھا کر دور ایک پتھر پر لٹکا دیا۔ سر پھٹنے کے بعد جسم بھی پھوٹ گیا۔ اور پتھروں کی کانٹ چھانٹ نے تمام جسم کو بوٹیوں میں تبدیل کر کے کوہ پیما کا نام و نشاں مٹا دیا۔

باب ۲۶

دیگر قواعد برائے

مجموع نویسی

فنِ مختصر نویسی میں مجموع نویسی کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے ذریعے دو الفاظ سے لے کر دس الفاظ اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ الفاظ کو ایک ہی خاکے (Out Line) میں بند کیا جا سکتا ہے ۔

① کثیر الاستعمال مرکبات میں دائرہ علامت ج (○) کو لفظ "وجہ" کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ مثلاً

ہماری وجہ سے — میری وجہ سے — اس وجہ سے

اُس وجہ سے — تمہاری وجہ سے — بیماری کی وجہ سے

ان کی وجہ سے — بیماری کی وجہ سے — خاص وجہ سے — خرابی کی وجہ سے

نوٹ : یاد رہے کہ بعض مرکبات میں لفظ کا کی کے کو حذف کیا جا سکتا ہے ۔

② اصولِ تضعیف کو مرکبات میں لفظ "طور پر اور در" کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ مثلاً

(۳) اصولِ تنصیف کو   نویسی میں استعمال کر کے ایک علامت یعنی ت یا د کو علیحدہ سے نہیں لکھنا پڑتا ۔ اگر بعد میں آنے والے لفظ کا ابتدائی حرف ت یا د ہو تو اس صورت میں پہلے آنے والے لفظ کی آخری علامت کو بھی آدھا کر دیا جاتا ہے ۔ ویسے بھی اصول تنصیف کو مجموع نویسی میں استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ مثلاً

دن رات	شکستہ دل	دردِ دل	عدالت دیوانی
جستجو	جدوجہد	اس وقت تک	درِ دولت
پائے تخت	جس وقت تک	حد تک	اس وقت تک

(۴) اگر کسی لفظ کا آخری حرف م (⌒) ہو اور اس کے بعد لفظ (پر) آئے تو ایسی صورت میں پہلے لفظ کی آخری علامت (م) کو موٹا کر کے دوگنا کر دیا جاتا ہے اسطرح (امپر) کا اضافہ ہو گا ۔ مثلاً

کسی قوم پر	اُس مقام پر	ہم پر	قوم پر
جسم پر	تعلیم پر	کلام پر	مقام پر

مشق ۹۴

اردو میں لکھیں ۔

مشق ۹۵

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

۱) آپ کو میری وجہ سے ناحق پریشانی ہوئی جس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔

۲) وہ عام طور پر اسی وقت تشریف لاتے ہیں ۔

۳) دفتری اوقات کی پابندی خاص طور پر کی جانی چاہیے ۔

۴) طوفان کی وجہ سے گھر کے در و دیوار زمین بوس تھے ۔

۵) ملیریا صفائی کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے پھیلتا ہے ۔

۶) دلدار علی کے جسم پر زخموں کی وجہ سے نشانات پڑ گئے ہیں ۔

۷) شکستہ دل نوجوان ناساز گار حالات کی وجہ سے اقدام خودکشی پر اُتر آیا۔

۸) ہماری ٹیم کو بے اتفاقی کی وجہ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

۹) اس مقام پر سردی شدید تھی شاید اسی وجہ سے دلیر خان واپس لوٹ آیا ہے۔

مشق ۹۶

مختصر نویسی میں لکھیں ۔

جو طلبا محنت کرتے ہیں وہ اپنی محنت اور قابلیت کی وجہ سے بہت جلد

بلند مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور کامیابی ان کے قدم چومتی ہے ۔ خاص طور پر فنی تعلیم کی وجہ سے انہیں حصولِ روزگار کے بعد وطنِ عزیز کی خدمت کا عملی طور پر موقع نصیب ہوتا ہے ۔ فنی تعلیم کا حصول وقت کا تقاضا ہے ۔ اس وجہ سے تربیتی مراکز اردو مختصر نویسی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تاکہ طلبا مکمل طور پر اس فن میں مہارت حاصل کر سکیں اور نفاذ اردو کی جد و جہد میں عملی طور پر حصہ لے سکیں ۔ وطن عزیز میں دیگر ترقی یافتہ ممالک کی طرح قومی زبان کے فروغ و نفاذ سے ترقی کی راہیں اپنے آپ وا ہوں گی۔ خاص طور پر دفاتر میں کام کی رفتار دگنی تگنی ہو جائے گی ۔

باب ۲۷

اُصولِ حذف

مختصر نویسی میں طرزِ تحریر ہر باب میں بدلتا چلا گیا۔ خاکے (آؤٹ لائن) کو خوبصورت اور مختصر سے مختصر کرنے کی جستجو میں کئی اصول اور قواعد و ضوابط وضع کیے گئے ہیں۔ ہر اصول میں تبدیلی کے ساتھ آؤٹ لائن بہتر سے بہتر ہوتی چلی گئی۔ اور کافی حد تک تیز رفتاری حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی لیکن فن مختصر نویسی میں مزید اصول و قواعد و ضوابط وضع کرنے کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے کیونکہ ہم کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تقریر تحریر یا مختصر نویسی کی اصطلاح میں آواز کو صفحۂ قرطاس پر ڈھالنا چاہتے ہیں۔ اس خواہش و ضرورت کے تحت مجموع نویسی میں دورانِ تحریر ایک یا ایک سے زائد علامات کو درمیان سے حذف کر دیا جاتا ہے یعنی علامت کو سرے سے ڈالا ہی نہیں جاتا لیکن لفظ کو مکمل صورت میں پڑھا جاتا ہے۔ اسی اصول کو اصولِ حذف کا نام دیا جاتا ہے۔ عام طور پر جن صورتوں میں علامات کو حذف کیا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) کثیر الاستعمال مرکب الفاظ میں سہولتِ تحریر کے پیشِ نظر حرف آ و ی اور ہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً

جلوہ افروز — تشریف آوری — یادآوری — قطع وبرید — مال وزر

شان وشوکت — بہرکیف — جاہ وجلال — جاہ وحشمت

لاحاصل — بہرہ مند — بہرطور — مہذب — بہرحال

ہوش وحواس — تحریک — تہذیب — مذہب — سندیافتہ

تہذیب یافتہ — خلاف ورزی — راہبر — تعلیم یافتہ — ترقی یافتہ

(۲) مرکبات میں دائرہ س (ہ) کے بعد اگر حرف ت ہو تو اسے حذف کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً

دست راست — دست کش — دستخط — نیست ونابود — ہست وبود

(۳) مجموع نویسی میں جب دوسرے لفظ کا پہلا حرف (ر یا ل) ہو تو اُسے پہلے لفظ کے آخری حرف کے ساتھ بذریعہ ہک ملایا جا سکتا ہے۔ مثلاً

شبانہ روز — نہیں رہ سکتا — دن رات
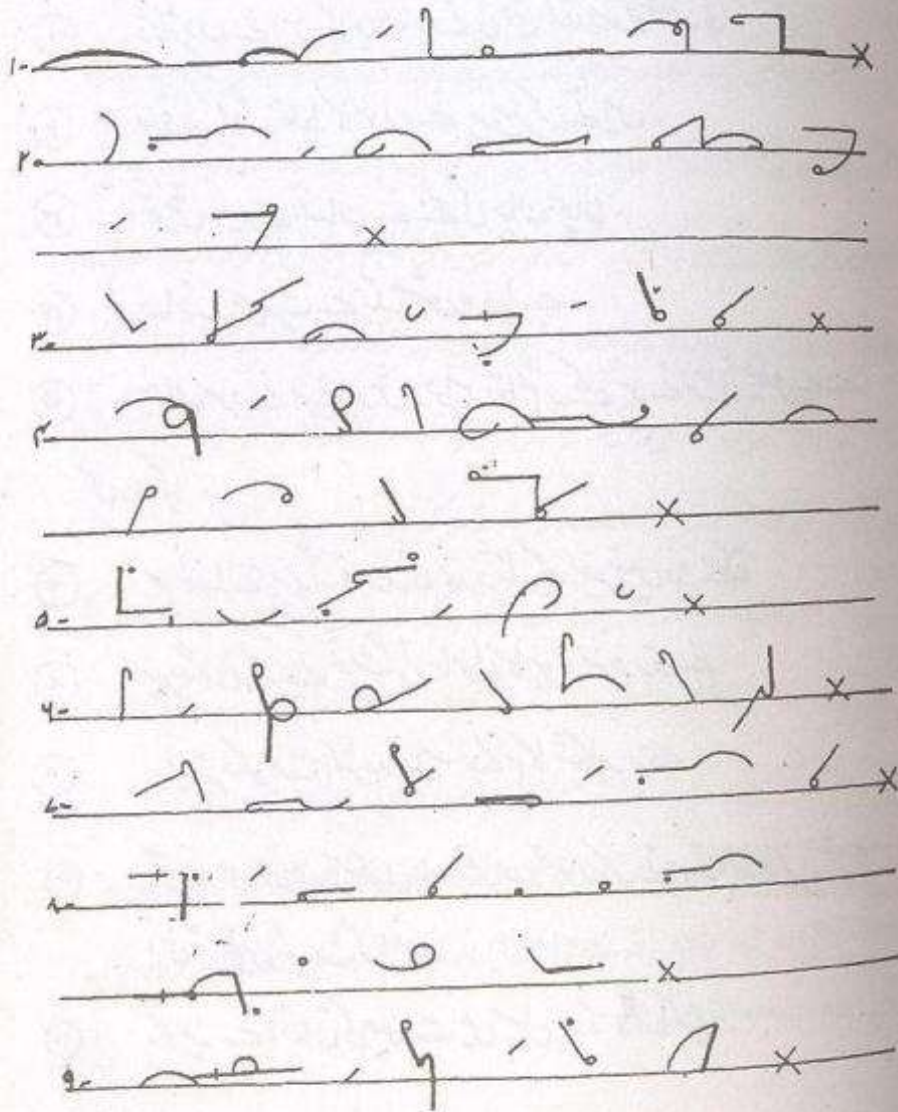
گزارش کرتا ہوں کہ — میں عرض کرتا ہوں کہ — نمک حرام

④ اگر دو لفظ اکٹھے لکھے جائیں پہلے لفظ کا آخری اور دوسرے کا پہلا حرف ایک سا ہو تو اسے مشترکہ طور پر استعمال کر لیا جاتا ہے اور قریب المخرج علامات کو سرے سے حذف کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً

صاحب بہادر — آتش زدگی — خوش اسلوبی — سب سے زیادہ

خوش سیرت — سب سے ضروری — صاحب بصیرت

⑤ بعض اوقات سہولت تحریر کے پیش نظر ل اور م کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے

مثلاً متکلم — حتی المقدور — حتی الامکان

متذکرہ بالا — صراط مستقیم — ضرب المثل — مؤخر الذکر

مشق ٩٧

اردو میں لکھیں۔
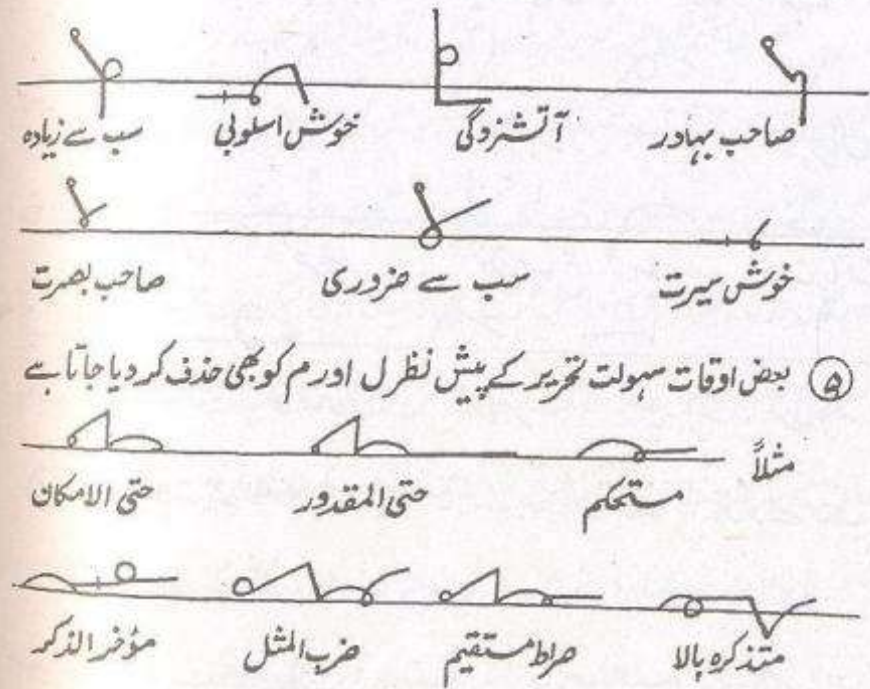
مشق ۹۸

مختصر نویسی میں لکھیں۔

(۱) ڈاکٹروں نے اس کی جان بچانے کی حتی المقدور کوشش کی۔

(۲) مہذب لوگ غلط کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔

(۳) خوش سیرت انسان نے بچے کی جان بچائی۔

(۴) صاحب بصیرت نے نیک مشورہ دیا ہے۔

(۵) جواں مرد نے اپنے ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے لڑائی جھگڑے سے کنارہ کیا۔

(۶) ہم خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ثنا کیے بغیر نہیں رہ سکتے

(۷) خیرسگالی کے لیے خوشگوار ماحول کا ہونا ضروری ہے

(۸) سابقہ حکومت اکثر عدم استحکام کا شکار رہی۔

(۹) اگر دوران مطالعہ آنکھوں یا سر میں درد محسوس کرتے ہو تو ماہر امراضِ چشم سے اپنی آنکھیں ٹیسٹ کرائیں۔

(۱۰) تجویز سے اتفاق کی صورت میں مسل پر دستخط کریں۔

مشق ۹۹

مختصر نویسی میں لکھیں۔

مختصر نویسی میں رفتار بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ کتاب میں دیے گئے مختصر نویسی کے متعلق تمام قواعد و ضوابط از بر ہوں، رموز یاد ہوں۔ ایک سے زیادہ لفظوں کو ملا کر لکھنے کی خوب مشق ہو، ترکیب خوشنما ہو، پنسل کی نوک سے لکھا جائے۔ لوحِ حافظہ میں الفاظ کا بے پناہ ذخیرہ موجود ہو تاکہ دورانِ تحریر جب آواز کان میں پڑے تو اس کی تصویر آئینۂ خیال پر ابھر آئے اور آن کی آن میں وہ تصویر انگلیوں اور پنسل کے ذریعہ کاپی پر منعطف ہو جائے۔ کتاب میں دیے گئے مجموعات سے راہبری حاصل کریں۔ شارٹ ہینڈ میں لکھنے کے بعد ضرور پڑھیں۔ رفتار کو بتدریج بڑھائیں۔ صاحب علم و دانش کی شائستہ تحریروں اور تقاریر سے استفادہ کریں۔ دن رات محنت کریں، کیونکہ محنت میں ہی مہذب اقوام کی پہچان ہے۔

اگر آپ کامیاب مختصر نویس اور قابل رشک معاون خصوصی کے طور پر اعتماد و پُرسکون خدمات انجام دینے کے خواہاں ہیں تو کتاب میں دیے گئے اصولوں اور قواعد کو ٹھیک طور سے ازبر کر لیں۔

باب ٢٨

اُصولِ تقاطع

اصول حذف کے بعد اصول تقاطع ایک ایسا اصول ہے جس کے ذریعے خاکے مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ پڑھنے میں بھی سہل ہو گئے ہیں۔ ایسے الفاظ جن کا روزمرہ استعمال کافی ہے کے لیے علامات کو مخصوص کر دیا جاتا ہے اور ان علامات سے دوسرے لفظوں کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اس سے دونوں کا آپس میں تعلق ظاہر ہوتا ہے اور اس طرح رفتار کے ساتھ ساتھ خاکوں کو پڑھنے میں بھی دقت نہیں ہوتی۔ نیچے کچھ مثالیں دی گئی ہیں ان سے راہنمائی حاصل کر کے مزید مثالیں بنائیں۔

مساوات پارٹی — پارٹی بازی — عوامی پارٹی

پارٹی لیڈر — مسلم لیگ پارٹی — مخالف پارٹی

پیپلز پارٹی — کانگریس پارٹی — حکومتی پارٹی

پبلک ادارے — پبلک انٹرسٹ

ک برائے کمپنی

لیمیٹڈ کمپنی — رجسٹرڈ کمپنی — انشورنس کمپنی

تمباکو کمپنی — بس کمپنی — فرینڈز کمپنی

ٹ برائے کمیٹی

میونسپل کمیٹی — لوکل کمیٹی

سہ رکنی کمیٹی — فنڈز کمیٹی

فنانس کمیٹی — امن کمیٹی

زکوٰۃ کمیٹی — حج کمیٹی

گن برائے گورنمنٹ

سندھ گورنمنٹ — گورنمنٹ سکول

پنجاب گورنمنٹ — گورنمنٹ دفاتر

گورنمنٹ برطانیہ — گورنمنٹ ملازمین

لوکل گورنمنٹ — سرحد گورنمنٹ

ڈ برائے ڈیپارٹمنٹ

ہوم ڈیپارٹمنٹ — پولیس ڈیپارٹمنٹ

ورکس ڈیپارٹمنٹ — ٹیکس ڈیپارٹمنٹ
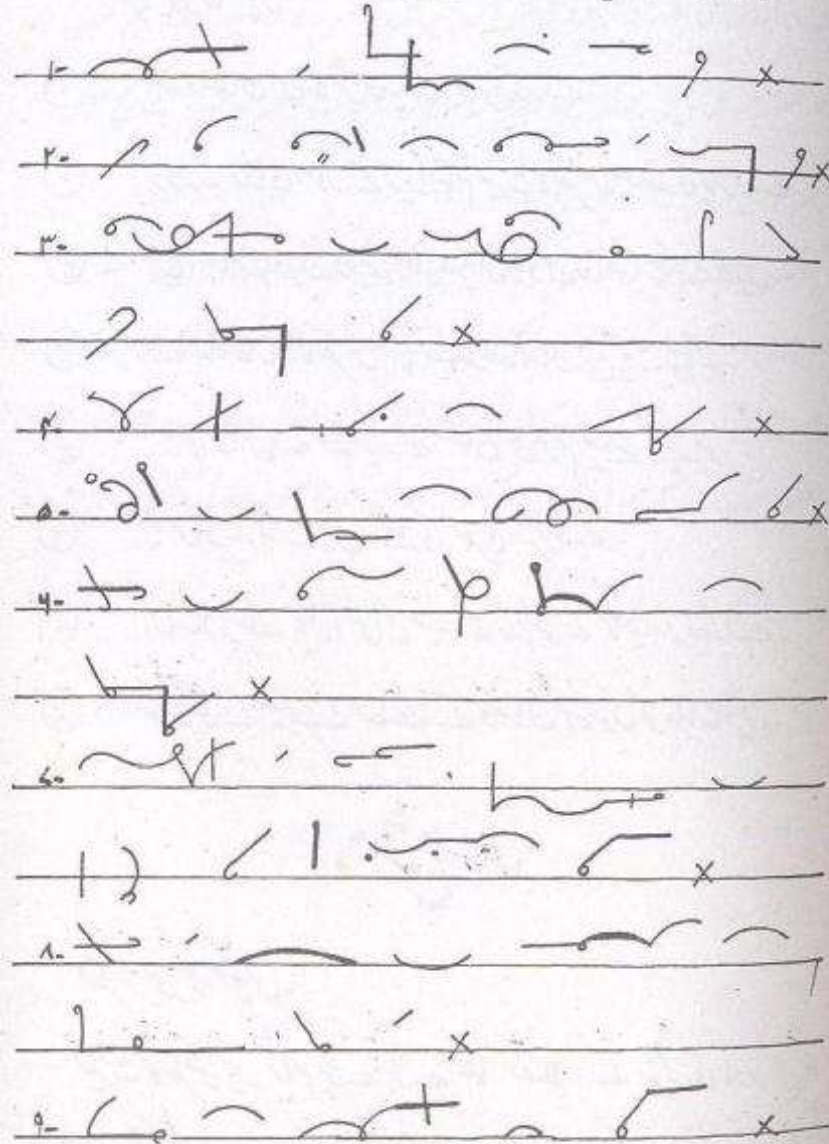
ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ

فوڈ ڈیپارٹمنٹ — کامرس ڈیپارٹمنٹ

ر برائے ریلوے

ریلوے ڈیپارٹمنٹ — ریلوے لائن

ریلوے انجن — ریلوے اسٹیشن

ریلوے پولیس — ریلوے روڈ

ریلوے گارڈ — ریلوے بکنگ

کنس برائے کونسل اور قونصل

ممبران کونسل — قونصل خانہ

تعلیمی کونسل — آرٹس کونسل

زرعی کونسل — یونین کونسل

کف برائے کانفرنس

اسلامی سربراہی کانفرنس — زرعی کانفرنس

اسلامی کانفرنس — سیرت کانفرنس

کسان کانفرنس — علماء کانفرنس

وکلاء کانفرنس — جج کانفرنس

مشق ۱۰۰

پڑھیں. نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

مشق ۱۰۱

مختصر نویسی میں لکھیں

(۱) ہندوستان میں کانگرس پارٹی برسرِاقتدار ہے۔

(۲) وزارتِ مذہبی امور کے زیرِاہتمام سیرت کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔

(۳) آج اسلام آباد میں وزیراعظم پارلیمانی ہاؤس کا افتتاح کر رہے ہیں۔

(۴) وزرائے خارجہ کانفرنس میں مسئلہ افغانستان زیرِبحث لایا گیا۔

(۵) تعلیمی کونسل نے نصاب سے متعلق کئی اہم فیصلے کیے ہیں۔

(۶) ٹیکس ڈیپارٹمنٹ میں عملے کی بھرتی شروع ہے۔

(۷) اس سال پبلک کال آفس کی سہولت عام کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۸) موٹر کمپنی کے منیجر نے معائنے کے دوران کارکنوں کو ہدایات دیں۔

مشق ۱۰۲

مختصر نویسی میں لکھیں۔

سیرت کانفرنس میں تمام بڑے بڑے علما. فضلا نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین نے سیرت پاک بیان کی

اور تمام پبلک اداروں، سیاسی پارٹیوں، تاجروں، صنعت کاروں، سرداروں وڈیروں، غریبوں، یتیموں، مسکینوں، گورنمنٹ ملازمین اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کو تلقین کی کہ ان کی فلاح و بہبود کا راز جس چیز میں مضمر ہے وہ یہ ہے کہ ہم سب اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیاں گزاریں تاکہ روزِ محشر ندامت سے بچ سکیں اور سرخرو جنت میں داخل ہوں۔

سیرت کانفرنس میں مقامی کمیٹیوں، سیاسی پارٹیوں، گورنمنٹ ملازمین، لمیٹڈ کمپنی، قونصل خانہ، ہوم ڈیپارٹمنٹ اور دیگر اداروں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ یہ ایک مسرور کُن، روح افزا، اور سبق آموز قابلِ دید اجتماع تھا۔ ہر مقرر نے مقدور بھر حضورِ پُرنور کے حضور عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ اور اس طرح محبوب خدا کی محفل کو سجایا۔

باب ۲۹

اعداد

مختصر نویسی میں اعداد کو لکھنے کے لیے مخصوص علامات استعمال کی جاتی ہیں تاکہ آسانی کے ساتھ کم وقت میں لکھا جا سکے ۔ اعداد کو ہمیشہ اردو یا انگریزی ہندسوں میں ہی لکھنا چاہیے البتہ سو، ہزار، لاکھ، کروڑ اور ارب وغیرہ کو مندرجہ ذیل طریقے سے لکھیں

اردو	مختصر نویسی	اردو	مختصر نویسی
سو		پانچ سو	۵
ہزار		نو ہزار	۹
لاکھ		تین لاکھ	۳
کروڑ		سات کروڑ	
روپے		دو روپے	۲
پیسے		تیرہ پیسے	۱۳

اردو	مختصر نویسی	اردو	مختصر نویسی
پونڈ		چار پونڈ	۴
شلنگ		پندرہ شلنگ	۱۵
پنس		سات پنس	
ڈالر		آٹھ ڈالر	۸
سنٹس		گیارہ سنٹس	۱۱
ریال		نوے ریال	۹۰

مشق ۱۰۳

۱. کلرک کی ماہوار تنخواہ آٹھ سو روپے ہے ۔

۲. اس گاڑی کی قیمت دو لاکھ پچاس ہزار روپے ہے ۔

۳. سکول کی عمارت ساٹھ لاکھ نوے ہزار سات سو روپے میں مکمل ہوئی ۔

۵. پارلیمنٹ ہاؤس پینتالیس کروڑ روپے کی خطیر رقم سے بنایا گیا ہے ۔

۶. حساب کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اکبر کے کھاتہ میں ابھی نو کروڑ پانچ لاکھ سات ہزار تین سو پچاس روپے ساٹھ پیسے باقی ہیں ۔

۷. یہ تحفہ آٹھ پاؤنڈ چار شلنگ تین پنس کا آیا ہے ۔

(۷) جمال نے ڈالر اور سنٹس اکٹھے کرنے شروع کر دیے ہیں

(۸) سعودی ریال کی قیمت روز بروز بڑھ رہی ہے ۔

مشق ۱۰۴

پڑھیں نقل کریں اور اردو میں لکھیں۔

باب ۳۰

چند زریں علامات و قواعد

مع ہدایات

فن مختصر نویسی میں مہارت و دسترس حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کتاب میں دیے گئے تمام قواعد و ضوابط کی پابندی کی جائے ، علامات کو صاف اور مقررہ پیمانے کے مطابق لکھا اور جوڑا جائے ۔ حتی الامکان کوشش کی جائے کہ جن الفاظ کے لیے رموز بنائے گئے ہیں انہیں پورا لکھنے کی بجائے رموز ہی استعمال کیے جائیں ۔ کتاب میں دی گئی مشقوں کو بار بار کرنے سے رموز خود بخود یاد ہو جائیں گے ۔ مشقوں کو تیار کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ اگر ان کو بار بار حل کیا جائے تو قواعد و رموز آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں اور اس طرح ہاتھ میں روانی بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔

لیکن یاد رکھیں کہ عبارت کو محض تیزی سے لکھنے سے بات نہیں بنے گی جب تک آپ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی (رفتار میں) مختصر نویسی نخاکوں کو آسانی سے اور

جلدی میں نہیں پڑھ سکتے۔ لہٰذا مختصر نویسی کو آسانی سے اردو میں لکھنے اور پڑھنے کے لیے نہایت ضروری ہے کہ آپ اپنی تحریر کردہ مختصر نویسی کو ہر بار اردو میں لکھیں اور پڑھیں۔ مختصر نویسی میں بنائے گئے خاکے صاف اور واضح اور خوبصورت ہونے کے باوجود پڑھنے والوں کو مغالطے میں ڈال سکتے ہیں اور اُردو میں منتقل کرتے ہوئے لازماً غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں ان غلطیوں میں زیادہ تر ہے، ہیں تھا اور تھے کا حصہ ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر ہم نے عبارت میں لفظ "ہیں" پڑھ لیا جب کہ وہ "ہے" ہو (چونکہ دونوں کے لئے رموز کا ہوتی ہے) تو پورا جملہ بدل جائے گا مثلاً

اس عبارت میں اگر آخری لفظ کو "ہے" پڑھیں تو اسے یوں پڑھیں گے:
"لڑکا نماز پڑھتا ہے" اور اگر آخری لفظ کو "ہیں" پڑھیں تو عبارت یوں پڑھی جائے گی:۔ "لڑکے نماز پڑھتے ہیں"۔ یعنی ہے اور ہیں سے سارا جملہ بدل جاتا ہے۔ اسی طرح تھا اور تھے کا استعمال ہے۔ لہٰذا اس غلطی کے امکان کو ختم کرنے کے لیے "ہیں، ہے، تھا اور تھے کے لیے مخصوص علامات وضع کی گئی ہیں اور انہیں مخصوص طریقے سے استعمال کرنے کا طریقہ بھی بتایا جاتا ہے۔

(۱) **نقطہ برائے "ہے"** اسطرح استعمال کریں کہ متعلقہ لفظ کے فوراً بعد معمولی سا یعنی بال برابر فاصلہ چھوڑ کر ایک موٹا نقطہ لگا دیں۔ مثلاً

آتا ہے ____ جاتا ہے ____ آیا ہے ____
لایا ہے ____ بنایا ہے ____ گیا ہے ____
کہا ہے ____ چلتا ہے ____ فیصلہ ہے ____
ساتھ ہے ____ سوتا ہے ____ پھرتا ہے ____
محفوظ ہے ____ رات ہے ____ پہنچا ہے ____
بلایا ہے ____ کا ہے ____ یاد ہے ____
بیمار ہے ____ آپ کا ہے ____ آپ کی ہے ____

(۲) **"ہیں" کے لئے پوری علامت استعمال کریں** "ک"۔ مثلاً

کرتے ہیں ____ آتے ہیں ____ کھاتے ہیں ____
جاتے ہیں ____ جیتے ہیں ____ مرتے ہیں ____
رہتے ہیں ____ لاتے ہیں ____ بولتے ہیں ____
دیتے ہیں ____ گاتے ہیں ____ چاہتے ہیں ____

(۳) **لفظ کے آخر میں ہک "ن"** ہیں اور ہوں کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

کہہ رہے ہیں / ہوں ___ کہہ رہا ہوں / رہے ہیں ___

کھا رہے ہیں ___ عرض کرتا ہوں ___

جا رہے ہیں ___ بیمار ہیں ___

حرف کے آخر میں ایک چھوٹا سا خط (ٹک " ٗ ") لفظ "کہ" کا کام دیتا ہے مثلاً تاکہ ___ حالانکہ ___ جیسا کہ ___

میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ___

اگر لفظ کی کو حذف کر دیں تو ___

(۴) بعض جملوں میں " یہ ہے کہ " کے لیے متعلقہ علامات کو درمیان سے عرضاً کاٹ دیں۔ جیسے

مطلب یہ ہے کہ ___ عرض یہ ہے کہ ___

قصہ یہ ہے کہ ___ مقصد یہ ہے کہ ___

(۵) " تھا " کے لیے آخر کلمہ میں ایک چھوٹا اور موٹا افقی خط "-" نہایت قریب سامنے بنا دیا جاتا ہے۔ مثلاً

کیا تھا ___ گیا تھا ___ آتا تھا ___

جاتا تھا ___ کرتا تھا ___ کھاتا تھا ___

بیٹھا تھا ___ رہتا تھا ___ دیکھتا تھا ___

(۶) ایک سیدھا اور چھوٹا خط آخر کلمہ میں لفظ " تھے " کا کام دیتا ہے

گئے تھے ___ بیٹھے تھے ___ وہ کیا تھے ___

نزدیک تھے ___ روتے تھے ___ مالک تھے ___

نوٹ: (یاد رہے کہ علامت ک " — " اور گ " — " کو کاٹ کر خ اور غ بنایا گیا ہے۔ لیکن یہ صرف وضاحت کے لیے کیا گیا ہے ورنہ عام حالتوں میں علامت " — " اور " — " ک گ اور خ غ کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے لہذا جہاں ضرورت محسوس نہ ہو وہاں علامت کو کاٹنے کی کوئی ضرورت نہیں " — " کو خ اور " — " کو غ کے لیے استعمال کریں۔ حرف کھ گھ کے لیے علامت — ، — کو قطع کریں)۔

باب ۳۱

مشقیں برائے قواعد و رموز

مشق ۱۰۵

(۱) علم دو دھاری تلوار ہے جس کا مناسب استعمال بابرکت اور نامناسب استعمال باعث ہلاکت ہے۔

(۲) تفکر کے بغیر مطالعہ بے کار ہے اور مطالعہ کے بغیر تفکر خطرناک ہے

(۳) علم سے انسان کے دل کی وحشت اور دیوانگی دور ہوتی ہے۔

(۴) آدمی مطالعے سے بیدار ہوتا ہے، مکالمے سے تمیز پیدا ہوتی ہے اور لکھنے سے صحیح المزاج بنتا ہے۔

مشق ۱۰۶

ا۔ صحت نہ ہو تو زندگی وبال جسم بن جاتی ہے۔ بیماری زیادہ رہے تو افلاس گھر میں ڈیرے لگا لیتی ہے۔ دُنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ صحت سے عاری قوم سربلندی کے مقام پر پہنچی ہو۔ یہ صحتِ جسم اور راحت دماغ لازم و ملزوم ہیں اس لیے معالجوں کے لیے خاص کر فرض ہے کہ حفظانِ صحت کے اصولوں کو عام کر دیں اور پرہیز کی اہمیت کو واضح کریں۔

ب۔ کسی بھی قوم کو تین منزلوں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔ پہلے کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ پھر اس کامیابی کے غرور میں ناانصافی اور ظلم پلتا ہے۔ اور پھر ان برائیوں کے سبب اس قوم کا زوال ہو جاتا ہے۔

مشق ۱۰۷

ا۔ حصولِ علم کے لیے سفر کرنا جنت کی راہ طے کرنا ہے۔ جویانِ علم کی رضاجوئی کے لیے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ ارض و سما کی تمام مخلوقات حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اس کی مغفرت کے لیے دست بدعا رہتی ہیں۔ عالم اور عابد کا فرق یہ ہے کہ عالم بدرِ کامل کی مانند ہے اور عابد ستاروں کی طرح ہے۔

ب۔ حج کے موقع پر لاکھوں حجاج شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں۔ کبھی بھی کوئی کنکر کسی انسان کو نہیں لگا۔ کنکریاں مارنے کا سلسلہ ہزاروں سالوں سے قائم ہے مگر آج تک وہاں کنکر کا پہاڑ نہیں بنا اور نہ ہی ایسا کبھی ہوگا۔

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر آج تک کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرا جب کعبہ کا طواف نہیں ہو رہا ہو۔ چاہے سردی ہو یا گرمی انسان اور فرشتے شکلِ انسانی میں ہر وقت طواف کرتے رہتے ہیں۔

د۔ جب شگوفہ چٹختا ہے، کلی مسکراتی ہے تو آمد بہار کا مژدہ ملتا ہے اور قدرتی حُسن کا خوبصورت مظہر یہ پھول ویرانوں میں بھی قدرت کی صناعی کی حسین تخلیق بن کر بہاروں کے رنگ بکھیر دیتا ہے۔ پھول کسی ترتیب یا مخصوص انداز سے نہیں اُگتے اور ان کی یہی بے ترتیبی اپنے اندر ایک خاص انداز کا حُسن اور کشش رکھتی ہے۔ کچھ فن کار ان کی تزئین و آرائش کچھ اس انداز سے کرتے ہیں کہ دیکھنے والا محظوظ ہو جاتا ہے۔

ہ۔ گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینتِ چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

مشق ۱۰۸

ا۔ اسلامی ریاست کسی مخصوص علاقے میں نہیں بلکہ پورے جہان میں قائم ہو سکتی ہے کیونکہ یہ نظریاتی اہمیت کی حامل ہے اور انسانیت کا دکھ درد دور کرنا اس کا ایک اہم فریضہ ہے۔ اس کے اصول آفاقی ہیں جو ہر زمانہ، ہر علاقہ کے عوام کی صحیح راہنمائی کر سکتے ہیں۔ اسلامی ریاست کی حدود میں ہر آدمی رہ سکتا ہے

ب۔ (۱) : اگر آپ کے ارادے مضبوط ہیں تو آپ کی کوشش کبھی رائیگاں نہیں جا سکتی۔

(۲) : خوبی اور نیکی دولت سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ دولت خوبی اور نیکی سے وجود میں آتی ہے۔

مشق ۱۰۹

کھجور میں ایسے اجزاء وافر مقدار میں ہوتے ہیں جو جسم کی نشو و نما کے لیے بےحد ضروری ہیں۔ کھجور میں لوہا، چونا اور دوسرے ایسے غذائی اجزاء ہوتے ہیں جو خون بڑھاتے ہیں۔ ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتے ہیں۔ ماہرین غذا اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کھجور بہت ہی مکمل اور اچھی غذا ہے۔ یہ بڑوں اور بچوں دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ اس میں گوشت سے بھی زیادہ فولاد ہوتا ہے۔ اسے اگر دودھ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو پوری غذا بن جاتی ہے جو صحت پر بڑا اچھا اثر ڈالتی ہے۔

مشق ۱۱۰

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کا ماضی ایک منفرد مقام پر تھا جس سے بعد میں انہیں محروم کر دیا گیا۔ اس محرومی کے تاریخی اسباب تھے۔ حالات نے غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا

مگر وہ اسے ذہنی طور پر قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ نئے حکمرانوں نے انہیں پست سے پست کرنے اور اپنے استحکام کی خاطر ان میں انتشار پیدا کرنے کی خاطر طرح طرح کی سازشوں کے جال پھیلائے۔ لیکن جرم آزادی کا پہلے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ اعادہ کرنا، دار و گیر کے ہر امتحان کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ان لوگوں کی نشست و برخاست اور خلوت و جلوت بن چکا تھا۔

مشق ۱۱۱

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

معرفت الٰہی میرا راس المال ہے
عقل میرے دین کی اصل ہے
محبت میری زندگی کی بنیاد ہے
شوق الٰہی میرا مرکب ہے۔
اللہ کا ذکر میرا مونس ہے۔
وقار میرا خزانہ ہے
آخرت کا درد میرا رفیق ہے۔
علم میرا ہتھیار ہے۔
صبر میرا مال غنیمت ہے۔
عاجزی میرا فخر ہے۔
زہد میرا پیشہ ہے
یقین میری قوت ہے۔
سچائی میرا شفیع ہے

اطاعت الٰہی میرا حسب و نسب ہے۔

جہاد میرا خلق ہے۔

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

میرے دل کا ذکر اللہ ہے

میں اپنی اُمت کا دردمند ہوں۔ اور

اپنے رب کے شوق میں زندگی گزار رہا ہوں۔

مشق ١١٢

ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کے لیے غیر ضروری اور نامناسب اخراجات سے احتراز کرنے اور اپنے روزمرہ مصارف میں اعتدال اور میانہ روی کا راستہ اختیار کرنے کا نام کفایت شعاری ہے۔ اس کے فوائد اتنے اہم اور دوررس ہیں کہ خوشی کا موقع ہو یا غم کا، امن کا زمانہ ہو یا جنگ کا، جو لوگ اس کو عادت کے طور پر اختیار کر لیتے ہیں ان کی زندگی اطمینان اور فراغت سے بسر ہوتی ہے۔ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے جائز وسائل سے بڑھ کر خرچ کرنا نہ صرف اعتدال کے منافی ہے بلکہ اس روش کے پریشان کن اور ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں

مشق ١١٣

ے دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت

فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

ے جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی

کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

باب ٣٢

رہنمائے مختصر نویسی

(برائے رفتار)

الف

اردو	مختصر نویسی	اردو	مختصر نویسی
اتحاد و اتفاق		اشتعال انگیز	
اتفاق رائے		افغان مہاجرین	
افراتفری		افغان مجاہدین	
افہام و تفہیم		اندھا دھند	
اکثر و بیشتر		ایٹمی پروگرام	
اردگرد		امن و امان	
اقوام عالم		امن و استحکام	
اقوام متحدہ		اثر و رسوخ	
اوّل و آخر		اعداد و شمار	
اشتراک و تعاون		الگ تھلگ	
اندرونی		احسان فراموش	
انقلاب آفریں		اعتدال پسند	
اقدار و روایات		آرڈیننس	

اردو	مختصر نویسی	اردو	مختصر نویسی
آزادی و بیداری		ایمرجنسی	
امید افزا		احادیث مبارکہ	
اصول و شعائر		اہم ترین	
استرداد		افراتفری	
امن و امان		امتحان و آزمائش	
اندوہناک		ارض و سماء	
آئے دن		انداز و رفتار	
انتشار پسند		آلۂ کار	
آزاد و خود مختار		امور معاملات	
اکھاڑ پچھاڑ		اُونچ نیچ	
اتمام حجت		اسلامی نظامِ مملکت	
اظہار بیان		استعداد و صلاحیت	
انداز فکر		ایثار و قربانی	
انجام پذیر		اجزاء و بقا	
از سر نو		اسوۂ حسنہ	
افرادی قوت		اغوا کنندگان	

افراطِ زر
افسردگی
اضمحلال
اعتراض
ایجی ٹیشن

اصلاح احوال
ابتدا و انتہا
آبلہ پا
آراستہ و پیراستہ
آرام و آسائش

ب

باہمی تعاون
باہمی اعتماد
باہمی مفاہمت
بلاخوفِ تردید
بے بنیاد
باسلامیت
باحُسن وخوبی
بایں ہمہ
بانضابطہ طور پر

بتدریج
بزرگانِ دین
بہتر دار نع
بڑھ چڑھ کر
بقائے باہمی
بہانگِ دُہل
بلاسوچے سمجھے
بطریقِ احسن
بظاہر اسباب

بنظرِ غائر
بیت المقدس
بارانِ رحمت
بلاواسطہ
بلیک مارکیٹنگ
بین الاقوامی
بہرہ ور
بدعنوان
بدگمان
بددیانتی
بدنظمی
باد و باراں
بھاگ دوڑ
بلند و بالا
بلند و پست
بلند بانگ

بیرونی امداد
بہی خواہ
بات چیت
بالادستی
بحالتِ موجودہ
بذاتِ خود
بشرطیکہ
باوجودیکہ
براہِ راست
بندۂ خدا
بہشت و دوزخ
بے روزگاری
بے ضابطگیوں
بیوروکریسی
بہرصورت
بہرنوع

بھرمار
بے پرواہ
بدولت
بے انداز
بوالہوس
بے پردہ
بدصورت
بحال، بحالی
بدعہدی
بالیدگی
بدکلامی
بل بوتے
بے پناہ
بیوپار
بہرکیف
بہرحال
بااثر
باضمیر
پ
پائیدار امن
پاک عرب
پیش رفت
پروپیگنڈا
پیش قدمی
پارلیمنٹ
پیش خیمہ
پریس کانفرنس
پیش رفت
پاک وہند
پُرزیب
پوزیشن
پُرخلوص
پاک صاف
پرجوش
پیار ومحبت
پائیدار و دیرپا
پہلوتہی
پایۂ تکمیل
پاسداری
پشت پناہی
پژمردگی
پُراسرار
پناہ گاہ
پند ونصائح
پُرشکوہ
پناہ گزین
پررونق
ت
تحریک پاکستان
تعلیمی میدان
تحریک التوا
تازہ ترین
تجارتی واقتصادی
تازیانۂ عبرت
تعلیم وتربیت
تازہ بہ تازہ
تعلیم وتدریس
تعاون ورواداری

تعلیمی ادارے
تخریب کار
تشدد آمیز
تباہ کن
ترتیب و تدوین
تربیت یافتہ
تخت و تاج
تُند و تیز
ترمیم و تردید
ترویج و تعمیل
تقابل
تجزیہ
تنازعہ
ترک تعلق
تحت الشعور
ٹوٹ پھوٹ
تنقید و احتساب
تصفیہ
تکلفات
تلخ و شیریں
تحسین و آفریں
تحفہ تحائف
توڑ پھوڑ
تذکرہ
تغیر و تبدل
تشریف آوری
تبلیغ
توقع۔ تقویت
تہذیب و تمدن
تراش خراش
تب و تاب
ٹھاٹھ باٹھ
ٹال مٹول
طرز عمل
طرز حکومت
طرز بیان
طرۂ امتیاز
طنز و مزاح
طوطا چشم
ٹکڑے ٹکڑے
طبع آزمائی
طریقہ کار
طویل المیعاد
طرز معاشرت
طلسم
طہارت
ث س ش ص
ثروت و حشمت
ثالث
سیم و تھور
سند جواز
سطح آب
ساعت سعید
ساکت و جامد
ثمر آور
ثابت قدمی
سیل رواں
سبوتاژ
سست روی
شرکت و شمولیت
صدائے جرس

سرکارِ دوعالم
سپیدۂ سحر
سوہانِ رُوح
سفرِ آخرت
سلامتی وبقا
سیاسی بصیرت
سیاق وسباق
سیاسی وسماجی
ساحلِ مراد
سوچ بچار
سماج دشمن
سمگلر
سیمینار
سیر وسیاحت
سوز وگداز
سزا یافتہ

صدقۂ خیرات
سورت حال
صحت وصفائی
صوم وصلوٰۃ
سوشلسٹ
سپورٹس بورڈ
سفارت کار
سابقہ عزائم
سنجیدگی
سنگِ میل
سنگِ گراں
سعی وجہد
سینہ سپر
سکون واطمینان
سکوتِ شب
سادہ لوح

سنتِ نبویؐ
ستیزہ کاری
سابقہ عزائم واعمال
صبر وتحمل
صدر نشین
صفحۂ ہستی
صنفِ نازک
سورج گرہن
سنسنی خیز
سفرِ قرطاس
صحیفہ نگاری
صدقۂ فطر
صدائے بازگشت
شک وشبہ
شایانِ شان
شاذ ونادر

صبر واستقلال
صدرِ محترم
صاف شفاف
صبح وشام
صحت بخش
صفتِ خداوندی
سُوجھ بُوجھ
سنگ تراش
سنگِ اسود
سن ہجری
سنگِ مرمر
سودا سلف
سُورج مُکھی
شرائط
شہرۂ آفاق
شاہانِ اسلام

شکستہ دل
شش و پنج
شب و روز
شکل و شباہت
شبانہ روز
شان و شوکت
شکل و صورت
شارع عام
شہری

شکر و احسان
شیر و شکر
شعور و آگہی
شہرت و ناموری
شعر و سخن
شبِ فراق
شدتِ غم
شعبۂ زندگی
شکست خوردہ

ز ذ ژ ظ ض ج

زود حس
ذوق شوق
ذات پات
ذہن نشین
ذلت آمیز

زر کثیر
زمان و مکان
زبان و بیان
زرق برق
زمین و آسمان

ذوقِ تجسس
ذلیل و خوار
ذمہ دار
زود رنج
زخم خوردہ
زیب و زینت
زر مبادلہ
ظلم و استبداد
جان و مال
جوش و خروش
جان پہچان
جذبۂ ایثار
جوف و دہن
جدید ٹیکنالوجی
جدت طرازی
جلوہ افروزی

ژالہ باری
ژولیدہ گوئی
ظلم و ستم
ظاہر و باطن
ضبط تحریر
ضبطِ نفس
ظلِ الٰہی
جزو بدن
جنگ و جدل
جور و ستم
جہت سفر
جبر و استبداد
جائز و ناجائز
حد برداشت
جلیل القدر
جنت نظیر

جد و جہد — جوش و جذبہ

جاذبِ نظر — جبلّت انسانی

جمع خرچ — جمع شدہ

جذبۂ اخوت — جاں گداز

جاں گسل — جاہ و جلال

جان آفریں — جاہ و حشمت

جغرافیائی — جمِ غفیر

جواں سال — جمناسٹک

جواںمرد — جنّت الفردوس

جیب تک — جس وقت

جاری و ساری — جدید تر

چ

چرب زبانی — چھان بین

چمک دمک — چار و ناچار

چاق و چوبند — چھاپہ مار

چار دیواری — چشمِ فلک

چست و چالاک — چراغِ سحر

چاک گریباں — چشمِ بدور

چھکے چھڑانا — چکنا چور

چال ڈھال — چرخِ نیلی فام

چراغ پا — چراغِ مصطفوی

چھوت چھات — چھٹی حس

چھینا جھپٹی — چور بازاری

چپقلش — چغل خور

ح ، ہ ، ھ

حکمِ خداوندی — حدود و قیود

حدیث و فقہ — حالتِ نزع

حاکم و رعایا — حلم و ریاضت

حق رائے دہی — حتی الوسع

حقوق و فرائض — حسن سیرت

حسین وجمیل	حساب کتاب
حزن وملال	حسن وقبح
حواس باختہ	حیوان ونباتات
حقارت ونفرت	حکیم الامت
حمیت قومی	حزب اختلاف
حقوق العباد	حیثیت ومرتبہ
حمدوثنا	ہتھکنڈے
ہدف تنقید	ہوش حواس
ہمدرد وغمگسار	ہاتھوں ہاتھ
ہجرو وصال	ہمہ گیر
ہادی رسول	حاشیہ برداری
ہمت مرداں	حفظانِ صحت
ہرکس وناکس	حواس خمسہ
حب الوطنی	حشرات الارض
حق وباطل	حاجت مند
حوصلہ افزائی	حکایت وصل

خ غ

خوفِ خدا	خانہ کعبہ
ختم نبوت	خاک پاک
خون ناحق	خادمانِ وطن
خیمہ زن	خندہ پیشانی
خطۂ زمین	خیر مقدم
خوش آئند	خانہ جنگی
خیرسگالی	خون ریز
خارجہ پالیسی	خوف وہراس
خرابیِ صحت	خون خرابہ
خوابِ غفلت	خاطر خواہ
خلفشار	خارج از بحث
خارج از امکان	خاکہ نگاری
خوش الحانی	خفیف الحرکتی
خاطر تواضع	خوش لباس

خام مال
خرید و فروخت
خاکم بدہن
غبار آلود
غم و اندوہ
غزوۂ خندق
غیر سنجیدہ
غنڈہ گردی
غیظ و غضب
غیر مقبوضہ
غیر مستعمل
غوث الاعظمؒ
غوطہ خور
غیر آئینی
غیر ضروری
غیر حاضر

خوردنی تیل
خستہ حالی
غم دوراں
غروب آفتاب
غور و خوض
غیر جمہوری
غیر یقینی
غلط بیانی
غیر منقولہ
غیر معمولی
غور طلب
غور و فکر
غیر اختیاری
غیر ذمہ دار
غیر ارادی طور پر
غیر محرم

ع

عوام الناس
عواقب و عوامل
عزم و ہمت
عیش و آرام
عظیم الشان
عزت مآب
عقل و شعور
عالمی برادری
عالمی دباؤ
عدم جارحیت
عدم توازن
عزیز و اقارب
عیدالاضحی
عرق ریزی

عزت و آبرو
عروج و زوال
عصر حاضر
علاوہ ازیں
عزم راسخ
عرصہ دراز
عزت و ناموس
عملی جامہ
علاقائی و لسانی
عدم اعتماد
عام و خاص
عیدالفطر
عالم الغیب
عذاب عظیم

عدالت عالیہ — عروس البلاد
عرق انفعال — عزو محفل
عشرہ مبشرہ — عیش و عشرت

د ڈ

دین و دنیا — دل و جان
دانش و بینش — درجہ حرارت
دھوکہ فریب — دشوار گزار
دنیا و مافیہا — دشت نوردی
دکھ سکھ — دوست دشمن
دوڑ دھوپ — دروغ گو
دن رات — دولت و سرمایہ
دولت مشترکہ — دلی تعاون
دامن گیر — درویش صفت
دور اندیش — دست مبارک
دست نگر — دامن دریدہ

درد نارسائی — دوا و دعا
دست شناس — دہشت گردی
دارالحکومت — دور جدید
درۂ خیبر — دقیقہ فروگذاشت
درحقیقت — در و دیوار
دگرگوں — دیکھا دیکھی
دیدہ تر — دار و رسن
دعوت نظارہ — داد و دہش
ڈیموکریسی — ڈیپریشن
ڈکٹیٹر شپ — ڈھکوسلہ بازی
ڈنکا بجانا — ڈبڈبانا

ر ڑ

رحمت الٰہی — رحیم و کریم
روز بروز — ردِّ عمل
رائج الوقت — رواں دواں

رفاہ عامہ
روزمرہ
ریشہ دوانیاں
رفقائے کار
روح رواں
رونق بزم
راحت و آلام
رمز و کنایہ
راہزن و راہنما
رنگ آمیزی
رزق حلال
راست گوئی
روح پرور
رشک چمن
رنگ و نسل
راز و نیاز

راہ راست
رحم دل
رعب و دبدبہ
رشحات فکر
رو بہ زوال
روز اوّل
رشتۂ ازدواج
ربط و ضبط
رکھ رکھاؤ
روز روشن
ربّ جلیل
رسم و رواج
رب العالمین
رائے شماری
رگ جاں
رنگ روپ

ف

فضل و کرم
فصیح و بلیغ
فطرت انسانی
فرائض منصبی
فکر و فاقہ
فکر و نظر
فلاح و بہبود
فنون لطیفہ
فہم و فراست
فرط غم
فاقہ زدہ
فقید المثال
فتح و شکست
فاتحہ خوانی

فیوض و برکات
فنا و بقاء
فارغ البالی
فسق و فجور
فرقہ وارانہ
فہم قرآن
فن حرب
فاقہ مستی
فرد ملت
فریب نظر
فلسفہ ہائے ریاست
فنی و تکنیکی
فاعل و مفعول
فرمان الٰہی

فرشتہ صفت
فرمانبردار
فرش گل
فرحت بخش
فراخیٔ رزق

فرد واریت
فرسودہ حال
فردوس بریں
فربہ اندام
فیض یاب

ق ک

قائداعظمؒ
قومی و ملی
قدم بہ قدم
قلب و نظر
قانون شکنی
قول و فعل
قیامت خیز
قواعد وضوابط
قصۂ پارینہ

قدر و منزلت
قبول عام
قید و بند
قطار در قطار
قطع و برید
قادر مطلق
قرب خداوندی
قتل و غارت
قبل از وقت

قارئین کرام
قابل تقلید
قابل تردید
قحط سالی
قدم بوسی
قدیم و جدید
کماحقہٗ
کسر نفسی
کمال فن
کسب حلال
کچھ نہ کچھ
کارزار حیات
کم ظرف
کم و بیش
کوتاہ قد
کیفیت

قطع نظر
قابل اعتراض
قدامت پسند
قدو قامت
قرۃ العین
کیفر کردار
کشکول گدائی
کشت امید
کبیدہ خاطر
کفر و شرک
کوتاہ نظری
کرشمہ سازی
کھلم کھلا
کمربستہ
کر و فر
کمیت

گ

گرد و نواح — گریہ وزاری

گرد و غبار — گردشِ دوراں

گفت و شنید — گورِ غریباں

گنبدِ خضریٰ — گفتار و کردار

گوشۂ عافیت — گل و گلزار

گنج ہائے گرانمایہ — گٹھ جوڑ

گنجینۂ غم — گوناگوں

ل
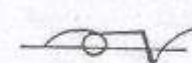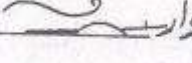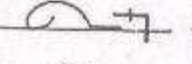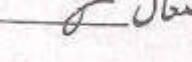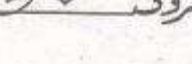
لمحہ بہ لمحہ — لین دین

لبِّ لباب — لق و دق

لطف و کرم — لب و رُخسار

لعابِ دہن — لامحدود

لنگر انداز — لشکر کشی
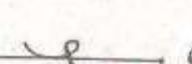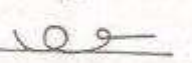
لوٹ کھسوٹ — لب و لہجہ

لوحِ محفوظ — لیلۃ القدر

لازم و ملزوم — لحیم شحیم

لذتِ وصل — لبِ بام

لطف اندوز — لامحالہ
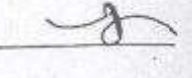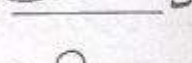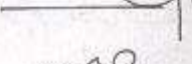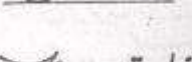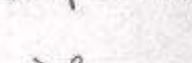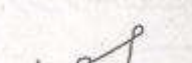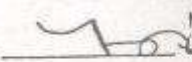
م

مکتبۂ فکر — معاملہ فہمی

مینارۂ نور — میدانِ عمل

مفاد پرست — مٹھی بھر

موردِ الزام — مضحکہ خیز

مہر و جزر — مخلص و ہمدرد

معاون و مددگار — معرضِ وجود

معتمد ترین — مطمحِ نظر

مصائب و آلام — محلِ وقوع

مافوق الفطرت — مردِ قلندر

معرض التواء — ملیامیٹ

مذکورہ بالا — معاشی وسماجی

مکروفریب — محوخواب

موت وحیات — موضوع سخن

معانی ومفہوم — مارپٹائی

مونس وغم خوار — مصنف ومؤلف

مملکت خداداد — مطلق العنان

منافرت واشتعال — منہ بولتا ثبوت

منزل مقصود — موقع محل

مینیجنگ ڈائریکٹر — محب وطن

مشہور و معروف — مکارم اخلاق

مستقل مزاجی — محبت وشفقت

ن

نصب العین — نظم وضبط

نظم ونسق — نام نہاد

نبردآزما — نشیب وفراز

ناکہ بندی — نظریہ حیات

نصاب تعلیم — نازوانداز

نرم ونازک — نوع انسانی

نسلی امتیاز — نحیف ونزار

نظام الاوقات — ناممکن الوقوع

نظام کائنات — ناسازئ طبع

نظرانداز — نفع ونقصان

نشست وبرخاست — نقطہ اختتام ونارسائی

نشاۃ ثانیہ — نعرہ مستانہ

ناگفتہ بہ — نوآبادیاتی

ناموافق — نوک قلم

نشرواشاعت — نثری وشعری

نیرنگ خیال — نمود سحر

نمود ونمائش — نقش ونگار

نبی آخرالزماںؐ — نبئ رحمت

و

وطن عزیز	وحدتِ قومی
ولولہ انگیز	وفورِ جذبات
وقوع پذیر	ولولہ و خیال
وقتاً فوقتاً	وسیع و عریض
وضع قطع	وہم و گمان
وادیٔ بطحا	وصل و فراق
وسعتِ نظر	ولی اللہ
وسطِ ایشیا	وعدہ فردا
وحشت و دیوانگی	وسوسہ
واشگاف	وقتِ رخصت
وحشت و بربریت	واویلا
وسعت پذیر	واقع نگار
وعدہ وعید	ویرانگی
وداعیہ	وراء الورا

ی ے

یخ بستہ	یک جان دو قالب
یدِ بیضاء	یکتائے زمانہ
یکبارگی	یک زبان
یک رنگی	یک جہتی
یک گونہ	یک طرفہ
یک مُشت	یک لخت
یکے بعد دیگرے	یک نہ شُد دو شُد
یہود و نصاریٰ	یقین دہانی
یادِ ماضی	یقین محکم
یاد آوری	یقین و اعتماد
یورشِ قلم	یوسفِ ثانی
یوم الحساب	یوم نجف
یکسانیت	یگانگت
یکجہتی	یک و تنہا

ید سُفلیٰ

یرغمال

یروشلم

یاران طریقت

یادداشت

یاجوج ماجوج

یاران چمن

یار غار

یتیم الطرفین

یتامیٰ ومساکین

یسوع مسیح

یک روزہ

یوم پیدائش

یوم عاشوراء

یوم اطفال

یاس وامید

یوم آزادی

یاحی یاقیوم

یاد الٰہی

یااللہ یااللہ

باب ۳۳

مشقیں برائے رفتار

مشق ۱

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

نپولین نے کہا تھا " تم مجھے بہترین مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا " / اور اس قول کی صداقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ نئی پود کی // تعلیم و تربیت اور کردار سازی میں جو کام عورت سرانجام دیتی ہے وہ مرد / ہرگز نہیں دے سکتا۔ بلاشبہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے (۱) / ۔ بچہ اپنی ماں سے جو جذباتی لگاؤ رکھتا ہے اور غیر محسوس طریقے سے ماں کے ہر فعل کی جس طرح نقل کرتا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے // کہ بچہ ماں کا نمونہ ہوتا ہے۔ زندگی کے ابتدائی چند سالوں میں جب بچہ / ہر چیز کے لیے ماں کا دست نگر ہوتا ہے تو تعلیم میں رہنمائی کے لیے (۲) / بھی اسے ایک ہستی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماں تعلیم یافتہ ہو تو اپنے بچے کی / اس ضرورت کو بخوبی پورا کر سکتی ہے۔ اگر وہ خود ہی علم کے // نور سے محروم ہو تو اس کی اولاد کو کسی اور کی مدد لینا پڑتی ہے / اسی لیے کہا جاتا ہے کہ مرد کی تعلیم ایک فرد کی تعلیم اور عورت کی تعلیم پوری قوم کی تعلیم ہے (۳) / ۔

مشق ۲

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

پاکستان میں معلمین کا کوئی مدوّن ضابطۂ اخلاق نافذ نہیں۔ پیشۂ تدریس کی حیثیت / کا تقاضا ہے کہ معلمین کے لیے ایک مشترکہ ضابطۂ اخلاق مرتب کیا جائے اور اسے نافذ // کیا جائے۔ ادارۂ تعلیم و تحقیق کے طلبا نے اس مسئلے پر تحقیق کے بعد / پاکستان میں معلمین کے ضابطۂ اخلاق کی ضرورت و اہمیت واضح کی ہے۔ اس سلسلے (۱) / میں ماہرین تعلیم، وکیلوں، صحافیوں، ڈاکٹروں، تاجروں اور صنعت کاروں میں ایک سوالنامہ تقسیم کیا / گیا جس

کے جواب میں ۹۹ فی صد لوگوں نے ضابطۂ اخلاق کی ضرورت سے اتفاق کیا (۲) / ۔

مشق ۳

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

ہر شخص فطری طور پر آزادی کا خواہش مند ہوتا ہے۔ رکاوٹیں اور بندشیں اس کی / فطرت کو ناگوار گزرتی ہیں۔ وہ صرف آزادانہ ماحول میں ہی اپنی صلاحیتوں کا بہتر // اظہار کر سکتا ہے۔ خدا اور معاشرے نے انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے / لیے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں اور کچھ حدیں مقرر کی ہیں لیکن ہم لوگ (۱) / کبھی کبھی اعتدال کی راہ نہیں اپناتے۔ اگر بچوں پر کوئی پابندی لگاتے ہیں تو / بھی حد سے زیادہ اور اگر آزادی دیتے ہیں تو بھی حد سے زیادہ۔ بچوں // کی مناسب تربیت کے لیے ان پر ناجائز پابندیاں ناگزیر ہیں لیکن بے جا پابندی / ہر بات میں روک ٹوک اور تنقید اسے گھٹن کا شکار بنا دیتی ہے۔ انسان (۲) / دلائل سے مطمئن ہوتا ہے۔ اس کی فطرت میں تجسس کا مادہ کوٹ کوٹ کر / بھرا ہوا ہے۔ سربستہ رازوں کو بے نقاب کرنا اس کی خواہش رہی ہے // ۔ اور یہی خواہش ترقی کی علامت ہے یہی تجسس انسان کو چاند تک لے گیا / اس سے مجبور ہو کر انسان نے سمندروں کے سینے چیرے اور پہاڑوں کو تہہ (۳) / و بالا کیا۔ اگر بچوں میں کوئی صلاحیت ہے تو اسے ایسا سازگار ماحول دیجیے جہاں / اس کی صلاحیتیں ابھر سکیں کیا پتہ ان میں سے کون کل ایک بڑا مصور / ایک ادیب اور ایک بڑا فن کار ہے (۴)

اقوالِ زریں

عمدہ چیز استعمال کرنا خوبی نہیں بلکہ اسے عمدہ طریقے سے استعمال کرنا خوبی ہے۔

مشق ۴

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

پھول کسے پسند نہیں ہوتے۔ کون ایسا بدذوق ہوگا جسے پھولوں کے دلکش / رنگ اور بھینی بھینی خوشبو متاثر نہ کرتی ہو۔ زمانہ قدیم سے ہی پھولوں سے // مختلف کہانیاں وابستہ ہیں بلکہ انسانوں نے مختلف جذبوں کے اظہار کے پھولوں کو بہت / سلیقہ سے استعمال بھی کیا ہے۔ ہم اپنی زندگی میں قدم قدم پر پھولوں کا (۱) استعمال کرتے ہیں۔ باذوق افراد اپنے باغیچوں میں بڑے سلیقے سے پھول اگاتے ہیں / جبکہ خواتین ان ہی پھولوں کو دلکش ترتیب دے کر اس طرح گلدان سجاتی // ہیں کہ سُونے کمروں میں زندگی بھر جاتی ہے۔ جاپان کو پھولوں کا دیس کہا / جاتا ہے اور وہاں پھولوں کی آرائش کو باقاعدہ ایک فن کی حیثیت حاصل ہے (۲)۔ جاپانی طرزِ آرائشِ گل اکی بانا کہلاتا ہے اور وہاں اس فن کو سکھانے کے / لیے بے شمار سکول ہیں۔ آرائشِ گل کرتے وقت ہر پتہ، ہر شاخ کو ایک // خاص حساب اور خاص زاویہ سے لگایا جاتا ہے۔ کیونکہ پھولوں کو کسی خاص ترتیب / اور سلیقہ سے لگایا جائے تو اس کے حُسن میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے (۳)۔

مشق ۵

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

ہم میں سے ہر ایک جو کچھ ہے بڑی حد تک اس معاشرتی ماحول کی / وجہ سے ہے جس میں وہ پیدا ہوا۔ اور جس میں اس کی تربیت ہوئی // ہمارا اخلاق و کردار اچھا ہو یا بُرا سب کا سب معاشرتی ہے۔ اسی طرح / طلبا کی عادات و صفات بھی کلی طور پر

ان کی اپنی تخلیق نہیں ہیں (۱) بلکہ یہ ان کے اندرونی احساسات، جذبات، صلاحیتوں اور ماحول کی مختلف قوتوں کے باہمی / اختلاط کا نتیجہ ہیں۔ گویا طلبہ کا معاشرتی ماحول ان کی مجموعی شخصیت کے لیے اتنا // ہی اہم ہے جتنی کہ ان کی اندرونی صلاحیتیں۔ مدرسہ بچوں کے معاشرتی ماحول کا / اہم ترین جزو ہے۔ اور ان کے خیالات جذبات اور اعمال میں ایسا ردِ عمل (۲) پیدا کرتا ہے کہ وہ اس میں زیرِ تربیت رہتے ہوئے اچھے اخلاق و کردار کے / مالک بن جاتے ہیں۔ اس لیے یہ امر ملحوظِ خاطر رہنا چاہیے کہ بچوں // کے کردار میں تبدیلی بالواسطہ طور پر اس کے ماحول کے ذریعے ہونی چاہیے۔ نہ / کہ براہ راست اور بالواسطہ۔

معاشرتی ماحول کو اتفاقات اور حالات کے رحم و کرم (۳) پر چھوڑ کر بچوں کی شخصیت اور کردار کو مجروح ہونے سے بچایا جائے۔ اس / ادارے کے ذمے نہ صرف یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ طلبا کو معلومات // تخمینات، عادات اور مہارتیں مہیا کر کے معاشرے کا ثقافتی ورثہ ان تک پہنچائے اور / اس طرح معاشرے کے تحفظ کا اہتمام کرے بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھا (۴) کر اس معاشرے کی ترقی کی ضمانت بھی دے۔

مشق ۶

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

اربابِ دین و دانش کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ انسانی زندگی کو بلند ترین / معیار پر پہنچنے کے لیے دنیا کے ساتھ قدم بہ قدم چلنا بہت ضروری ہے // اگر ہم دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا سب / سے اہم اور مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ باعثِ تخلیقِ کائنات کے ارشادات کو باعث (۱) زندگی سمجھ لیا جائے اور حضورؐ کے توسط سے جو دین [illegible] کر / عملی طور پر ضابطہ حیات ثابت کیا جائے اور اس پر عمل

ہوا جائے۔ //

ہم جرأت اور مردانگی کا ایسا بھرپور مظاہرہ کریں کہ اعدائے اسلام میں سے کسی / کو یہ ہمت نہ ہو کہ وہ دینِ فطرت کو آنکھ اٹھا کر دیکھ (۲) / سکے۔ آج اگر افغانستان کے مجاہدین آزادی کا استحصال ہو رہا ہے اور فلسطین کے / باشندے احساسِ محرومی کا شکار ہیں یا کوئی بڑی طاقت جو خود کو "سپر پاور" // سمجھتی ہے اور خدا کے لہجے میں بات کر رہی ہے تو اس کی وجہ یہی / ہے کہ مسلمانانِ عالم دینِ مبین کی کماحقہٗ پیروی سے اغماض برت رہے ہیں۔

بے بسی / (۳)، بے کسی اور لاچاری انسانی اقدار کی سب سے بڑی دشمن ہیں۔ دانشمندی یہی ہے کہ / جن اقوام سے امّتِ محمدیہ کو خطرہ لاحق ہو یا معرکہ آرائی کا امکان ہو // ان پر فتح مندی حاصل کرنے کے لیے بشرطیکہ وہ مسلمانوں کا عزت و آبرو / سے رہنا مشکل کردیں، عصری تقاضوں کے مطابق ہتھیاروں سے لیس ہونا ضروری ہے (۴) / لیکن طاقت و قوت کے اس دور اور مہلک ہتھیاروں کی اس دوڑ میں عالمِ / اسلام نے اس جیتی جاگتی حقیقت کو فراموش کر دیا ہے کہ آج کسی قوم // کو اقوامِ عالم میں گرداب سے نکل کر ساحل پر پہنچنے کے لیے عددی قوت / اور آلاتِ حرب کی جتنی ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔

ہمیں یقین ہے (۵) / کہ عالمِ اسلام جسے محسنِ انسانیت ﷺ کی غلامی پر سب سے بڑھ کر فخر ہے / اب اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہو گیا ہے کہ خود کو مضبوط بنانا بھی // دشمن کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ اگر اسلام کی قوت و شوکت کو بحال کرنا ہے تو بدر کی پہاڑیوں کے افق سے نمودار ہونے (۶) / والے ماہتاب عظمت و رحمت کے اسوۂ حسنہ کو مشعلِ راہ بنانا ہوگا (۷) //

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

مشق ۷

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

قدرت کے سربستہ رازوں کو معلوم کرنے کا جذبہ ابتدائے آفرینش ہی سے انسان میں موجود ہے۔ انسان زندگی کے بنیادی تقاضوں کی تکمیل کے لیے مظاہرِ فطرت کو // سمجھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ فضاؤں کا بیکراں خلا، سیاروں کی گردش، سورج / کا طلوع و غروب، برق و باراں کے مناظر اور دیگر زمینی مظاہر اس کے فطری ذوق (۱) / جستجو کو ابھارتے ہیں۔ وہ ان مادی عناصر کی حقیقت کو بے نقاب کرنے کے / لیے شب و روز فکر کی گہرائیوں میں ڈوبا رہتا ہے۔ انسان کے اسی جذبۂ تجسس // کو زندگی کے مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کرنے کا نام سائنس ہے۔ قرآن / حکیم انسان کے ذوقِ تجسس کو ابھارنے کے لیے اسے بار بار جھنجھوڑتا ہے۔ اسے (۲) / نظامِ کائنات پر غور و خوض کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ نہایت تدبر اور تفکر سے / مظاہرِ کائنات کا مشاہدہ کرنے اور اس سے نتائج منضبط کرنے کی تلقین کرتا ہے // چنانچہ فرموداتِ ربانی کے مصداق ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ سائنس کوئی / خلافِ مذہب چیز نہیں بلکہ اگر انسان اخلاقی ضابطوں کا پابند رہتے ہوئے اختراع و ایجاد (۳) / کا عمل جاری رکھے تو اس کی ایجادات انسانی معاشرہ کے لیے پیامِ رحمت ہیں /

انسان تخلیق و تجسس کے مختلف ادوار میں سے گزرا ہے اور آج تسخیرِ کائنات کی // اس منزل پر آن پہنچا ہے جہاں سائنس کی محیر العقول ایجادات کی بدولت اس / کی زندگی امن و آسائش کا گہوارہ بن چکی ہے۔ آج انسانی عقل و فکر کی کرشمہ (۴) / سازیوں نے اس کی معاشرت اور طرزِ زندگی میں ایک ایسا حیرت انگیز انقلاب پیدا / کر دیا ہے کہ اگر انیسویں صدی کا انسان اتفاق سے موجودہ دنیا میں آجائے // تو وہ دورِ حاضر کی معجزہ نما ایجادات کو

دیکھ کر یقیناً اپنے حواس کھو / بیٹھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج انسانی ایجادات کی بدولت ہم
ایک ایسی طلسماتی دُنیا (۵) میں پہنچ گئے ہیں جس کا تصوّر بھی ہمارے پیش رو نہیں کر سکتے
تھے۔ آج / ہم ہواؤں میں اڑ سکتے ہیں، سمندروں کی تہہ میں سفر کر سکتے ہیں دُنیا //
کے ایک حصّے سے دوسرے حصّے تک چند ثانیوں میں پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ مہینوں / کا
سفر گھنٹوں میں طے کر سکتے ہیں۔ مُہلک امراض کا سدِّباب کرنے اور (۶) انسانی جانوں
کے تحفظ کے لئے طبّی سائنس نے نہایت معجزانہ کردار ادا کیا ہے / اور بیماریوں سے
سسکتی ہوئی انسانیت کو علاج کی بے حد سہولتیں بہم پہنچائی ہیں //۔

مشق ۸

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

انسان کے خیالات خواہ کتنے ہی قیمتی اور بیش بہا کیوں نہ ہوں اگر انسان اُن /
کا اظہار موزوں اور پسندیدہ الفاظ میں نہ کر سکے تو سننے والوں کو ان // کی قدر و قیمت
کا صحیح احساس نہیں ہو سکتا اور نہ وہ سامعین کے دلوں / پر کوئی پائیدار نقش چھوڑتے
ہیں۔ حُسنِ گفتگو کا کمال یہ ہے کہ ہم اپنے (۱) مخاطب کے دل و دماغ میں وہ انقلابی
کیفیت پیدا کر دیں جو ہم کرنا چاہتے / ہیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تو ہمیں چاہیے کہ
گفتگو کو مؤثر بنانے // کے لیے پہلے اس کا خاکہ ذہن میں بنا لیا جائے۔ پھر اطمینان
و سکون سے افہام / و تفہیم کے انداز میں موقع و محل کا لحاظ رکھتے ہوئے وہ بات
مخاطب سے کہہ (۲) دی جائے۔ اس قسم کی بات نہ صرف بہت جلد ذھن نشین ہو جاتی
ہے / بلکہ سننے والا اس سے لطف اندوز بھی ہوتا ہے۔

بلاشبہ انسان کے لیے // ذہانت، فراست اور معاملہ فہمی ایک بہت بڑا سرمایہ
ہے۔ دولت بجائے خود ایک قوّت / اور تالیف قلوب کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔

حکومت کا دبدبہ بھی انسانی زندگی کا (۳) رُخ موڑنے کے لیے ایک بہت بڑا ذریعہ
ہے لیکن ان اوصاف کا حامل ہوتے ہوئے / بھی اگر کوئی شخص محتاط، شائستہ اور متوازن
گفتگو کا جوہر اپنے اندر نہیں رکھتا // تو وہ دلوں کو اپنا گرویدہ نہیں بنا سکتا۔ سوسائٹی
کے دل ہمیشہ ان لوگوں کی / مُٹھی میں ہوتے ہیں جن کے لب و لہجہ میں شہد و شکر
کی مٹھاس اور (۴) جن کی زبان میں کوثر کی حلاوت ہو، جن کے گفتار میں رواداری،
ملائمت، احترام / آدمیت اور شکر و سپاس کے انسانی جذبات موجزن ہوں، گویا
یہی وہ قوّت ہے جو // حیوان کو انسان سے ممتاز کرتی ہے اور اس کے خیالات کو
پیرایۂ اظہار عطا / کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں زبان اظہارِ مدّعا کا ذریعہ ہے
خیالات کو موزوں الفاظ (۵) میں ڈھال کر پیش کرنے کا سلیقہ جس قدر کسی شخص میں
زیادہ ہوتا ہے / وہ اسی قدر تہذیب و شائستگی سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یہی نہیں
بلکہ زندگی کے // اعلیٰ مقاصد کے حصول میں بھی یہ خوبی ہر قدم پر اس کا ایک قابلِ /
اعتماد معاون ثابت ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے اعجازِ گفتگو سے بڑے بڑے سنگ (۶)
دل اور سیاہ کار لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں۔

کسی دانش ور کا کہنا / ہے: "الفاظ ہماری گفتگو کی پتیاں ہیں اور مضمون
پھل کی مانند ہے۔ اگر کسی // درخت میں پتیاں زیادہ ہوں تو اس کے پھل کمزور
ہوتے ہیں۔" یعنی بہترین بات / وہ ہے جو مختصر اور مدلّل ہو۔ کیونکہ اختصار
حقیقتاً فراست اور ذہانت کی رُوح (۷) ہے۔

اقوالِ زریں

اگر تیرے پاس صدقہ کرنے کے لیئے روپے نہیں تو کسی سے بولتے وقت نرمی
اور احترام کو مدِّنظر رکھ تیرے لیے یہ صدقہ ہے۔

مشق ۹

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

دیہات کا ہماری زندگی سے گہرا تعلق ہے ۔ ہم اپنی تمام تر ضروریات صرف شہروں / ہی سے حاصل نہیں کرتے بلکہ ہماری بیشتر ضروریاتِ زندگی دیہات سے حاصل کی جاتی // ہیں اور یہ دیہات اپنی زرخیزی اور حُسن کے لیے صرف مردوں ہی کے مرہونِ / منت نہیں بلکہ وہاں کی خواتین اس میں برابر کی حصّہ دار ہیں ۔ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا ان کے فرائض میں شامل ہوتا ہے ۔ پاکستان کے دیہات کی خواتین بڑی / ذہین ، باصلاحیت اور محنتی ہیں مگر بدقسمتی یہ ہے کہ انہیں اپنی صلاحیتوں // کے اظہار کے لیے مواقع فراہم نہیں کیے گئے ۔ وہ صدیوں سے جس طرح کی زندگی / گزارتی چلی آرہی ہیں اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ۔ علم کی روشنی سے محروم ہونے کی وجہ سے وہ جدید دنیا کی ترقی کے بارے میں کچھ نہیں / جانتیں اور اسی لیے موجودہ دور کی سہولتوں اور آسائشوں سے بھی محروم ہیں // پاکستان میں دیہات کی خواتین کی بہتری کے لیے جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے /

مشق ۱۰

(۷۰ الفاظ فی منٹ)

کسی بھی ملک کی تعمیر و ترقی میں نوجوانوں کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے ۔ اس میں / کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے نوجوان طلبا اور طالبات کو اگر مناسب ، صحتمند اور پاکیزہ ماحول اور سہولتیں // حاصل ہو جائیں تو وہ ذہانت اور اہلیت کے اعتبار سے دنیا کی کسی بھی ترقی یافتہ / قوم سے پیچھے نہیں ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک وہ ماحول میسر نہیں ہوا جس میں اُنکی اہلیت اجاگر ہو سکتی ۔

پاکستان کو قائم ہوئے تقریباً ۳۸ سال ہو گئے / لیکن ابھی تک نوجوانوں کا کردار اور اُنکی منزل متعین نہ ہو سکی ۔ آزادی بڑی نعمت // ہے ۔ یہ بڑی قربانیوں اور کاوشوں سے حاصل کی جاتی ہے ۔ دُنیا کے دوسرے ممالک کے مقابلے / میں پاکستان ایک نیا ملک ہے ۔ اس ملک کو حاصل کرنے کے لیے ہندو پاک کے دس کروڑ مسلمانوں نے اپنے لاکھوں بھائیوں اور بہنوں کو قربان کر دیا ۔ آزادی نصیب ہونے کے کچھ / دن بعد تک ہمارے نوجوانوں نے دل لگا کر اس کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کچھ کام // کیا ۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمارا نوجوان بھی مغربی طرز معاشرت اور معیشت سے اس / قدر متاثر ہوا کہ اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کی جگہ خود اپنی ذات کی تعمیر و ترقی کی فکر لاحق ہو گئی ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کے طبقے کو صحیح راہ دکھائی / جائے کیونکہ ملک کا مستقبل ہمارے نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے // ۔

مشق ۱۱

(۷۰ الفاظ فی منٹ)

پاکستان ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آیا ۔ برصغیر پاک و ہند کے ان حصّوں میں / قائم ہوا جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی ۔ مسلمانوں نے پورے برصغیر پر سات آٹھ سو سال تک حکومت // کی ۔ وہ باہر سے یہاں آئے تھے لیکن یہیں کے ہو رہے ۔ انہوں نے اس وسیع خطۂ / ارض کو ایک ایسے نظریہ سے متعارف کرایا جس کی اساس اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر تھی ۔ یہ خطہ کفر و شرک کی تاریکیوں میں گم تھا ۔ مسلمانوں نے اسے اسلام کی روشنی سے / منور کیا ۔

مسلمانوں کی تبلیغ کے زیر اثر ہندوستان کے بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کر

کرلیا // حتیٰ کہ برِصغیر میں مسلمانوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی۔ اس کے باوجود یہاں
کے بہت / سے لوگوں نے کفر پر ہی اصرار کیا۔ برِصغیر میں ان کی مجموعی تعداد چار گنا تھی (۲)
ان کی کوشش ہمیشہ یہی رہی کہ مسلمان ہندو تہذیب میں جذب ہو جائیں یا پھر وہ / ختم ہو
جائیں۔ مسلمانوں کو اپنی برتر تہذیب کا احساس تھا جو اسلامی نظریۂ حیات پر مبنی تھی۔ //
لہٰذا انہوں نے ہمیشہ اپنی جداگانہ حیثیت برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ اس طرح شروع ہی سے /
برِصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں اور غیر مسلموں میں کشمکش جاری رہی۔

اس کشمکش کی تہہ میں (۳) دراصل یہ اصول کارفرما تھا کہ نظریۂ حیات کے اختلاف کی
بنا پر دنیا کے / لوگ ہمیشہ دو قوموں میں تقسیم رہے ہیں۔ ایک ملّت اسلامیہ جو اسلامی نظریۂ
حیات ماننے والوں پر // مشتمل ہے اور دوسری ملّت کفریہ جو اسلامی نظریۂ حیات کے منکرین
پر مشتمل ہے۔ برِصغیر / میں مسلمانوں کے دورِ حکمرانی میں ان دونوں قوموں کی کشمکش بہت
کم منظرِ عام پر آسکی کیونکہ (۴) مسلمانوں نے غیر مسلموں سے انتہائی رواداری کا سلوک کیا لیکن بر
صغیر میں مسلمانوں کے دورِ زوال / کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو شاید ہی کوئی ایسا منصوبہ یا
ایسی سازش موجود ہو جس میں // غیر مسلموں کا ہاتھ کام نہ کر رہا ہو۔

مشق ۱۲

(۷۰ الفاظ فی منٹ)

انسانی فطرت کا خاصا ہے کہ ہر انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جُل کر رہنا
اور / پھلنا پھولنا چاہتا ہے۔ درحقیقت وہ فطری طور پر مجبور ہے کہ انسانوں کے گروہ
میں رہے // اسی سے نسلِ انسانی کے تحفظ اور تسلسل کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ انسانوں
کے یہ / گروہ چھوٹے ہوں یا بڑے، عارضی ہوں یا مستقل، انسانی گروہ بندی اور معاشرت
کی اہمیت و ضرورت (۱) کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ گروہ بندی یا معاشرہ مشترکہ

ضروریات، مقاصد اور نصب العین / کے تحت شعوری طور پر بھی معرضِ وجود میں آتا ہے
اور غیر شعوری طور پر بھی۔ معاشرے // کا ہر فرد محسوس یا غیر محسوس طور پر ان مقاصد کے
حصول کے لئے متحرک رہتا / ہے اور ان کے مطابق اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ مدرسہ
چونکہ باقاعدہ طور پر منضبط، منظم اور (۲) رسمی قسم کا معاشرہ ہے۔ اس لیے ہر بچہ
اپنے نقطۂ نظر، رُجحان، آداب و اخلاق اور / کردار و سیرت کے لحاظ سے سکول
کے معاشرہ سے گہرا اثر قبول کرتا ہے۔ اس لیے مدرسے // کا دائرۂ اثر گھر کے معاشرے
اور دیگر بہت سی تنظیموں کے معاشروں سے زیادہ گہرا ہوتا / ہے۔ مزید برآں اس
معاشرے کو پورے گاؤں، محلے کے معاشرے شہر اور حکومت کی تائید اور حمایت (۳)
حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے مدرسہ بچوں کی شخصیت اور کردار کی تربیت کے لیے اہم ترین
/ اثرات رکھتا ہے۔ درحقیقت کسی انسان کی شخصیت اور کردار کا انحصار اس کے معاشرتی
ماحول پر ہے // جیسا کسی شخص کا ماحول ہوگا ویسا ہی اس کا کردار ہوگا اور ویسی ہی
اس کی شخصیت / ہوگی۔ بچہ اپنے وجود میں جو صلاحیتیں لے کر دنیا میں آتا ہے ان پر
اثر انداز (۴) ہو کر بچے کے کردار اور شخصیت کی تشکیل کرتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے
کہ ہوشمندی / اور منظم طریقے سے سکول کے معاشرتی ماحول کو بچوں کے لئے منتخب
کیا جائے / ۴۰۰۔

مشق ۱۳

(۷۰ الفاظ فی منٹ)

مذہب ان اَن دیکھی حقیقتوں پر ایمان لانے کا نام ہے جو انسانی روح کو تسکین
دینے / کا سامان مہیا کرتی ہیں اور انسانیت کو حیوانیت سے بلند کر کے اخلاقی اور
روحانی اقدار کے // مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔ انسان کے نازک و

لطیف احساسات میں سب سے / مؤثر احساس مذہب کا ہے اور اس کا منبع خانۂ
دل ہے۔ جہاں سے اس کی ابتداء ہوتی (۱)/ ہے انسان کا اس احساس سے عاری ہونا
ایسا ہی ہے جیسا کہ احساس زندگی سے عاری / ہونا۔ خدا تعالیٰ سے رشتۂ عبدیت اختیار
کرنا انسانی فطرت ہے لیکن بعض اوقات انسان اس بزرگ و بالا // ہستی سے اپنا رشتہ توڑ
کر جھوٹے خداؤں کو پوجنے لگتا ہے اور جب وہ ایسا کرتا / ہے تو قلب انسانی ذہب
اور روحانیت کی شیرینی سے محروم ہو جاتا ہے۔ دورِ جدید کی یہ (۲)/ بدقسمتی ہے کہ
اس میں مذہب سے انحراف کے بہت زیادہ رجحانات پائے جاتے ہیں۔ آج کے / جدید
انسان نے جب سے مذہب سے اپنا رشتہ توڑا ہے اور اپنی حیات سے مالک حقیقی
کو // خارج کیا ہے نہ صرف اس کی اخلاقی حیثیت تباہ ہوئی ہے بلکہ اسکی زندگی دُکھ / درد
پریشانیوں، بے اطمینانیوں اور نہ جانے کون کونسی بیماریوں کا مرکب بن گئی ہے اور
روز بروز (۳)/ ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ سکون قلب کی دولت چھن جانے کے باعث
آج کا / انسان اپنی زندگی سے بیزار ہو کر دنیا سے فرار حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ
سکونِ قلب // کا طلب گار ہے تو اُسے چاہیے کہ مستحکم مذہبی عقیدے کو اپنے لئے
مشعل راہ بنائے / (ختم)

مشق ۱۴

(۷۰ الفاظ فی منٹ)

آج کل دنیا میں سائنس ہر لمحے کچھ اس طرح سے ترقی کی منزلوں کی سمت رواں
دواں / ہے کہ انسان کا ذہن ترقی کی اس رفتار کا اندازہ لگانے سے قاصر نظر آنے
لگا ہے //۔ قدرت نے انسان کو صلاحیت کی بے پناہ نعمت سے نوازا ہے اور اسی
صلاحیت کے / بل بوتے پر وہ روز بروز ترقی کے نئے نئے مدارج طے کرتا جا

ہے۔ دنیا کے تمام / شعبوں میں جہاں ترقی ہو رہی ہے وہاں میڈیکل کے ہر شعبے
میں نئے نئے اُفق دریافت / کیے جا رہے ہیں اور نئی نئی روشنی سے دُکھی انسانیت کو
بیماریوں کے مصائب و آلام سے // رہائی دلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گو کہ انسان
اپنی ذہنی صلاحیتوں کے صرف چند / فیصد حصے کو کام میں لاتا ہے مگر اس کے باوجود
جس تیز رفتاری سے میڈیکل شعبے (۲)/ نئی نئی ریسرچ اور تحقیقی کاموں سے ایجادات
کی جا رہی ہیں ان کے ادراک سے ظاہر / ہوتا ہے کہ اگر انسان اپنی صلاحیتوں کو پورے
طور پر بروئے کار لائے تو وہ پھول کی / پتی سے ہیرے کا جگر کاٹ سکتا ہے۔ اس
کائنات کو تسخیر کر سکتا ہے اور انسانی / زندگی بچانے کے لیے ہر لمحہ نئی نئی ایجادات
کر کے حیاتِ انسانی کے لیے جان بخش اشیاء (۳)/ تیار کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے

مشق ۱۵

(۷۰ الفاظ فی منٹ)

یہ ہیرا آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے گوداوری کے دریا کے دہانے
سے ملا تھا / یہ ہندوستان کے اکثر شاہان اور شاہزادگان کی ملکیت میں رہا۔
قیمتی اور لاثانی ہونے کی وجہ // سے سب کی نظریں اس پر لگی ہوئی تھیں۔ یہ
سازشوں کا باعث بنا۔ مالوہ کے راجا اس / کو اپنی پگڑی میں لگایا کرتے تھے
اور اُن کا یہ اعتقاد تھا کہ جس دن یہ پگڑی (۱)/ سے گر جائے گا وہ دن رعایا
کے لیے باعث تباہی ہو گا۔ ۱۳۰۴ء میں ایک دن / یہ راجا کی پگڑی سے بھرے
دریا میں گر گیا تو اسی سال سلطان علاء الدین نے مالوہ // پر حملہ کر کے یہ ہیرا
مالوہ کے راجا سے حاصل کر لیا۔ اسی طرح یہ ہیرا مہاراجہ / بکرماجیت، جو
گوالیار کا راجا تھا کے پاس پہنچ گیا۔ ۱۵۲۶ء میں پانی پت کی جنگ کے (۲)/ بعد

ابراہیم لودھی کی والدہ نے یہ ہیرا دے کر اپنی اطاعت کا اظہار کیا۔ شہنشاہ ہمایوں / نے یہ ہیرا اپنے والد بابر کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے دوبارہ اسے اپنے چہیتے بیٹے // ہمایوں کو تحفے میں دے دیا، کہا جاتا ہے کہ مغلیہ دور میں اس نے شہنشاہ اکبر / کے زمانے میں زیادہ چمک دمک کا مظاہرہ کیا اور اسی وجہ سے شہنشاہ اکبر کا عہد دورِ (۳) / مغلیہ میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے، یکایک اس کی چمک کم ہو گئی۔ تو شہنشاہ اکبر کے / دو بیٹے فوت ہو گئے اور شہزادہ سلیم نے بغاوت کر دی اور شکستہ دل شہنشاہ ۱۶۰۵ء // میں انتقال کر گیا۔ اسی طرح اس کی چمک دمک بدلتی رہی۔ شاہجہان نے اپنے دور میں / نمایاں کام کیے۔ دہلی میں عمارات بنوائیں۔ آگرہ کی موتی مسجد اور تاج محل تیار کروائے۔ ۱۷۳۹ء (۴) / میں نادر شاہ نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور فتوحات حاصل کیں۔ بعد میں ایک دوستی کا / معاہدہ مغلوں اور نادر شاہ میں ہوا۔ معاہدہ کی رسم دستخط کے وقت مغل بادشاہ محمد شاہ اسے // اپنی پگڑی میں لگا کر نادر شاہ کے سامنے آیا تو نادر شاہ نے اسے دیکھتے ہی / اپنی پگڑی محمد شاہ کے سر پر اور اس کی پگڑی اپنے سر پر رکھ لی جسے (۵) / پگڑی بدلنا کہتے ہیں اور عزت کا نشان ہے۔

مشق ۱۶

(۷۰ الفاظ فی منٹ)

آسمانوں اور اس پر چمکتے ہوئے لاتعداد ستاروں، دنیا کے تمام درختوں کے پتوں بیابانوں کی ریت اور / اس کائنات کے مابین جتنے ذرّات ہیں ان تمام چیزوں سے کہیں زیادہ اس خدائے پاک کی // حمد و ستائش ہے، کہ وحدت و یگانگی جس کی صفت ہے اور بزرگی و کبریائی اس کی خصوصیت ہے / وہ عالم و عالمیان میں بزرگ اعلیٰ اور بلند مرتبہ رکھنے والا ہے۔ اس کی عزت و بلندی (۱) / کی انتہا ہماری عقل سے بالاتر ہے۔ اس کی

معرفتِ حقیقی میں انکساری اور عاجزی کا اظہار / ہی سچائی اور بزرگی کے ہم معنیٰ ہے اور اس کی حمد کرنے سے اپنے کو قاصر سمجھنا / ہی فرشتوں کے لیے انتہائی حمد و ثنا کے برابر ہے۔ اس کے نور کی پہلی جھلک / پا کر ہی اس کی محبت میں کھو جانا ہی عقلمندی کی دلیل ہے۔ اس کے نور / (۲) کی جستجو و تلاش میں حیرت زدہ رہ جانا ہی سالکانِ راہِ حقیقت کی اعلیٰ ترین پہچان / ہے لیکن اس کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا بھی بے عقلی کی نشانی ہے اور // اس کے اثبات میں ہزاروں دلیلیں سوچنا ہی اس کی مثال اور تشبیہ دینے کے برابر ہے /۔

معرفتِ الٰہی کی نورانی شعاعوں کے مدِ مقابل آنکھوں کا خیرہ ہو جانا ہی معرفتِ حقیقی کے برابر (۳) / ہے۔ مبادہ کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو کہ اس کی عزت و بندگی میں حیران و / ششدر نہ ہو کیونکہ وہ کیسے ظہور میں آیا اس کی صنعت و کاریگری کی خوبیوں سے واقف // ہونا ہر ذی روح کے لیے لازمی ہے کہ یہ سب چیزیں اس کی بنائی ہوئی ہیں /۔ ضروری ہے کہ ہر آدمی سمجھے کہ دنیا کی تمام ہست و بود اسی کے بنائے ہوئے ہیں تمام (۴) / عجائب و غرائب کی معرفت ہمارا فرض ہے۔ دنیا میں ہر چیز اسی کے لیے ہے۔ اور اسی / کے سبب سے ہے بلکہ ہر چیز کی حقیقت ہی ہے۔ اس لیے کہ دنیا کی ہر // چیز علاوہ اس کے فانی ہے۔ اس دنیا کا وجود اس کی ذات کا ایک پرتو ہے / (۲۴۲)۔

مشق ۱۷

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

بیسویں صدی کے اس دور میں جب کہ ترقی یافتہ قومیں آئے دن صنعت و حرفت، تجارت، معیشت کو / بہتر بنانے عوام کا معیار بلند کرنے بلکہ ستاروں اور سیاروں پر کمندیں ڈال رہی ہیں۔ یہ امر باعث رنج // و افسوس ہے کہ بعض مسلمان ممالک اختلافات

اور رنجشوں کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں - اپنے وسائل اور طاقتیں / ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنے پر خرچ کر رہے ہیں - انسانی جانوں کا قتل عام رکنے کو نہیں آ / رہا - ایسے ممالک جہاں بظاہر امن و امان ہے - دشمنوں کے آلۂ کار اپنی زیر زمین سرگرمیوں میں لگے / ہوئے ہیں اور پیہم اس کوشش میں ہیں کہ ان ممالک کے امن عامہ کو تباہ کر کے یہاں انتشار // اور ابتری کی صورت پیدا کی جا سکے تاکہ یہ ممالک ترقی یافتہ ممالک کی صفوں میں شامل نہ ہو جائیں / ان مقاصد کے حصول کے لیے یہ جس حکمت عملی کو اپنا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں / گروہی ، نسلی ، علاقائی ، صوبائی اور مذہبی تعصبات ابھار کر حکومت کے لیے امن عامہ کا مسئلہ پیدا کیا جائے - لوگوں / میں تعمیر و ترقی کے جذبات کو ختم کر کے عدم تحفظ ، احساس محرومی ، بددلی بداعتمادی اور لاتعلقی کی کیفیات / پیدا کی جائیں اور ترقی کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو روک دیا جائے - پاکستان خدا کے فضل و کرم / سے تعمیر و ترقی کے جس دور سے گزر رہا ہے وہ کئی ممالک کے لیے قابلِ رشک ہے - جہاں پسماندہ / علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر بجلی کی رسد ، مراکز صحت کا قیام ، تعلیمی اداروں کے پھیلاؤ ، زراعت کو جدید // خطوط پر استوار کرنے ، صنعتوں کے فروغ اور تعلیم کے عام ہونے سے عوام کی زندگیوں میں جو انقلاب آیا / ہے وہ روشن مستقبل کی ضمانت ہے - ضرورت اس امر کی ہے کہ ان قوتوں کو تعمیری خطوط پر استوار / کر کے ان رجحانات سے انہیں دور رکھا جائے جو تنزلی کا باعث بنتے ہیں - /

مشق ۱۸

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

پاکستان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے اور ایک خدا ، ایک قرآن اور ایک رسولؐ

کے ماننے والے ہیں - اسلام ایک / دین ہے ، ایک دستور العمل ہے - جس پر چلنے سے اس دنیا کے لوگوں کی فلاح و بہتری ہے - یہ // اتفاق سے تعبیر ہے ، اور نفاق و انتشار کو روکنے والا ہے - یہ ترقی کا داعی اور تنزل سے / بچانے والا ہے - ایسی صورت میں اسی دین کے ماننے والوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے اندر / اخوت ، برادری اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کے لیے باہمی رواداری اور ایک دوسرے کے نظریات اور عقیدوں / کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں -

یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں دوسرے مسلمان ممالک کی طرح کئی مکتب // خیال کے لوگ ہیں ، جن کے نظریات میں فرق ہے مگر یہ فرق اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ / اس سے کوئی تنازعہ پیدا کیا جائے ، مسلمان ایک دوسرے پر اپنے نظریات کو ٹھونسنے کی کوشش میں آپس میں / دست و گریباں ہوں - غلط فہمیوں اور بداعتمادی کی فضا میں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنیوں کو جنم دیا جائے / اور اس طرح دوسری اقوام کی نظروں میں ہمارا مقام گر جائے - امر ظاہر ہے کہ آج تک کسی فرد نے // تشدد اور جبر سے کسی نظریے کو نہیں اپنایا اور نہ ہی ایسا کرنا اسلام میں یا بنیادی اخلاقیات کی / قدروں کے مطابق جائز اور درست ہے -

اس لیے ملک کے خیر خواہوں ، علماء ، دانشوروں اور صاحب بصیرت لوگوں پر / یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایسے رجحانات کو پھلنے پھولنے نہ دیں جو لوگوں میں نااتفاقی پیدا / کرتے ہیں - ان کا فرض ہے کہ وہ عوام کو ایسے عناصر سے بھی خبردار کریں جو اپنے گروہی اور // ذاتی مفاد کے لیے عوام کے ذہنوں میں افواہوں اور خود ساختہ افسانوں کے ذریعے فروعی اختلافات کو ہوا دیتے ہیں / اور ملک میں انتشار اور بدامنی پیدا کر کے ملک کی یک جہتی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں - /

مشق ۱۹

(۷۰ / الفاظ فی منٹ)

— ۰ —

میڈیکل سائنس کی تاریخ مسلمانوں کے علمی کارناموں اور طبی خدمات سے بھری پڑی ہے۔ جابر بن حیان، حنین بن اسحاق، ابوبکر محمد بن زکریا رازی، ابن بیطار، البیرونی، ابوالقاسم الزہراوی اور بوعلی سینا کی خدمات // سے کون انکار کر سکتا ہے؟ آج بھی یورپی مورخین ان اطباء کا نام احترام سے لیتے / ہیں۔

حال ہی میں ہمارے ملک کے نامور ڈاکٹر ایم ایچ شاہ نے حکیم بوعلی سینا کے قانون (۱) / کا جو نیا ترجمہ شائع کیا ہے اس کے مقدمہ میں یورپ کے نامور فاضل ڈاکٹر گرونر جنہوں / نے قبل ازیں قانون شیخ کا ترجمہ کیا تھا، نے بوعلی سینا کے نظریات سے اتفاق // کرتے ہوئے زور دیا ہے کہ وہ اس سے استفادہ کریں۔ جہاں تک طبی طریقۂ علاج کا سوال / ہے۔ تو یہ نہایت مؤثر، بے ضرر اور دیرپا طریقہ علاج ہے۔

ایلوپیتھی کے برعکس یہ علامات سے جنگ کرنے (۲) / کا طریقہ علاج نہیں بلکہ یہ علاج طبیعت مدبرہ بدن کی مدد سے مرض کے اسباب کا علاج / کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مضر اثرات نہیں ہیں۔ دوسرے ایک مرض کا علاج // کرنے کے ساتھ دوسرے امراض کی پیدائش کا موجب نہیں بنتا، جبکہ آج پورا یورپ اس بات کا معترف / ہے کہ ایلوپیتھی ادویہ کے مضر اثرات نے انسانیت کو بری طرح متاثر کیا ہے جو ظاہر ہے / (۳)۔

مشق ۳۰

(۸۰ / الفاظ فی منٹ)

شکار کھیلنا زمانۂ قدیم سے ایک انتہائی دلچسپ مشغلہ رہا ہے۔ شکار خواہ پرندوں کا ہو یا چرندوں کا، یکساں / دلچسپی کا حامل ہوتا ہے کیونکہ شکاری جب شکار کی جستجو میں جنگلوں اور پہاڑوں میں گھومتا ہے تو اسے // نہ صرف قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملتا ہے بلکہ اسے جنگلی ماحول سے بھی واقفیت ہو / جاتی ہے۔ شکاری کو شکار کے تعاقب میں انتہائی مستعدی سے کام لینا پڑتا ہے کیونکہ جنگلوں اور پہاڑوں میں (۱) / شکار تک رسائی خطرات سے خالی نہیں ہوتی۔ شکار انسان میں عسکری صلاحیت و جذبہ پیدا کرنے کا موجب بنتا / ہے۔ الغرض شکار ایک ایسا مشغلہ ہے کہ اس کے اپنانے والے کو اپنے اعضاءِ بدن پر مکمل قابو // حاصل ہوتا ہے اور وہ کسی بھی مشکل کا مقابلہ کرنے سے نہیں گھبراتا۔ شکاری کی زیادہ تر زندگی سماجی جھگڑوں / سے دور شکارگاہوں میں گزرتی ہے جس کی وجہ سے اس کا ذہن ہر قسم کی پریشانیوں سے صاف رہتا (۲) / ہے اور یوں اس کی نشوونما بہتر طریقے سے ہو جاتی ہے۔

مشق ۳۱

(۸۰ / الفاظ فی منٹ)

محنت و مشقت ایک ایسا فطری جوہر ہے جو انسان کو قدرت کی طرف سے ودیعت ہوتا ہے۔ تخلیق آدم سے لے کر اب تک / انسان نے ارتقاء کی جو منزلیں طے کی ہیں وہ سب محنت ہی کا ثمر ہے۔ اس نے اپنی معاشرتی // ضرورتوں کی تکمیل

کے لیے اپنے عزمِ آہنی سے کام لے کر پہاڑوں کے جگر چیرے، سخت کوشی اور عرق ریزی
سے / صحراؤں کو سبزہ زاروں اور خوبصورت شہروں میں تبدیل کر کے خدا کی زمین کو جنت کا
نمونہ (۱) / بنا دیا۔ رسول اکرمؐ نے بھی اپنے عمل سے محنت و مشقت کی قابلِ تقلید اور روشن
مثالیں قائم فرمائی / ہیں۔ ہمارے اسلاف کی پاکیزہ زندگیوں میں اپنے کام خود انجام
دینے کی نمایاں مثالیں موجود ہیں۔

محنت دراصل // ایک ایسی عظیم شے ہے جس نے انسان کو حیوانی زندگی کی
پستیوں سے نکال کر تہذیب و شائستگی کے بلند / مقام پر پہنچایا ہے۔ اگر غور سے
دیکھا جائے تو دنیا کے ہر خطے میں بسنے والی اقوام کی عزت (۲) / کا دار و مدار محنت کش
طبقے کی شبانہ روز محنت اور عرق ریزی پر ہے۔ دوسرے لفظوں میں زندگی کی گاڑی /
انہی لوگوں کے خونِ گرم اور آہنی عزم سے رواں دواں ہے۔ محنت اور مشقت کے
تاریخی پہلو کی افادیت // تو مسلّم ہے ہی۔ اس سے تعمیرِ اخلاق میں بھی مدد ملتی ہے۔
جن کاموں کے لیے سخت قسم کی / جسمانی اور ذہنی مشقت درکار ہوتی ہے، انہیں انجام
دیتے ہوئے انسان ذہنی طور پر کچھ اس طرح مصروف (۳) / رہتا ہے کہ کوئی برائی یا بری سوچ
اس کے قریب پھٹکنے نہیں پاتی۔ اس طرح ذمہ داری کا احساس اور کام کی لگن / اس کی
رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگتی ہے، پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ دن رات //
کی اس تھکا دینے والی محنت سے اخلاقی جرائم کے سوتے خشک ہو جاتے ہیں اور
نیکی کا انجانا احساس / سوچ کا حصہ بن جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جسمانی مشقت
روحانی پاکیزگی کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ یہی وجہ (۴) / ہے کہ ہمارے بعض مصلحین نے کام کو
عبادت کا درجہ دیا ہے۔ دنیا کی جو قومیں آج مادی لحاظ / سے ترقی کے آسمان پر جلوہ گر
ہیں انہوں نے یہ مقام اپنی قوتِ بازو سے حاصل کیا۔ انسانیت کا // حقیقی معیار
کردار کی عظمت ہے اور عظمتِ کردار مسلسل محنت اور مخلصانہ جد و جہد کے بغیر

نہیں ملتی / (۴۲)۔

مشق ۲۲

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

آج کے اس دور میں جب کہ ہر چیز کی فراوانی ہے، پھر بھی ہمارا قلب سکون سے
محروم نظر / آتا ہے۔ جس قدر مراعات و آسائشیں بڑھتی جا رہی ہیں عدمِ اطمینان کا
رجحان وسیع ہوتا نظر آ رہا ہے //۔ ہر شخص کسی نہ کسی طرح کے آلام و مصائب کے
گرداب میں پھنسا ہوا ہے اور جس قدر اس کا دائرہ / وسیع ہے اسی قدر غم و مشکلات
کا گھیرا اس کے گرد تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ کوئی اپنی نجی (۱) / زندگی سے متنفر ہے تو کوئی
اجتماعی سطح پر مروجہ تصنع سے تنگ ہے۔ کوئی صنعتی بحران کا شکار ہے تو / کوئی
الجھنوں میں گرفتار۔ کسی کو اولاد سے گلہ ہے اور کوئی دوستوں کے ہاتھوں گریہ کناں
ہے تو کوئی // معاشرے پر ماتم کناں ہے۔ الغرض ہر فرد و بشر محرومیوں، مایوسیوں
اور ناکامیوں کا شکار، زندگی کے میدان میں سکون و طمانیت کا متلاشی دکھائی دیتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کا مہذب معاشرہ یہ فراموش (۲) / کر چکا ہے کہ کرۂ ارض
پر پھیلی ہوئی اس وسیع و عریض کائنات کا محور اگر انسان ہے تو انسان / کا محور اس کا نفس
ہے اور اس پر قابو پانا اور قدرت رکھنا ہی انسان کی معراج ہے۔ پیارے // نبیؐ کی
بعثت اور روشنی میں ملنے والی توضیحات اور تشریحات نے انسان کی رنگ آمیزی کو
ختم کر کے / اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر ایک دوسرے کے غموں میں عملی طور پر شرکت
کا حکم دے کر عرب (۳) / و عجم کے امتیازات کو پامال کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں
کو ایک لڑی میں پرو کر امارات اور برتری / کے بتوں کو پاش پاش کر دیا۔

جب ایک شخص اپنی امتیازی حیثیت ختم کر کے اپنے آپ کو معاشرے // کا ایک

فرد تصوّر کرنے لگ جاتا ہے تو دوسروں سے نہ زیادہ مراعات مانگتا ہے اور نہ / ہی خصوصی حقوق کا مطالبہ کرتا ہے۔ یقیناً وہ نفس پر قابو پا سکتا ہے، کیونکہ شرفِ انسانیت یہی ہے (۲) کہ ایک شخص کو سب کچھ میسّر ہو لیکن پھر بھی وہ اپنے آپ کو اللہ کے حضور بے دست و / پا سمجھے اور اس کا فضل طلب کرے۔ قدرت رکھنے کے باوجود نرم خُو، عزّت رکھنے کے باوصف کم گو // اور وسائل میسّر ہونے کے بعد بھی خاکساریت برتے۔ مالکِ حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اپنی / محکومیت کا اعتراف کرے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی سعی کرے اور رسول اللہؐ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی (۵) سعی کرے، تجدید کرے، یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ خود اس شخص کا ہاتھ اور زبان بن جانے کا یقین دلاتا ہے / (۵½)

مشق ۲۳

(۸۰ / الفاظ فی منٹ)

انسان کو کاروبارِ حیات میں بے شمار دوسرے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اور اس کے ساتھ طرح طرح کے واقعات پیش آتے ہیں۔ کبھی کوئی بات خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور کبھی دوسروں کے تکلیف دہ رویّے انسان کی طبیعت // پر سخت ناگوار گزرتے ہیں۔ انسان کے مزاج میں غصّہ کا عنصر بھی شامل ہے۔ بسا اوقات کسی کے ظلم / زیادتی یا بدسلوکی پر غصّہ جاگ اٹھتا ہے۔ غصّہ جاگ اٹھے تو ایک عفریت کی طرح پھیلتا (۱) چلا جاتا ہے۔ دنیا لمحوں میں جنگ و جدل میں تبدیل ہو جائے سب ایک دوسرے کے خون کے پیاسے / ہو جائیں اور دنیا سے امن و سکون رخصت ہو جائے۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کو اس بات کی تلقین // کی گئی ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں۔ دوسروں کی غلطیوں پر عفو و درگزر سے / کام

ہیں۔ یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی صدی ہے۔ اب ہر چیز مشینوں سے بن رہی ہے مگر آج بھی (۲) ہاتھ سے بنی اشیا کو جو قدر و منزلت حاصل ہے وہ مشین کی بنی چیزوں کو میسّر نہیں۔ اس کی / اصل وجہ یہ ہے کہ فنکار اپنے ہاتھ سے جو چیز تخلیق کرتا ہے اس میں اپنی رُوح کی حدّت // اور جذبات کے رنگ بھی شامل کر لیتا ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں بسنے والے ماہر دست کاروں کے / شاہکاروں کو ساری دنیا میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ ان دست کاریوں میں وہ روایتی کشیدہ کاری بھی شامل (۳) ہے جو صدیوں سے پاکستان کے مختلف علاقوں کی شناخت بنی ہوئی ہے۔ پاکستان کی علاقائی کشیدہ کاری کا / یہ انداز صدیوں پرانا ہے اور اس میں جو تنوّع اور انفرادیت ہے اس میں ہر صوبے کا مخصوص کردار نظر // آتا ہے۔ اس کا رنگ اور انداز جُدا جُدا ہے۔ غرض پاکستان کی کشیدہ کاری اپنے حُسن اور انفرادیت کی وجہ سے ساری دنیا میں مقبول ہے / (۴½)

مشق ۲۴

(۸۰ - الفاظ فی منٹ)

سائنٹیفک سوسائٹی کے قیام کو پچیس سال تو پہلے ہی ہو چکے ہیں اور ہم جشن بھی منا چکے ہیں / لیکن جدید سائنس کی چھبیسویں جلد اب شروع ہو رہی ہے۔ اس کا پہلا شمارہ اب آپ کی خدمت میں پیش ہے //۔ اس شمارے میں چند تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ امید ہے آپ اپنی گراں قدر رائے سے نوازیں گے /۔ ۲۳ ویں قومی سائنس کانفرنس میں ایک مذاکرہ افرادی قوّت پر ہوا تھا، جس میں ڈاکٹر قریشی صاحب کا مقالہ (۱) ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی تھا۔ اس میں بتایا ہے کہ سائنس افرادی قوت اور میں ہم کس مقام پر / کھڑے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں بھی ہم ہر لحاظ سے

پیچھے ہیں۔ اب سے دس یا پانچ سال قبل // مشرق وسطیٰ کے جو ممالک ہم سے پیچھے
تھے اب آگے نکل چکے ہیں۔ بجٹ کے لحاظ سے ہم سب / سے کم خرچ کر رہے ہیں
سائنسی پالیسی کا اعلان ہوئے کافی عرصہ گزر گیا۔ اس سلسلے میں جو کمیٹی بنی تھی (۱) / وہ
پورے ڈیڑھ سال میں ایک بھی میٹنگ نہیں کرا سکی۔ آخر کیوں؟ وجہ صاف ظاہر ہے
کہ / ہمارے ہاں ترجیحات کچھ اور ہیں، تعلیمی وسائل نہیں، ہم نے اور ہمارے اختیارات
نے عوام کو سیاسی تو بنا دیا // ہے لیکن سائنسی نہیں بنا سکے۔ درسگاہیں بند ہیں تحقیقی
اداروں کو دھمکیاں مل رہی ہیں کیوں کہ ہم من حیث القوم / سیاست اور خود غرضی کا
شکار ہیں۔ ہمارے قول و فعل میں تضاد ہے۔ کاش ہمارے ارباب حل و عقد کو اس
(۲) انحطاط کا خیال ہو۔ آج کے دور میں وہ قومیں فنا ہو جائیں گی جو اس تیز رفتار
سائنسی ترقی / کا ساتھ نہیں دیں گی اور ہماری رفتار کا عالم آپ کے سامنے ہے۔ اگر
ہمیں بحیثیت قوم زندہ رہنا // ہے تو قوم کے ہر فرد کو طے کرنا ہو گا کہ وہ دامے درمے
سخنے سائنسی ترقی میں حصہ / لے گا۔ ورنہ

ع تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

آئندہ شمارے میں ہم افرادی قوت پر مضامین شائع (۳) کر رہے ہیں۔ امید ہے
آپ پسند کریں گے۔ اچھا اب اس درخواست کے ساتھ عمدہ مضامین بھیج کر کچھ /
سائنسی خدمات سرانجام دیجیے۔ پاکستان جیسے بیشتر ترقی پذیر ممالک کی اساس ان کی
قدرتی وسائل میں مضمر ہے //۔

اکثر ترقی پذیر ممالک اپنے زرعی خطوں، جنگلات غیر استعمال شدہ اراضی اور آبی
وسائل کے بارے میں جاننا چاہتے (۴) ہیں اور معدنیات کے لیے موزوں علاقوں کی
تلاش میں ہیں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ مختلف علاقوں کے ماحولیاتی تفصیلات / کے
بارے میں معلومات حاصل کی جائیں / ۵½

مشق ۲۵

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

جذباتی مسائل اور لڑائی جھگڑے خصوصاً اضمحلال اور تفکرات طویل تھکن
کی عام وجوہات ہیں۔ یہ آپ کے اضمحلال / کی اصل وجہ کا سامنا کرنے کے لیے
ایک دفاعی نظام پیش کر سکتے ہیں جو ممکن ہے کہ اپنے // کام سے نفرت کرنا ہو یہ آپ
کے جسم کا حفاظتی والو بھی ہے جو کہ دبائے ہوئے جذباتی جھگڑوں / کی عکاسی کا سبب
بنتا ہے۔ مثلاً ناموزوں شادی کے بارے میں آپ کے احساسات، جب یہ احساسات
ظاہر نہیں (۱) کیے جاتے تو یہ اکثر امراض کی علامات کے ساتھ تھکن کی صورت میں باہر
آتے ہیں۔ جیسا کہ اس / سلسلے میں ناموزوں کام ہے۔

امریکہ کے ایک نفسیات دان کا کہنا ہے کہ بہت سے لوگ جو انتہائی درجے // کی
نفسیاتی تھکن کا شکار ہوتے ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ وہ مضمحل ہیں۔ وہ یا تو اپنے
آپ کو فریب / دیتے ہوئے مصروف رہتے ہیں یا تھکن کے بارے میں پریشان ہوتے
ہیں۔ وہ اپنے اضمحلال کو نہیں پہچانتے۔ اس (۲) سلسلے میں ایک کیفیت کئی مسائل
کا شکار گھریلو بیوی کی ہے۔ اکثر جوان مائیں جو دن رات گھر اور / بچوں کو سنبھالنے کی
ذمہ داری کا سامنا کرتی ہیں، عام طور پر کسی سے بات چیت کرنے میں دلچسپی نہیں لیتیں
// بھرپور دن کے خاتمے پر ان کے لیے مستقبل کی طرف دیکھنے میں کوئی کشش نہیں
ہوتی۔ تھکی / ہوئی گھریلو بیوی اندرونی طور پر آزردہ خاطر بھی ہو سکتی ہے۔ /
اور اپنے خاوند کی مصروفیات پر حاسد اور اپنے (۳) خیالات کے بارے میں احساس
جرم کا شکار بھی، لیکن ان سب حالات کا سامنا کرنے کے لیے وہ نفسیاتی تھکن
کا شکار ہو جاتی ہے۔

آج کل کے دور میں جب کہ چھوٹے بچوں کی ماؤں کی ایک بڑی // تعداد گھر کے باہر کام کرتی ہے ، تھکی ہوئی گھریلو بیوی کا المیہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی / ذمہ داریوں اور کردار کے بارے میں تذبذب میں مبتلا ہو اور بچوں کو گھر چھوڑنے کے احساس جرم (۴) / کا شکار ہو جائے ۔ اس قسم کی نفسیاتی تھکن کے ساتھ اصل طبعی تھکن بھی شامل ہوتی ہے ۔

ممکن ہے کہ / جذباتی طور پر پیدا شدہ تھکن کا باعث نیند کا خلل بھی ہو جو کہ نفسیاتی اضطراب کا نتیجہ // ہوتی ہے ۔ ایک شخص جو بے خوابی کا شکار ہو یا مناسب وقت پر سونے کے لیے لیٹ تو جاتا ہو ، / لیکن ساری رات کروٹیں بدلتا رہتا ہو صبح کے وقت لازماً تھکن محسوس کرتا ہے ۔ جذباتی مسئلہ کی نزاکت کو سمجھتے (۵) / ہوئے نفسیاتی تھکن کے انسداد کی طرف توجہ دیجیے اور امراض پر قابو رکھنے کی کوشش کریں ۔ / (۵½)

مشق ۲۶

(۹۰ الفاظ فی منٹ)

اسلام ایک فطری مذہب ہے اور اس کا ہر حکم فطرت کی پیروی کر رہا ہے ۔ اسلام کے اصول عبادات کے اوقات / اور دنیوی زندگی کے صبح شام بھی فطرت کے ماتحت ہیں ۔ اس کے اصول ذہنی طور سے کسی شخصیت پر ناگوار اور بوجھ // معلوم نہیں ہوتے ۔ اسلام انسان کو نہ اس کا سبق دیتا ہے کہ وہ دنیاداری سے بالکل بے ہو کر صرف گوشہ نشینی / اختیار کرے اور نہ یہ کہتا ہے کہ صرف دنیا ہی کا ہو کر رہ جائے اور اندرون پردہ بھی فطرت دوسری اقوام (۱) / کے علوم کو متاثر کرنے والی ہے کہ اسلام کی طرف لوگ دلچسپی اور محبت سے دیکھتے ہیں ۔ اس کا مطالعہ کرتے ہیں / اس کے

اصول کو پرکھتے ہیں اس کی ایک ایک چیز کو دیکھتے ہیں ۔ راہبران اسلام کی تعلیمات کو پڑھتے ہیں ۔ ان کے کردار // اور روزمرہ کی زندگی پر نظر کرتے ہیں ۔ اگر ان کی پیشانیاں مسجد گاہوں کے نشانات سے معمور ہیں ۔ صبح کاذب / سے پہلے ہی خواب سے بیدار ہو کر وہ یادِ حق میں مشغول رہتے ہیں ۔ جن کے چہروں سے یہ نہیں محسوس ہوتا (۲) / کہ اب یہ دنیا کی طرف نظر بھر کر بھی دیکھیں گے ، لیکن ادھر سورج کی سنہری کرنوں سے طبقۂ زمین روشن / ہوا اور ان راہبرانِ اسلام نے اپنے سجادے سمیٹے اور مزدوری کرنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ۔ اب وہ کسبِ معاش پر // کمربستہ نظر آتے ہیں بار برداری کے وقت ان میں مزدوروں کی شان نظر آتی ہے ، جو اپنا نمونہ خود ہے ۔ وہ شہنشاہِ وقت / ہیں ، خلیفۂ وقت ہیں لیکن بیت المال کا پیسہ بھی ان کے ذاتی اخراجات کے لیے قطعاً حرام ہے ۔ وہ عوام الناس کی طرح (۳) / مزدوری کرتے ہیں اور پیٹ پالتے ہیں اور اگر گھر میں کھانے کو نہیں ہوتا تو اس رزاق مطلق کی عبادت میں / سر بسجود ہو کر تشکر و تسبیح میں کمی نہیں کرتے ۔ ان کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا ہوتا ہے ۔ وہ اپنے آگے کا کھانا // اٹھا کر مسکینوں کو دیتے ہیں اور متواتر ایسا ہی کرتے ہیں ۔ ظاہری دنیا کی آرائش ان پر اثر انداز نہیں ہوتی / وہ صرف خدا کے لیے جیتے ہیں ۔ ان کی آرائشیں ان کی پیشانیوں کے سجدے میں مضمر رہتی ہیں ان کی زندگی خدا (۴) / کی اطاعت میں گزرتی ہے لیکن جب اسلام کے نام پر نعرۂ تکبیر کی آواز بلند ہوتی ہے تو یہ صدا ان / کی جھکی ہوئی کمروں میں طاقت پیدا کر دیتی ہے کہ پھر سینہ تان کر تلواریں کمروں میں کسے ہوئے بے سوچے سمجھے // دشمنوں کی صفوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں ۔ نتیجہ کچھ ہی ہو وہ اس کے پس و پیش سے بے خبر ہوتے ہیں / ان کی روح ، ان کا جسم ، ان کے اعضاء یہ سب کچھ خدا کے لئے ہیں (۵) / ۔

- ٭ ٭ ٭ -

مشق ۲۷

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

جب کسی غیر مرئی بے حس اور بے جان چیز میں نفس جان اور رُوح پھونک دی جاتی ہے / تو زندگی معرضِ وجود میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار اور ان گنت نعمتوں سے مالا // مال کیا۔ اس کی آسائش اور سہولت کے لیے تمام اشیا تخلیق کی گئیں۔ ان بے شمار عطیات میں زندگی / سب سے قیمتی بے پایاں و بے بہا دولت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے جو انسانوں اور حیوانوں (۱) / کو ودیعت کی گئی ہے۔ زندگی کے بارے میں علما، اُدبا اور شعرا نے اپنے نقطہ ہائے نظر کے مطابق / مختلف نظریات پیش کیے ہیں اور ہر شخص نے اپنے تخیل و تصور کے مطابق زندگی کو مختلف ناموں سے موسوم // کیا ہے۔ لیکن درحقیقت زندگی نام ہے جہد مسلسل کا، سعی پیہم کا اور ان کوششوں کا جو کسی / عظیم مقصد کے حصول کے لیے کی جاتی ہیں۔ اس کے برعکس جمود، سکوت اور ٹھہراؤ موت کی نشاندہی کرتے (۲) / ہیں۔ جب ایک شخص میں زندگی کی تڑپ، لگن اور جستجو ختم ہو جائے تو اس کا جینا یا زندہ / رہنا مر جانے کے مترادف ہے۔ جس طرح ٹھہرے ہوئے پانی میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح زندگی // میں ٹھہراؤ پیدا ہو جائے، سکوت جنم لے لے تو یقیناً وہ زندگی موت کی مانند ہوگی۔ زندگی عطیۂ / خداوندی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم رب کریم کی اس نعمت سے جس قدر فائدہ اٹھا سکیں، اٹھائیں۔ زندگی کچھ (۳) / عرصہ، کچھ معینہ مدت کے لیے عنایت کی گئی ہے۔ انسانی عظمت کا راز اسی میں ہے کہ زندگی کی تلخیوں / کا، اس کی مصیبتوں کا اور مشکلات کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کیا جائے۔ مصائب کا زندہ دلی سے، اور // خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا جائے۔ جو شخص زندگی کی ناکامیوں اور رکاوٹوں کو خاطر میں نہیں لاتا درحقیقت

وہی / ایک عظیم انسان ہے اور اس کی عظمت ہی اس کی کامیابی ہے۔

اس سے انکار نہیں ہے کہ زندگی // محض خوشیوں اور کامرانیوں سے ہی عبارت نہیں بلکہ اس میں دُکھ درد بھی ہیں۔ لیکن محض دُکھ درد ہی / کو مدنظر رکھتے ہوئے زندگی کو مصائب و مشکلات کے گھر کا نام دے دینا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ در // حقیقت ایسا کہنا تنگ نظری اور کم مائیگی ہے۔ علامہ اقبال نے سچ ہی تو کہا ہے کہ " خضر کی / مدد سے ساحل پر آنا موت ہے اور لہروں سے اُلجھ جانا زندگی "۔ اگر صحیح معنوں میں زندگی کا لُطف (۵) / اٹھایا جائے تو اس میں آنے والے لمحے زندگی کا پیامبر بن جاتے ہیں۔ وہ خوشی یقیناً ہمیں زیادہ عزیز / ہوگی جو کہ ہم نے اپنی محنت شاقہ اور عمل پیہم سے حاصل کی ہوگی۔ اگر زندگی محض // خوشیوں اور مسرتوں سے ہی عبارت ہوتی تو یقیناً ہم اس میں وہ کشش اور لُطف و سُرور ہرگز نہ محسوس / کر پاتے جو کہ مصائب اور دُکھوں کو سہنے کے بعد کامیابی کی صورت میں حاصل کرتے ہیں۔ " یاد (۶) / اس خزاں رسیدہ پتے کے سوا کچھ نہیں جو تھوڑی دیر ہوا میں اِدھر اُدھر اڑتا ہے اور پھر ہمیشہ کے / لیے مٹی کا کفن پہن لیتا ہے "۔ خوشی نہ پھولوں کے جھرمٹ میں ملتی ہے اور نہ جگمگاتے ہوئے قمقموں // کی قربت سے۔ ہم نے باغیچوں اور سبزہ زاروں میں لوگوں کو اشک آلود دیکھا اور نغمہ و شباب کی محفلوں / میں آہ و فریاد کی صدائیں سُنی ہیں۔ مسرت صرف اطمینانِ قلب کا نام ہے۔ یہ نہ ہو تو پھولوں کی سیج (۷) / کانٹوں کا بستر بن جاتی ہے۔ خوش رہنا چاہتے ہو تو خیال پر قابو پانے کی کوشش کرو " موجِ نسیم نہ بن سکو تو کم سے کم قطرۂ شبنم ہی بن جاؤ جس سے تھوڑی دیر کے لیے سہی // شادابی تو ہو جاتی ہے

اقوالِ زرّیں

اے عزیز جس قدر ممکن ہو نیکی کر لے اس سے قبل کہ تیری موت کی خبر آجائے

مشق ۲۸

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

گلگت، بلتستان اور دیامیر تین اضلاع پر مشتمل پاکستان کے یہ شمالی علاقے اپنی ایک منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ ان / علاقوں کی جغرافیائی حدود بیک وقت چار پڑوسی ممالک سے ملتی ہیں۔ شمال میں عوامی جمہوریہ چین، شمال مغرب میں // افغانستان اور روس، جب کہ مشرق میں لداخ اور جموں و کشمیر واقع ہیں۔ یہ علاقے اس حیثیت سے بھی / خاص شہرت رکھتے ہیں کہ یہ دُنیا کے عظیم پہاڑی سلسلے کوہ ہمالیہ، کوہ قراقرم اور کوہ ہندوکش میں گھرے (۱) / ہوئے ہیں جن میں لاتعداد بلند ترین پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ ان علاقوں میں ایسے بڑے گلیشیئر بھی موجود ہیں / جو دنیا میں اور کہیں نہیں ہوں گے۔ شاید اسی لیے ان علاقوں کو کوہ پیماؤں اور مہم جوؤں کی // جنت کہا گیا ہے۔ شمالی علاقوں میں بے شمار قابل دید جھیلیں اور سرسبز وادیاں بھی ہیں۔ جہاں ہر قسم / کا شکار پایا جاتا ہے۔ سیاحت کے لیے بھی یہ علاقے اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اسی لیے ہر سال لاکھوں (۲) / کی تعداد میں سیاح ان علاقوں کا رُخ کرتے ہیں۔

ان علاقوں کو متعارف کروانے میں شاہراہ قراقرم نے / بھی بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ دنیا میں طویل ترین پہاڑی شاہراہ ہے اسی لیے اسے دنیا کا // آٹھواں عجوبہ قرار دیا گیا ہے۔ اس شاہراہ کی تکمیل کا سہرا ہماری پاک افواج کی انجنیئرز کور کے جوانوں / اور چینی بھائیوں کے سر ہے۔ جنہوں نے بیس (۲۰) سال کے طویل عرصے میں اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ایک (۳) / محتاط اندازے کے مطابق تیس ہزار سے زائد پاکستانی اور چینی نوجوان شانہ بشانہ کام کرتے رہے اور اس کی تعمیر / کے

دوران ہماری افواج کے دو ہزار اور پانچ سو چینی جوانوں نے اپنی جانوں کی قربانی دے کر دوستی // کی اس شاہراہ کو مزید مستحکم کیا۔ چینی جوانوں کی یاد میں گلگت کے قریب دنیور کے مقام پر ایک / بڑا اور خوبصورت قبرستان بھی تعمیر کیا گیا ہے اب اس شاہراہ کی تعمیر کی وجہ سے مہینوں کا سفر (۴) / صرف چند گھنٹوں میں طے کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان کے ایک ادارے کا قیام عمل / میں لایا گیا ہے تاکہ شمالی علاقوں کے دور افتادہ اور پسماندہ عوام بھی دوسرے شہروں کی طرح سفری سہولتوں // سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسی شاہراہ کے ذریعے پاکستان اور چین کے مابین سرحدی تجارت ہوتی ہے جس میں پاکستان / سے کچھ مصنوعات چین برآمد کی جاتی ہیں اور چین سے زرعی اور دیگر مصنوعات پاکستان درآمد کی جاتی ہیں (۵) / جس سے پاکستان اور چین کے درمیان دوستی اور زیادہ مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔

چاروں اطراف سے پہاڑوں میں / گھری ہوئی وادی گلگت اپنی بے پناہ رعنائیوں کے باعث جنت نگاہ ہے۔ اس کے سر بفلک پہاڑ، بل کھاتے // دریا، دمکتے گلیشیئر اور ہری بھری وادیاں ہر ایک کو دعوت نظارہ دیتی ہیں۔ (۶)

مشق ۲۹

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

لیاقت علی خان کی شخصیت اور عظمت کا جائزہ لینے کے لئے ہمیں اس دور کے مسائل و حالات کا / احاطہ کرنا ہوگا۔ پاکستان دُنیا کے نقشے پر اُبھر تو آیا تھا لیکن دُنیا کی بیشتر آبادی کے اذہان // پر نقش نہیں ہُوا تھا۔ اکثر ممالک میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ ہندوستان کا کوئی مسلم اکثریتی "علاقہ" / ہے۔ بعض مغربی ممالک میں یہ تاثر دیا گیا کہ مذہب کے نام پر قائم ہونے والی یہ مملکت ملائیت (۱) / اور تعصب کی آماجگاہ

ہوگی اور یہاں بھی قرونِ وسطیٰ کی مذہبی ریاستوں کی طرح غیر مسلموں کو دوسرے درجہ/ کا شہری بنا دیا جائے گا۔ دوسری جانب کانگریس اور بھارت کے مضبوط ہندو پریس نے مشرقِ وسطیٰ کے مسلمان// ممالک میں یہ تاثر دیا کہ اسرائیل کی طرح پاکستان بھی برطانیہ کی تخلیق ہے جسے ہندوستان کو تسلیم کر/ کے بنایا گیا ہے تاکہ سامراجی قوتیں بحیرۂ ہند اور اس کے آس پاس اپنا مرکز بنا سکیں۔

ان حالات (۱)/ سے نمٹنے کے لیے ایک بہت مضبوط اور کارگر حکومت کی ضرورت تھی۔ مہاجرین کی آمد، اقتصادی وسائل کا تقریباً/ نہ ہونا، دستوری مسائل کی پیچیدگیاں، بیوروکریسی کی ملک پر چھا جانے کے لیے تگ و دو، مقننہ کے ارکان// اور مختلف وزیروں کی اقتدار کے لیے رسہ کشی جیسی الجھنیں سر اٹھا رہی تھیں۔ ایسے میں بقول خواجہ ناظم الدین/ ملک میں کوئی ایسی ہستی موجود نہ تھی جو قائداعظم کی جگہ لے سکے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ (۲)/ بھی حقیقت تھی کہ لیاقت علی خان سے زیادہ موزوں شخصیت ملک میں موجود نہ تھی جو قائداعظم کے طے/ شدہ راستوں پر قوم کی رہنمائی کر سکتی مگر خواجہ صاحب کے ان خیالات سے سب کو اتفاق نہ تھا// کیونکہ بہت سے افراد قائداعظم کی دبنگ شخصیت کے اٹھ جانے کے بعد اپنی حیثیت کو دوبارہ متعین کرنا چاہتے/ تھے۔ انہوں نے لیاقت علی خان کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کیں۔ قائداعظم کے انتقال کے بعد ملک (۳)/ میں پارلیمانی نظام کو تمام تر روایات کے ساتھ رائج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیاقت علی خان کی نمایاں/ شخصیت نے وہ تمام اختیارات سنبھال لیے جو پارلیمانی طرزِ حکومت میں وزیراعظم سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اُن کے دور// حکومت کا جائزہ لیا جائے تو انہیں بلاشک و شبہ اپنے دور کے کامیاب ترین حکمرانوں میں شمار کیا/ جا سکتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ خلفائے راشدین کی حکومت قیامت تک کے حکمرانوں کے لیے عملی نمونہ تھی (۴)/۔

مشق ۳۰

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

ہر سلطنت کو ٹیکس، مال گزاری اور خراج کے وصول کرنے کے لیے ہمیشہ سختی سے کام لینا پڑتا ہے/ اور اگر حکام کی طرف سے ذرا سی سہل انگاری اور بے پروائی ظاہر ہو تو سلطنت کا خزانہ خالی// ہو جاتا ہے۔ مجرم جب کسی عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا تو اسے حکام کی غضب آلود نگاہوں میں/ رحم کی ایک شعاع بھی نظر نہ آئے گی اور وہ اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے ہر قسم (۱)/ کے خدع و فریب، مکر و حیلہ اور دروغ گوئی سے کام لینا اپنا سب سے بڑا فرض خیال کرے گا۔/ اس میں شخصی و جمہوری حکومتوں میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ دونوں ہی قسم کی سلطنتوں میں یہ نتائج// یکساں طور پر ظہور پذیر ہوں گے۔ یورپ آج ظاہری و نمائشی تمدن و تہذیب میں بہت ترقی کر گیا/ ہے۔ تمام ملک میں تعلیم عام ہو گئی ہے، ہر فرد رموزِ سیاست سے واقف ہو گیا ہے اور سلطنت (۲)/ پر جمہوریت کا حق مسلّم ہو گیا ہے۔ لیکن بایں ہمہ اگر سلطنت ذرا بھی سہل انگاری سے کام لے/ تو ایک فرد بھی محاصل سلطنت کو بخوشی ادا کرنے پر آمادہ نہ ہو گا۔ مجرموں کا بھی یہی حال// ہے کہ وہ جرم کے ارتکاب کے بعد کبھی روپوش ہو جاتے ہیں، کبھی جرم کی پاداش سے بچنے/ کے لیے ہزاروں لاکھوں خرچ کر دیتے ہیں۔ باوجودیکہ یورپ میں بہ نسبت اور جگہوں کے مجرموں کی حالت نہایت (۳)/ بہتر ہے اور سزا محض اخلاقی اصلاح کے لیے دی جاتی ہے، لیکن کوئی یورپین اپنے جرائم کا صداقت سے/ اعتراف نہیں کرتا بلکہ اس کی دروغ بیانی میں ندامت اور شرمندگی کی جگہ جرأت و دلیری کا عنصر غالب ہوتا// ہے اور اس کو جمہوریت اور حریت کی ایک برکت خیال کیا جاتا ہے، لیکن جب کسی سلطنت کا نظام اخلاقی/

اُصول پر قائم ہوتا ہے تو اس کی حالت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ ہر فرد سلطنت
کے تمام (۴)/ احکام کو مذہبی پابندیوں کی طرح موجب عذاب و ثواب سمجھتا ہے۔
اس لیے ان پر بلا جبر و اکراہ / عمل کرتا ہے اور یہ نتیجہ صرف اخلاق اور روحانیت
ہی سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام کا نظام سلطنت // اسی اخلاقی اصول پر قائم تھا
اور اس کا ویسا ہی نتیجہ ظاہر بھی ہوتا تھا۔ صدقہ، زکوٰۃ اہل عرب کے لیے ایک بالکل
نئی چیز تھی اور افلاس و غربت کی وجہ سے ان کا ادا کرنا ان کے (۵)/ لیے مشکل تھا۔
چنانچہ کعب بن شرف کے قتل میں محمد بن مسلمہ نے اسلام کی جن مشکل باتوں کی بظاہر
شکایت کی تھی ان میں ایک صدقہ و زکوٰۃ کی گراں باری بھی تھی۔ صدقہ و زکوٰۃ کے وصول
کرنے // کے لیے اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد مبارک ہی میں
عمال مقرر کر دیے / گئے تھے۔ تاہم اس کا باقاعدہ دفتر و سررشتہ اور نظام قائم نہیں
ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اگر (۶)/ عرب میں کوئی دنیوی سلطنت جمہوری اصول پر بھی قائم کر
دی جاتی تو اس کو صدقہ و زکوٰۃ کے / وصول کرنے میں غیر معمولی دشواریاں پیش آتیں،
لیکن یہ اسلام کے نظام سلطنت کا اخلاقی اثر تھا کہ ہر // فرد، ہر قبیلہ خود اپنا صدقہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت آمیز دعاؤں کی دولت لے کر واپس (۷)/ جاتا تھا۔

اقوالِ زرّیں

۱۔ نفاذِ اسلام کے لیے ایک روپیہ خرچ کرنا لاکھوں روپے صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۲۔ قربانی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کا تقرب قربانی ہی سے حاصل کرنا افضل ترین ہے۔

مشق ۳۱

(۹۰ الفاظ فی منٹ)

تحریر و تقریر کی آزادی افراد کا بڑا اہم حق ہے۔ افراد کو اپنے خیالات کے
اظہار کا حق دے دیا جائے / تو وہ جمہوریت کی کامیابی کے ضامن بن جاتے ہیں۔
اگر انہیں اپنی رائے کے اظہار کا موقع نہ ملے تو وہ اپنے // حقوق کا تحفظ نہیں کر
سکتے۔ تحریر و تقریر پر پابندی نہ ہو تو حکومت تک عوام کے مطالبات پہنچتے ہیں۔
اگر / اس کے باوجود حکومت کوئی پرواہ نہ کرے تو عوامی تنقید کا نشانہ بنتی ہے۔
یہ ایسے ہتھیار ہیں جن کا استعمال حکومت (۱)/ کو مطلق العنان نہیں ہونے دیتا۔ یہ حقوق
صرف جمہوریت میں ہی پائے جاتے ہیں۔

آمریت میں کوئی فرد حکومت کے خلاف / اپنی رائے پیش نہیں کر سکتا۔ آمر ایسے
تمام ذرائع پر قبضہ کر لیتا ہے۔ جن کے ذریعے عوامی رائے کا اظہار ہو // سکتا ہے
اخبارات، رسائل، ریڈیو، ٹیلی وژن وغیرہ پر اس کا مکمل کنٹرول ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ
آمر کی ہدایت پر عمل کرتے / ہیں۔ جس وجہ سے افراد کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔
جذبۂ حب الوطنی ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور وہ اجتماعی امور میں کم دلچسپی (۲)/ کا اظہار
کرتے ہیں۔ ریاست ایسے خیالات کی اجازت نہیں دیتی جو قومی اقدار کو تباہ کریں یا
اجتماعی ترقی کے منافی / ہوں۔ صرف ایسی تنقید، بحث اور رائے کا احترام کیا جاتا
ہے، جس کا مقصد بھلائی ہو اور جس سے قومی سالمیت مضبوط // ہوتی ہے۔ فرقہ
وارانہ کشیدگی پھیلانے، تعصب پیدا کرنے یا ملک کی سالمیت کے خلاف بات کرنے
کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ملک / کی ترقی کے لیے آزادیٔ افکار بڑا اہم کام انجام دے
سکتی ہے۔ عوام ایک دوسرے کی بات سن کر اہم نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔ /(۳)

مشق ۳۲

(۸۰ الفاظ فی منٹ)

موسم سرما کی اس خنک شام اسی ہال میں آج ہندوستان اور پاکستان کے ممتاز اہل قلم کی محفل گرم ہے اور آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس مختصر اور سادہ سی محفل کی میزبانی کر کے مجھے کتنی مسرت ہوتی ہے - اس پر آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس میں شرکت فرمائی - میں خاص طور پر ہندوستان کے ادیبوں، شاعروں اور دانش وروں کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنے دورے میں تبدیلی کر کے لاہور سے واپس (۱)/ راولپنڈی آنے کی زحمت اٹھائی اور مجھے یہ اعزاز بخشا۔ شکریہ - ہندوستانی وفد کے تمام ارکان معروف اہل قلم ہمارے لیے ہر لحاظ سے قابل احترام ہیں اور ان میں سے کوئی بھی تعارف کا محتاج نہیں، لیکن ان میں چند ایک ایسی ہستیاں ہیں جن کا میں بطور خاص ذکر کرنا چاہتا ہوں مثلاً وفد کے لیڈر جناب کنور مہندر سنگھ بیدی ہندوستان کے ایک ممتاز ادبی اور سماجی شخصیت ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنا دوسرا کلام سنانے کے (۲)/ علاوہ نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی سنائی اور اپنی شیریں کلامی اور سلجھے ہوئے رویّے سے مجھے بہت متاثر کیا ہے - جناب جگن ناتھ آزاد کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے علامہ اقبال پر بہت کام کیا ہے - جبکہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ ادیب ہونے کے علاوہ اردو لسانیات پر گہری نظر رکھتے ہیں - اسی طرح ڈاکٹر خلیق انجم ترقی اردو (ہند) کے سیکریٹری جنرل، ممتاز نقاد اور قابل احترام عالم ہیں جبکہ (۳)/ پروفیسر مسعود حسین ہندوستان کے ایک ممتاز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں وائس چانسلر رہے ہیں اور لغت و لسانیات پر اتھارٹی مانے جاتے ہیں -

آج یہاں ماشاء اللہ دو بالغ قوموں کے بالغ نظر ادیب، شاعر، نقاد، دانشور اور دیگر اہل قلم تشریف فرما ہیں ان میں سے چند ایک شعراء نے ہمیں اپنے کلام سے مستفید فرمایا ہے/ جبکہ بعض کرم فرماؤں نے نثری کلمات سے نوازا ہے - ان کلمات اور اس کلام میں خیر سگالی دوستی اور محبت کی جو مہک پائی جاتی ہے وہ انشاء اللہ اس ہال تک محدود نہیں رہے گا بلکہ آپ کے قلم کے ذریعے یہ مہک سرحدوں کے کناروں کے دونوں جانب گلستانوں ریگستانوں اور گلزاروں کو یکساں طور پر معطر کر دے گی -

ہندوستان اور پاکستان ایک ہی جغرافیائی وحدت کی کوکھ سے پیدا ہوئے ہیں - اور انہیں اسی جغرافیائی خطے میں رہنا ہے - یہ صدیوں سے علیحدہ ادبی ثقافتی اور روحانی تشخص رکھتے ہیں اور آج سے ۳۸ برس پہلے دو علیحدہ سیاسی وحدتوں میں ڈھل گئے - یہ دونوں باہمی یعنی مشترکہ جغرافیائی محل وقوع اور جداگانہ سیاسی دینی اور اور ثقافتی تشخص دو ایسی (۶)/ حقیقتیں ہیں جنہیں جھٹلایا نہیں جا سکتا -

مشق ۳۴

(۹۰ الفاظ فی منٹ)

ذرائع ابلاغ کی بنا پر ساری دنیا کے حالات سے واقفیت، نیشنلزم، سوشلزم اور جمہوریت کے فوائد و نقصانات سے آگہی وغیرہ سے عام / آدمی میں بے اطمینانی سی پیدا ہو رہی ہے - لوگوں میں اپنی بہبود کے لئے حکومت کی جانب دیکھنے کا رجحان پیدا / ہو گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ قومی سالمیت بھی ایک حد تک اس بات پر منحصر ہے کہ کہاں تک حکومت / یہ اہلیت رکھتی ہے کہ وہ کم سے کم عوامی ضروریات اور توقعات کو پورا کر سکے -

اس مقالہ کے جس طرح اختیار (۱)/ میں نہیں کہ ترقیاتی ضروریات کی حد بندی کی جائے

بلکہ اس قومی فریضہ کی نشاندہی کرنا اور برملا انحصار کرنا کہ ہم وہ کام پل / بھر میں نہیں کر سکتے جو کہ ترقی یافتہ ملکوں نے بھی سالہاسال کی مدت میں کیا تھا۔ ہم یہ تصوّر نہیں // کرتے کہ انیسویں صدی کی تکنیکی اور پیداواری صلاحیتوں کا پیچھا چھوڑ کر یک لخت اکیسویں (۲۱ ویں) صدی کے ترقیاتی نظام میں داخل / ہو جائیں ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ غربت کے ماحول سے اس قسم کی ترقی ممکن نہیں تاوقتیکہ ہم مسلسل کوشش نہ کریں (۲)/ یک لخت ترقی ہو سکتی ہے بشرطیکہ ہم جبر اور دباؤ کے تحت ترقی کے لیے جُت جائیں۔ لیکن یہ ہمدردانہ طریق کار / ہے اور نہ ہی راستہ۔ اس مرحلہ پر جو کچھ ہم چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم اپنی آبادی کی بنیادی // ضروریات اور احتیاجات کو مکمل کر سکیں تاکہ معاشرے کے ہر مرد اور عورت کی تخلیقی صلاحیتیں بروئے کار لائی جا سکیں۔ ہم / اپنے ملک میں ایک ایسا میدان ہموار کرنا چاہتے ہیں جہاں موجودہ قدرتی اور غیر قدرتی وسائل کا پورا پورا استفادہ کیا جا سکے (۳)/ اور یہ استفادہ ایک عام آدمی کے مفاد میں ہو۔ ہم ایک ایسا معاشرہ برپا کرنا چاہتے ہیں جہاں نہ بھوک ہو نہ افلاس / نہ بیماری ہو نہ جہالت اور نہ بے روزگاری ہو۔ یہ کام بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اسی وقت انجام دیا جا // سکتا ہے جب کہ ہم سب اجتماعی طور پر مسلسل اور انتھک کوشش کریں اور یہ کوشش نہ صرف تنخواہ یافتہ بیوروکریسی کی جانب سے ہو، بلکہ عوامی قائدین، سیاسی جماعتوں اور تمام اہل ملک کی جانب سے ہو تب ہمارے مقاصد کا حصول ممکن ہے (۴)/

اس کی اہمیت کے پیش نظر پانچویں پنج سالہ منصوبہ میں طے کیا گیا ہے کہ دیہی علاقوں میں عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کیا جائے۔ اس نقطۂ نظر کو ملحوظ رکھتے ہوئے گورنمنٹ یا // نیمی گورنمنٹ کے اہل کاروں اور عوامی نمائندوں کا کردار اس سے مختلف ہو جاتا ہے جو اس سے قبل ادا کر رہے تھے۔ عرصۂ دراز سے قائم پبلک اور پرائیویٹ تنظیموں کے، جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا

ہے کہ وہ دیہات میں معاشرتی اور معاشی / تبدیلیاں لانے کا باعث ہوگی، اس انداز سے مقامی معاملات کو چلانا شروع کیا جائے تاکہ کامیابی حاصل ہو سکے۔

مشق ۳۴

(۶۰ الفاظ فی منٹ)

اگر ہم اپنی ناکامیوں کے تجربوں کو دوبارہ دوہرانا نہیں چاہتے تب ہمیں اپنے ماضی سے سبق سیکھنا چاہیئے اور ضرورت کو / محسوس کرنا چاہیئے کہ مناسب حد تک سیاسی اختیارات کی مرکز میں کمی کر دی جائے اور مقامی طور پر اپنے اپنے / حلقے میں مقامی حکومت کے اداروں کو کسی پراجیکٹ کے لیے پلاننگ کرنے اور ترقی دینے کے اختیارات تفویض کیے جائیں تاکہ / وہ اپنے حلقے میں لوگوں کے مفادات کی دیکھ بھال کر سکیں، ان کی صحیح ترجمانی کر سکیں، اُن کی توقعات پر پورا (۱)/ اتر سکیں۔ ان کی زیر نگرانی جو ادارے چل رہے ہوں ان کا احتساب کر سکیں۔ ماضی میں ہماری منصوبہ بندی ابتدائی / مراحل پر از حد ناقص رہی ہے۔ حالانکہ یہی وہ دائرہ ہے جہاں ہم اپنی بہتر صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں // اور جمہوری ادارہ کی تاسیس اس درجہ پر کی جا سکتی ہے جس سے اچھے نتائج حاصل ہو سکتے ہیں اور جس پر / تمام ترقی کی عمارت تعمیر کی جا سکتی ہے۔ یہ غالباً بہتر موقع ہے اس سوال پر بحث کرنے کا کیوں کہ حکومت (۲)/ نے مغربی اقتصادی نظام کے بجائے اسلامی معاشی و اقتصادی نظام نافذ کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور اس کے لئے مقامی / کونسلوں کی ایک بنیاد تیار کی جائے گی اور پھر اس پر موزوں اور مناسب سیاسی نظام کا مخروط تیار کیا جائے // گا۔ ایسا نظام ان لوگوں کے لیے سہولت کا باعث ہوگا جو عُشر اور زکوٰۃ کے لیے قانون مدون کر رہے ہیں۔ اور اس سے قبل کہ خاکہ تیار کیا جائے یہ ضروری ہوگا کہ ہم مقامی حکومت

کے ادارہ کے ڈھانچے اور (۳) / ترقیاتی نظم و نسق کے ادارے سے اس کا تعلق اور پھر نئے جاری شدہ عشر و زکوٰۃ کے نظام سے ربط کو زیرِ غور / لائیں اور دیکھیں کہ کس حد تک مقامی حکومت دیہات میں رہنے والے ایک عام آدمی تک پہنچ سکتی ہے اور کس حد تک // انہیں یہ یقین دلا سکتی ہے کہ وہ بھی اس نظام میں فعّال حصّہ ادا کر رہے ہیں کہ کس حد تک ایک کونسلر / دیہی انتظامیہ پر ترقیاتی عوامل کے ساتھ اپنے لوگوں کی خدمت کرے تاکہ ان کی پیداواری صلاحیت بڑھے اور کہاں تک وہ (۴) / افرادی قوت کو مجتمع کر سکتے ہیں اور کہاں تک موجودہ وسائل کو مقامی اور قومی ترجیحات کی بنیاد / پر استعمال کر سکتے ہیں اور جوابدہ نظم و نسق قائم کر سکتے ہیں۔ جب سے ہم نے آزادی حاصل کی ہے اور اپنے // ملک کی ویلفیئر اسٹیٹ کے قالب میں ڈھالنے کے لیے ترقیاتی کاموں کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں، ایک عام آدمی / کے مطالبات بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ آبادی میں تیزی سے اضافہ، جدید صنعت اور کاشتکاری سے واقفیت، شرحِ تعلیم میں اضافہ ہے (۵) /۔

مشق ۳۵

(۱۰۱ الفاظ فی منٹ)

قائدِاعظم نے فرمایا تھا۔ "پاکستان کی قومی زبان اُردو اور صرف اُردو ہو گی" اور بھی یہی ہے کہ یہی وہ زبان ہے جو پورے / پاکستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اس لیے ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اُردو ہماری قومی زبان ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ جب تک // کسی قوم کی اپنی زبان، اپنی ثقافت اور اپنا مذہب نہ ہو وہ صحیح طور پر قوم نہیں کہلا سکتی۔ ہماری قومی روایات کو اگر اس پس منظر / میں دیکھا جائے تو ایسی زبان اردو ہی نظر آتی ہے (۱) / جسے پوری قوم کی زبان قرار دیا جا سکتا ہے۔ اردو زبان نے برصغیر میں مسلمانوں کی آمد کے بعد جنم لیا۔ مسلمانوں نے اس کی پرورش کی، اسے پروان چڑھایا۔ اس زبان نے

برصغیر کے دور دراز علاقوں میں بسنے والوں میں باہمی / افہام و تفہیم اور اتحاد کو فروغ دیا اور یہ صورت حال بدستور موجود ہے۔ اردو میں پاکستان کے کسی بھی کونے میں بات کیجیے اس کو سمجھنے // اور بولنے والے مل جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک دشمن عناصر جب ملکی اتحاد پر چوٹ کرنا چاہتے ہیں تو وہ اردو زبان کو اپنا / ہدف بناتے ہیں کیونکہ یہی ہمارے اتحاد کا باعث ہے۔

اردو ایک وسیع القلب اور عظیم زبان ہے۔ اس میں جدید اور زندہ زبانوں کی وہ تمام خصوصیات (۲) موجود ہیں جو موجودہ زبانوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ دوسری زبانوں کے الفاظ کو بڑی آسانی سے جذب کر لیتی ہے اور وہ اجنبی محسوس نہیں / ہوتے۔ انہی خصوصیات کی بنا پر یہ ترقی کے تمام مدارج طے کر چکی ہے اور اب اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ بن // سکے۔ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ بنتی جا رہی ہے اور کئی علوم کی تدریس بھی اس زبان میں ہو رہی ہے۔ ملک کے / ممتاز عالم، ماہرین تعلیم اور سائنسدان بارہا کہہ چکے ہیں کہ پاکستان میں سائنسی ترقی کا انحصار قومی زبان میں تدریس پر ہے۔

وہ وقت اور صلاحیتیں جو (۳) / ہمارے طلبا ایک غیر ملکی زبان سیکھنے میں ضائع کرتے ہیں انہیں اگر براہِ راست علوم کی تحصیل کے لیے صرف کیا جائے تو قومی ترقی / کی رفتار بہت تیز ہو سکتی ہے۔ اگر ہم علم کی شاہراہ پر ترقی یافتہ قوموں کے ساتھ قدم ملا کر چلنا چاہتے ہیں تو ہمیں اردو کو (۴) / بلاتاخیر ذریعہ تعلیم بنانا ہو گا۔

مشق ٣٦

(١٠٠ الفاظ فی منٹ)

آج کا دور غیر معمولی تبدیلیوں اور روز افزوں خواہشات کا دور ہے۔ وسائل
[...]ور توقعات ایک دوسرے سے متضاد ہیں ایک کی کمی اور / دوسرے کی زیادتی سے
[...]ت نئے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ انسان مقامی علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر
[...]بے شمار الجھنوں اور مشکلات سے دوچار // ہے۔ ایسی صورت میں گرد وپیش سے
[...]گہی، خود فہمی اور ہم آہنگی یقینی طور پر مسائل حل کرنے یا ان کے شواہد کو کم /
[...]رنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور مطابقت کے حصول کے لیے دو طرفہ ردِ عمل
[...]ی یہ ترسیل تعلقات عامّہ کہلاتی ہے۔

خیالات ⑨ و احساسات کا ہمہ وقت اتصال انسانی فطرت کا لازمہ ہے اور
ابتدائے آفرینش سے ہی انسان ان کے ابلاغ کے لیے مختلف طریقوں کو / بروئے
کار لا رہا ہے، لوگوں سے میل جول پیدا کرنا شروع سے ہی انسان کی سرشت میں
داخل ہے اور تہذیبی ارتقا کے ساتھ // ساتھ جیسے جیسے لوگوں اور اداروں
کا ایک دوسرے پر انحصار بڑھتا گیا، ویسے ویسے تعلقات عامّہ کے خد و خال
بھی بحیثیت ایک پیشہ ورانہ / ضرورت نمایاں ہوتے گئے اور اب تعلقات عامّہ
کسی فرد، انتظامیہ یا ادارے کا وہ ارادی عمل ہے جس کے تحت رائے عامّہ کے
مزاج ⑨ اور میدان کا جائزہ لے کر اپنی سرگرمیوں اور اپنی حکمت عملیوں کو ان کے
مطابق ڈھالا جائے یا پھر مؤقف کو اس طرح پیش / کیا جاتا ہے کہ اسے قبولِ عام
حاصل ہو جائے۔ ترقی یافتہ مغربی ممالک میں جہاں رائے عامّہ کا عموماً احترام کیا
جاتا ہے۔ تعلقات // عامّہ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ حکومت، سیاست

صنعت و تجارت، تعلیم و صحت غرض کہ زندگی کے ہر شعبے میں بہترین نتائج کے
حصول کے / لیے مل جل کر پروگرام اور منصوبے تشکیل دیے جاتے ہیں۔
اور بعد ازاں افہام و تفہیم کی فضا میں ان پر عمل درآمد ⑨ / کیا جاتا ہے۔

اقوالِ زرّیں

○ یہ بات کچھ اہمیت نہیں رکھتی کہ آدمی مرتا کیسے ہے بلکہ یہ بات اہم ہے کہ وہ جیتا کیسے ہے۔

مشق ٣٧

(١٠٠ الفاظ فی منٹ)

ریشم سے زیادہ نرم اور قراقرم سے زیادہ بلند پاک چین دوستی کی صدائے بازگشت
اس روز پوری دنیا میں سنی گئی جب عوامی / جمہوریہ چین نے درّہ خنجراب کو دوستی کا
دروازہ قرار دیا۔ اس طرح چینی حکومت نے دوستی کا دروازہ پاکستان کی طرف کھول
کر دنیا بھر // کو ایک بار پھر باور کرا دیا ہے کہ وہ پاکستان کو پرسکون، پاک صاف
اور مضبوط و محفوظ دیکھنے کا خواہاں ہے /۔ درّہ خنجراب کو دوستی کے دروازے
کا نام ادبی چاشنی کی خاطر نہیں دیا جاتا بلکہ درّہ خنجراب کو باب الرفاقت کا نام خود ⑨
عوامی جمہوریہ چین کی حکومت نے یکم مئی کو اس تاریخی تقریب میں دیا جو بامِ دنیا پر
منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی اہمیت / کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے
کہ ان تاریخی کلمات کو قلمبند کرانے کے لیے چین اور پاکستان دنیا بھر // کے سرکردہ
اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی وژن کے سینئر نمائندوں کو مدعو کر رکھا تھا۔ قیام پاکستان
کے وقت بھی گلگت ہنزہ کے چین کے / علاقہ تک سفر اسی قدر دشوار گزار اور
نامساعد تھا جس قدر آج سے پندرہ سو سال قبل تھا ⑨ /۔

مشق ۳۸

(۱۰۰ الفاظ فی منٹ)

۱۴ اگست کے دن پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا - ہندوستان کے مسلمان خوشی
کے آنسوؤں سے لبریز اپنے مالکِ حقیقی کی بارگاہ میں سجدہ / ریز ہو گئے - ہر گھر سے
اللہ اکبر اور کلمہ طیبہ کے نعرے بلند ہونے لگے - مسلمانوں نے انگریزوں کی دو سو برس
کی غلامی // کا جوڑا اتار پھینکا اور اس وقت کا انتظار کرنے لگے جب مسلمانوں کے
گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح پاکستان کے سربراہ کی حیثیت / سے اپنے عہدے
کا حلف اٹھائیں گے اور اس سے اگلے روز ہندوستان کے لوگ ایک انگریز گورنر جنرل
لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی سربراہی میں (۱) / اپنے دیس کی آزادی کا آغاز کریں گے -

پاکستان قائم ہو گیا، کرۂ ارض پر ایک ملک، وادیٔ سندھ کے پرانے جغرافیے کا
ایک / نیا روپ، نئی آرزوؤں اور نئی اُمنگوں کے ساتھ نئے نئے آزاد ہونے والوں
کا اگلا سفر، اس منزل کی جانب جو لوگوں کو ایک // پرسکون، قابلِ عمل اور مساوات پر
مبنی مستقبل کا یقین دلا سکے - ایسا معاشرہ جس میں انسان معاشرتی، معاشی اور خاندانی
اونچ نیچ سے / بے نیاز ہو - ایسی جگہ، جہاں رہ کر وہ مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لئے
سوچ سکے اور مخلوقِ خدا کی بہتری کے لئے کچھ (۲) / کر سکے -

پاکستان بن جانے کے بعد اور انگریزوں اور ہندوؤں کے سیاسی شکست کھا
جانے کے بعد دشمن کے لئے بس ایک ہی راستہ / رہ گیا تھا کہ وہ ہزاروں لاکھوں
بے گناہ، نہتے اور بے یار و مددگار مسلمانوں پر مہلک ہتھیاروں سے حملہ شروع کر دیں
جو // غیر مسلم اکثریتی علاقے چھوڑ کر قافلوں کی صورت میں پاکستان آ رہے تھے - ہزاروں
لاکھوں معصوم اور بے گناہ عورتوں اور مردوں کا / خون پاکستان کی بنیادوں میں اتر رہا تھا

مشق ۳۹

۱۲۰ الفاظ فی منٹ

بلاشبہ وہ عظیم انسان تھے اور عظیم انسانوں میں بھی ایک نرالی شان کے مالک
تھے - اُن کی عظمت محض خوش بیانی کی مرہونِ منت نہ تھی کیوں کہ اس / دُنیا میں اُن
سے کہیں زیادہ خوش بیان لوگ گزرے ہیں - ان کی عظمت تبحرِ علمی کا نتیجہ بھی نہیں کیوں کہ
وسعتِ علم اور عظمت کا جمع ہونا لازمی نہیں اور نہ // ہم اسے غیر معمولی دانائی کا نتیجہ قرار
دے سکتے ہیں، کیوں کہ بعض اوقات دانا ترین لوگ بھی عظمت سے بیگانہ ہوتے ہیں بلکہ
کبھی کبھی تو غیر معمولی دانائی / اور ذہانت، شر پسندی اور اذیت رسانی کی شکل اختیار
کر لیتی ہے - قائداعظم کی عظمت ایسی نادر قسم کی ہے جو انہیں دوسرے قومی قائدین اور
سیاست دانوں سے الگ (۱) / حیثیت عطا کرتی ہے ان کی امتیازی خصوصیت کیا ہے؟
بے باک صداقت -

قائدین بالعموم مبالغہ / مباحات سے کام لیتے ہیں - وہ اپنی لسانی قوت سے عوام کے
ذہنوں کو / مسخر کر کے انہیں اپنا آلۂ کار بناتے ہیں - بعض قائدین نیک نیتی سے ایسا کرتے
ہیں - وہ سمجھتے ہیں کہ عوام کو آمادۂ عمل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے // گویا ان کی
قیادت اس کے بغیر ناکام ہوتی ہے - اگر میں قائداعظم کی تقاریر اور بیانات میں بھی یہی رنگ
پاتا، تو بھی میری نظروں میں ان کی اہمیت کم / نہ ہوتی اور اُن کے خلوص پر شبہ ہوتا،
مگر جب میں ان کی گفتگو کو اس سے خالی پاتا ہوں تو لامحالہ ان کی عظمت کا احساس اور
بھی (۲) / بڑھ جاتا ہے - اس لیے کہ حصولِ مقصد میں انہوں نے راست بازی اور صاف گوئی سے
کام لیا اور اپنی قوم کو صراطِ مستقیم پر چلا کر منزلِ مقصود / تک لے گئے -

ایک دو دن نہیں بلکہ شروع سے لیکر آخر تک کم و بیش چالیس ۴۰ سالہ سیاسی زندگی میں
ان کی زبان اور قلم سے ایسی راست گوئی اور // بے باک صداقت کا اظہار ہوتا رہا اور

اور ان کے سارے الفاظ اسی سانچے میں ڈھلے نظر آتے ہیں۔ یہی خصوصیت ان کا سرمایۂ افتخار ہے۔ ان کی تحریریں اور / تقریریں پڑھ کر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے یہ کسی علمی و تحقیقی مجلس کے سامنے پیش کی گئی ہوں یا حلف اٹھانے کے بعد عدالت میں زبان پر (۹) لائی گئی ہوں۔ وہ لاکھوں عوام کو مخاطب کرتے ہیں لیکن وہ ان کو میٹھے میٹھے الفاظ سے خوش کرنے یا ابھارنے کے بجائے ان کی کوتاہیوں کا ذکر کرتے ہیں۔

اقوالِ زرّیں

۱۔ لوگوں میں سب سے بلند مرتبہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو۔

۲۔ جو آدمی ہوا میں اڑتا نظر آئے اور پانی پر چلتا نظر آئے مگر احکامِ شریعت کی اتباع نہ کرے وہ کامیاب نہیں ہے اس سے دھوکا نہ کھایا جائے۔

مشق ۴۰

(۱۲۰ الفاظ فی منٹ)

آپ اپنی پیاری بہن کو ہمیشہ "فاطی" کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ ایک دفعہ محترمہ فاطمہ جناح بیمار پڑ گئیں۔ قائد اعظم کو اگر کبھی فرصت ہوتی تو وہ / تفریح کے لیے سمندر کے ساحل پر چلے جاتے تھے ورنہ دس پندرہ منٹ چہل قدمی کر لیتے تھے، اس کے علاوہ اور کوئی تفریح آپ کی زندگی میں باقی // نہ رہی تھی۔ بہن کی بیماری کے دوران آپ دس پندرہ منٹ ان کے سرہانے بھی گزارا کرتے تھے۔ جب قائد اعظم سیاسی ذمہ داریوں کی وجہ سے دوروں پر رہنے لگے تو انہوں / نے فاطمہ جناح کو "باندرہ کانونٹ" میں داخل کروا دیا وہ ہر اتوار کو گھوڑے پر سوار ہو کر

بہن سے ملنے جاتے۔ اس وقت باپ کا انتقال ہو چکا تھا (۱) جیسے ہی ہوسٹل میں چھٹیاں ہوتیں، فاطمہ جناح اپنے بھائی کے پاس آ جاتیں۔

قائد اعظم کی والدہ کا نام مٹھی بائی تھا۔ وہ کہا کرتی تھیں: "محمد علی کے داہنے / پیر کے تلوے میں انگوٹھے کے پاس پدم کا نشان ہے۔ میرا بیٹا ایک دن ضرور راجہ بنے گا" نہ جانے یہ نشان تھا یا ماں کی آرزو تھی!! // مگر حقیقت یہ ہے کہ محمد علی جناح دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان کے بے تاج بادشاہ بنے۔ قائد اعظم کے والد اپنے بیٹے کے بارے میں کہا / کرتے تھے: "اول تو یہ کسی چیز کے لیے ضد نہیں کرتا، لیکن کوئی چیز لینے پر اصرار کرتا ہے تو اسے لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔" محمد علی جناح (۲) یوں تو اپنے سے بڑوں کا ادب کرتے ہی تھے مگر اپنے ماں باپ کا بے حد لحاظ کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے والد نے روپے پیسے کا حساب / کروایا۔ آپ نے جواب نکال لیا۔ والد صاحب کو غلطی سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ جواب درست نہیں ہے۔ محمد علی جناح کو بہت برا بھلا کہا // اور غصے سے باہر چلے گئے۔ رات کے کھانے کے وقت بھی اس بات پر خوب ڈانٹا۔ آپ سر جھکائے بیٹھے رہے۔ دوسرے دن شام کو آپ نے اپنے والد کو / قائل کیا اور صاف بتا دیا کہ جواب درست تھا۔

قائد اعظم فطرتاً چاق و چوبند اور ذہین تھے۔ گجراتی پڑھانے کے لیے ان کے گھر پر ایک استاد آیا کرتے تھے (۳)۔ انہیں دوستوں میں رہنا اور مل جل کر کھیلنا اچھا لگتا تھا۔ پڑھنے سے جو وقت بچ رہتا تھا، وہ آس پاس کے بچوں کے ساتھ کھیل کود کر گزارتے تھے /

اقوالِ زرّیں

خاتونِ جنّت نے فرمایا کہ پردہ کرنے سے عورت کو ایسا لطف آتا ہے جیسے شہد کھانے سے مگر تم غیر محرم سے مرتے دم تک پردہ کرنا صرف اچھی عورتوں

باب ۳۴

چند اہم

دفتری اصطلاحات
و
تراکیب

اصطلاحات وتراکیب	مختصر نویسی
حسب خواہش پیش خدمت ہے	
برائے ملاحظہ پیش خدمت ہے	
تجویز کے مطابق منظوری دی جاتی ہے۔	
بالمشافہ	
اسے التوا میں رکھیئے۔	
کاغذات زیرِ غور۔	
مسودہ برائے منظوری۔	
اسے تیار رکھیے۔	
اطلاع نامہ۔	
افسر کی واپسی پر پیش کیجیے۔	
انتظامی افسر	
انتظامی کونسل	
تاحکم ثانی	
تاخیر	
تاریخ ملازمت	

زیر دستخطی

سربراہ محکمہ

تصدیق نامہ

کارکردگی

کوائف نامہ

متعلقہ ریکارڈ کے ساتھ پیش کریں۔

گشتی مراسلہ

انتہائی فوری

اہلکار اعلیٰ

براہ راست پیش کی جائے۔

براہ کرم رسید دے دیں۔

بذریعہ ہذا

برائے احکام پیش خدمت ہے

برائے اطلاع پیش خدمت ہے

برائے ضروری اقدام پیش خدمت ہے

برائے منظوری پیش خدمت ہے

برطرفی

یہ سفارش ارسال ہے۔

چھٹی منظور کی جاتی ہے۔

چھٹی بلا تنخواہ منظور کی جاتی۔

وقفۂ نماز

شعبۂ کمپیوٹر

فوری برائے ملاحظہ وزیر صاحب

انتظامی افسر

القاب

العامیہ

اہل کار

اہل کار اعلیٰ

امورِ حوالہ

نظم و نسق

انتہائی خفیہ

اعزازیہ

تحریک

ترسیل کنندہ

تصرف بے جا

تفویض اختیارات

حسب ہدایت ارسال کرتا ہوں ۔

حسب ہدایت گذارش کرتا ہوں ۔

داخلی اجلاس ۔

درخواست گزار ۔

دستورالعمل ۔

دفتری اوقات ۔

دفتری حکم نامہ ۔

دفتری معمول ۔

دفتری نقل ۔

دیوان حکومت ۔

روداد ترقی ۔

زبانی گفتگو کیجیے ۔

فیصلہ

ایرکنڈیشنڈ

پاسپورٹ

اتفاقی

حاکم مجاز

بنیادی معلومات

توفیق

براہ راست پیش کیجیے

مستثنیٰ

عجلت کرنا

اٹھنے والے اخراجات

فائل

واجبات

دستورالعمل

دفتری معمول

معاہدہ

مشاورتی

جواز

استراحت و تفریح

اتفاق رائے

آزمائشی مدت

بازادائیگی

مستعار خدمتی

علمی قابلیت

سیکرٹریٹ

جزو وقتی

کل وقتی

عملہ

نافذ

قلم زد کرنا

یادداشت
اجازت ہے
محاسب
وزیر مملکت
وزیر خارجہ
وزیر عدل وانصاف
وزارت مذہبی امور
متبادل صورت
وزارت تعلیم
آپ کا خادم
آپ کا مخلص
غیر قانونی
مذکورہ بالا
کوتاہی
ناضابطہ
مسودہ

سلسلہ وار
اتفاق ہے
الاؤنس
وزیر اعظم
وزیر قانون
وفاقی وزراء
کاغذ زیر غور
وزیر داخلہ
صدر مملکت
آپ کا نیاز مند
آپ کا صادق
ضمن
جریدی
رفاہی
کردار نامہ
تاخیر

شریک معتمد
نائب معتمد
معاون معتمد
منجانب
مندرجات
منسلک
مہتمم
نیم سرکاری
نشاندہی کرنا
نظامت
یاد دہانی
وزارتی
منصبی
وفاقی
وفاقی وزیر
ہدف

ہمدردانہ

کوائف نامہ

کیفیت نویس

کارروائی

کوائف

مالیاتی

مجلس انتخاب

متفرق

قرارداد

فی الوقت

تحریک استحقاق

تحریک التواء

مِسَل

ملحقہ محکمہ

معتمد
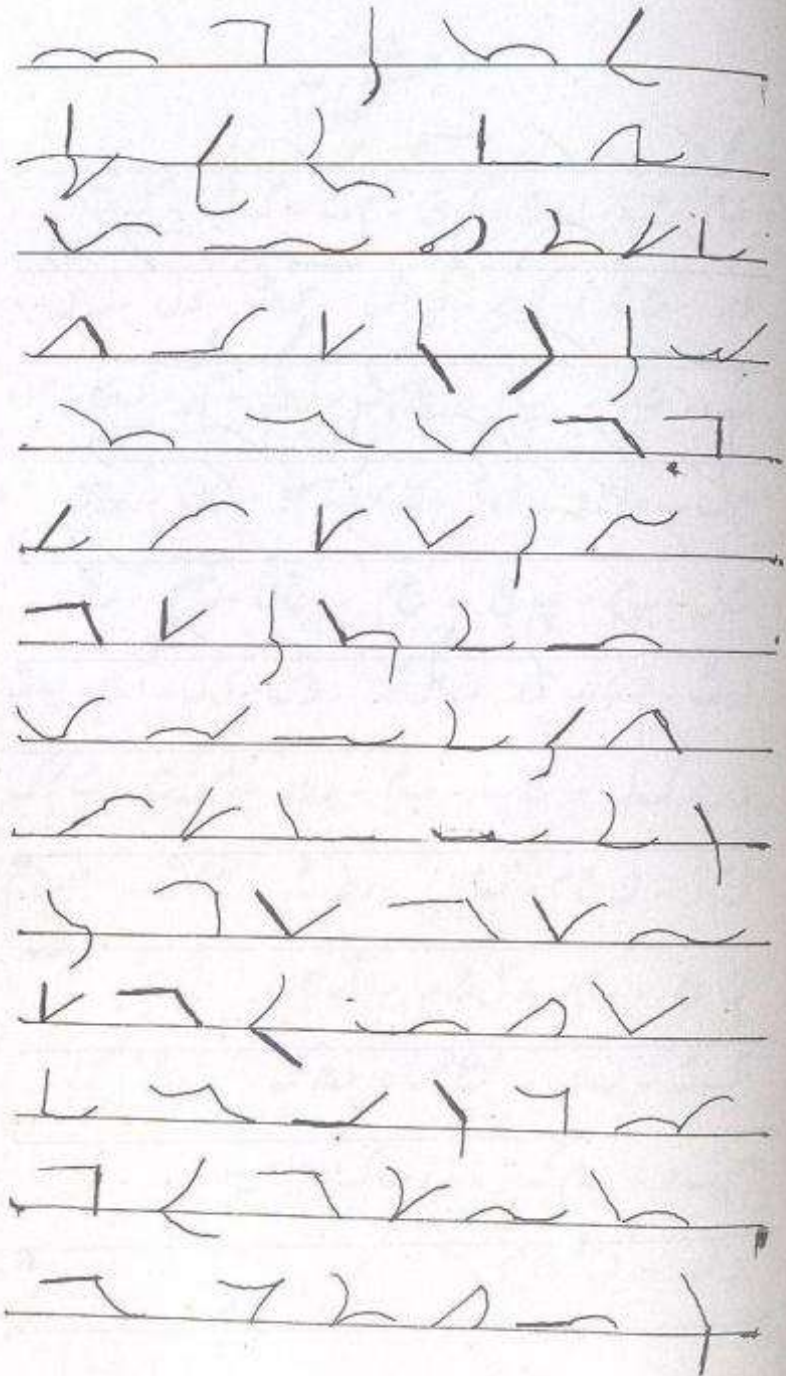
معتمد اضافی

برطرفی

تاحکم ثانی

پس ورق

پیرا نمبر ....میں پیش کردہ تجویز منظور کی جاتی ہے

جامع

جاری کرنا

تنبیہہ

پیشہ ورانہ

تذبذب

حق تصنیف

خزانچی

خود مختار ادارہ

رسمی منظوری

سامان نوشت وخواند

ضابطہ بندی

فارغ خدمتی

خلاصہ کلید

مشق ۱

مشق ۲

ٹ - چ - پ - م - ک - ژ - چ - ن -

تھ - ظ - خ - ل - ن - پ - ڈ - گ - ل

پ - س - چ - ث - ش - م - ق - ٹ -

ل - ن - آڑ - ف - ب - ن - آر - چھ - ج

م - ش - ف - غ - چ - پ - کھ - ل

ر - س - و - ن - ل - ش - م - ن
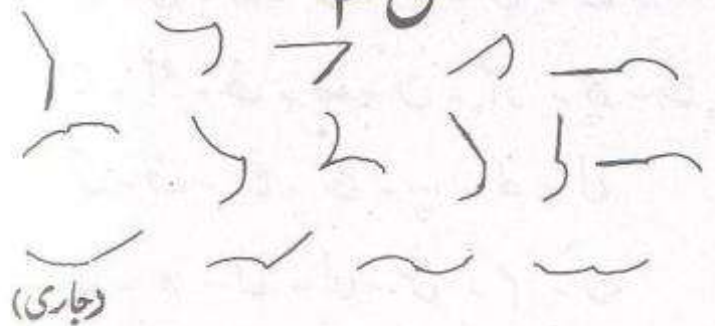
(جاری)

مشق ۴

ب م ۔ خ ب ۔ ن چ ۔ ک چ ۔ م ت ۔ ک ب ۔ ک ت

ور ۔ ح ٹ ۔ ک ر ۔ ف م ک ۔ س ٹ ۔ و ل ۔ ن س ب ۔

ج گ ۔ ٹ ر ۔ پ م ۔ چ م ٹ ۔ ل ف ۔ م ر ۔ ک ی ۔ م ن

م ک ب ۔ خ و ۔ ل ڈ ۔ ت س ۔ م و ۔ ل ن ۔ ج ن

ٹ ل ۔ ب م ۔ پ چ ۔ چ م ۔ ج ل ۔ خ م ۔ غ ل

ل ٹ ۔ ف م ۔ ز ر ۔ ش آر ۔ و ش ۔ ی ک ۔ آ ر م ۔ پ ت

د ر ۔ گ ل ۔ ج پ ۔ ب م ۔ ر ن ۔ م ن ت ۔ ٹ م ک

ل م ڈ ۔ ن ج م ۔ ب م ن ۔ ر ف ٹ ۔ م م ن ۔ م ج م

ن چ ۔ پ م ر ۔ ل ٹ ر ۔ آ ر م ن ۔ ز ک ۔

ک ڑ ۔ ن ن ۔ غ ص ۔ دھ ک ۔ چ م ک

م ک و ۔ ب م گ ۔ ن پ ک ۔ ل پ ۔

و ک ۔ ک چ م ۔

مشق ۹
مشق ۱۰

مشق ۱۱

مشق ۱۲

مشق ۱۳

کام ۔ شام ۔ آم ۔ کھانا ۔ رانا ۔ بھول

بوم ۔ فون ۔ خون ۔ خوب ۔ طول

دوری ۔ گودا ۔ جامہ ۔ روکھا ۔ کالام ۔

بھوک ۔ روکتا ۔ تیغ ۔ ریجھنا ۔ پھولنا ۔

کوٹا ۔ لوٹا ۔ شور ۔ سونا ۔ شیر ۔ روک ۔

میل ۔ پتر ۔ بارات ۔ جاڑ ۔ باڑ ۔ کھیل ۔

خود ۔ خوب ۔ پیٹ ۔ تولنا ۔ بولنا ۔ دیر

مشق ۱۴

مشق ۱۵

یہ ۔ کہ ۔ شیخ ۔ ریب ۔ پیدل ۔ غیث ۔ گھس ۔ قید

کیش ۔ کیسا ۔ خوش ۔ مہک ۔ دل ۔ گل ۔ عیش ۔ ویا

خیر ۔ نین ۔ صید ۔ زید ۔ بیت ۔ بیل ۔ بین ۔ میلا ۔ پیرا

ویل ۔ قے ۔ مے ۔ نئے ۔ ڈیم ۔ میچ ۔ تھیلا ۔ شے

گیسو ۔ جیسا ۔ پیسہ ۔

مشق ۱۶

مشق ۱۷

رب ۔ چل ۔ فیل ۔ منطق ۔ ڈھیلا ۔ آدمی ۔ میلا ۔ جامہ

١٢ ١٣ ١٤ ١٥ ١٦ ١٧ ١٨ ١٩ ٢٠ ٢١ ٢٢

٢٣ ٢٤ ٢٥ ٢٦ ٢٧
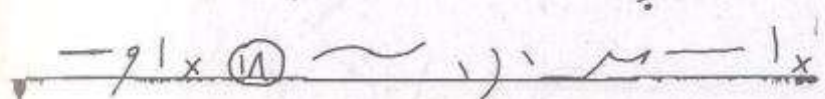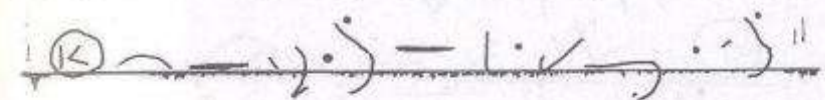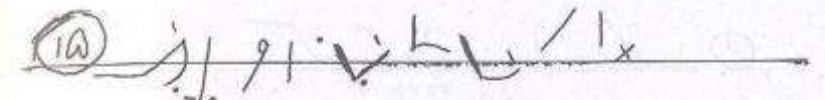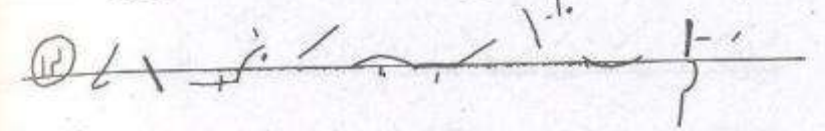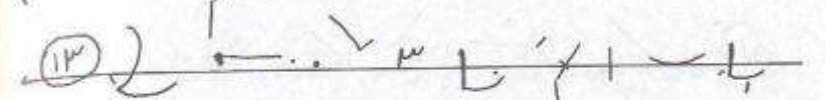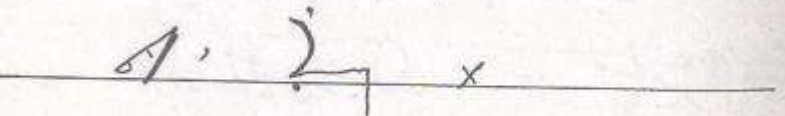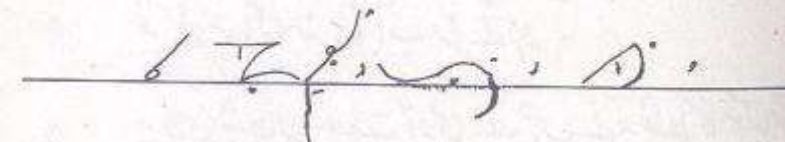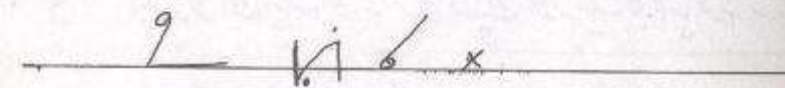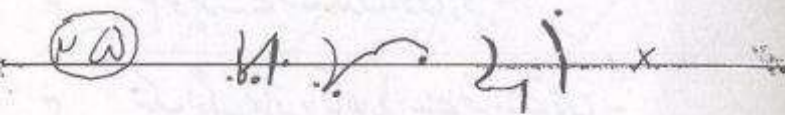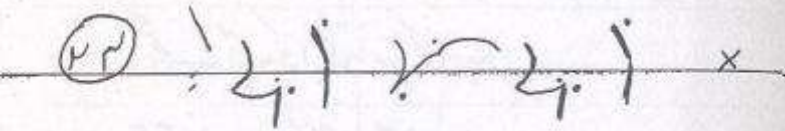
مشق ۲۰

۱ وہ کیا ہے بس ایک تماشہ ہے ۔

۲ ہم نے آپ کو اچھی بات کہی ہے ۔

۳ تم تو بڑے سنگدل آدمی ہو ۔

۴ نیک لوگ نماز باقاعدگی سے پڑھتے ہیں ۔

۵ آپ کو کس نے سکول جانے سے روکا ہے ؟

۶ ایک بنو اور نیک بنو ۔ اچھے اچھے اور نیک کام کیا کرو ۔

۷ اندھیری رات میں بچوں کا گھر سے باہر جانا ٹھیک نہیں ہے ۔

۸ لڑنے سے تو آپ کا یہ مسئلہ حل نہ ہوگا ۔

۹ تم نے میرا کہا نہ مانا اب روتے ہو ۔

۱۱ یہ وہی شیطان خصلت آدمی ہے جس نے یہ غلط کام کیا تھا ۔

۱۰ کلرک نے فیس وصول کی ۔ ۱۴- آپ نے میرے کام کا کیا کیا ؟

۱۲- جھوٹ بولنا بری بات ہے ۔ ۱۵ بوٹ کو کالی پالش کرو ۔

۱۳- نیک کام کیا کرو

مشق ۲۱

۸-

۹-

۱۰-

۱۱-

۱۲-

۱۳-
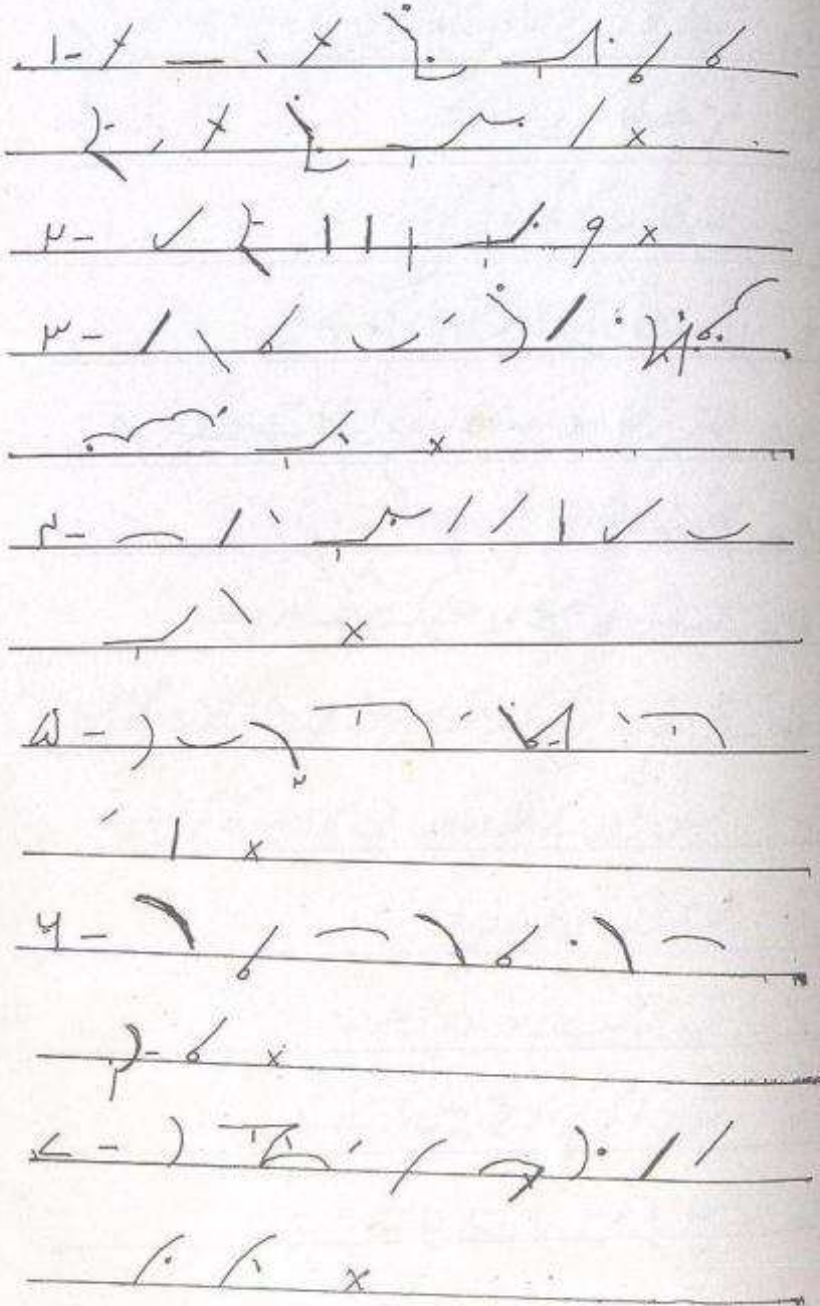
مشق ۲۲

۱ آپ کو تو بس پڑھائی ہی اچھی لگتی ہے۔

۲ تم اسے کیا کہہ رہے تھے۔

۳ بیماری میں بھی کچھ نہ کچھ کرو۔

۴ پاکستان کی آبادی بڑھتی جا رہی ہے۔

۵ نماز پڑھو اور نیک کاموں کے پیچھے پیچھے بھاگو۔

۶ جھوٹ بولنا اچھا نہیں ہے۔

۷ آپ لوگ کچھ بھی کہیں حقیقت کچھ اور ہے۔

۸ اس نے اسے خبر دی کہ بڑا آدمی تھوڑا اس کے پیچھے رہ گئے ہیں

۹ تمہیں بڑوں کے علاوہ ماں باپ کا ادب بھی کرنا چاہیے۔

۱۰ میری کتاب کسی کو نہ دینا۔

۱۱ تم یہ کتاب لے جاؤ اور پڑھو۔

۱۲ شریف لوگ کسی کا حق نہیں مارتے۔

۱۳ ہمیں باغ میں جانے کی اجازت چاہیے۔
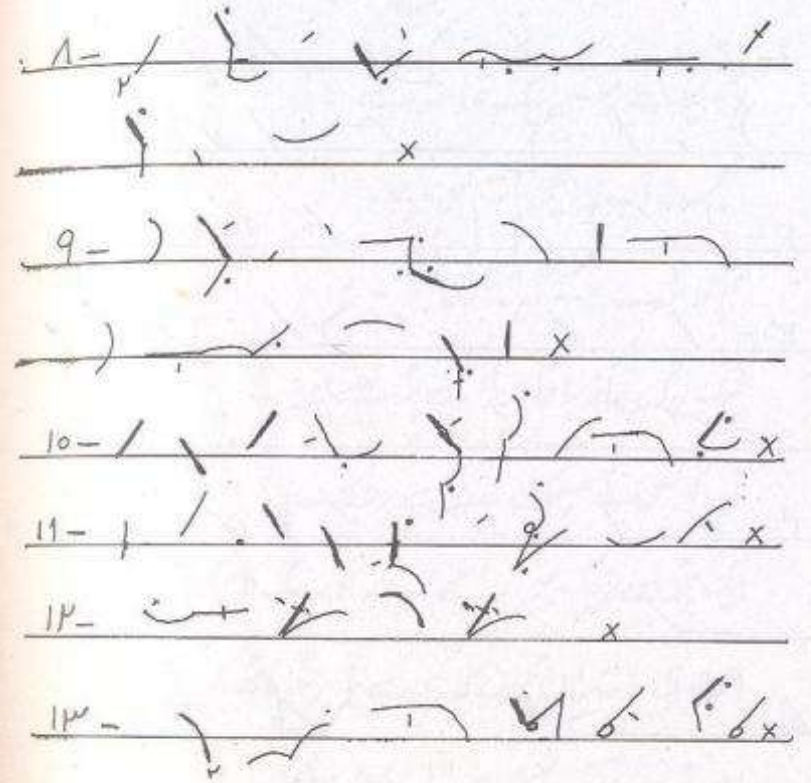
۱۴ دشمن لاکھ بُرا چاہے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔

۱۵ حکیم کو بُلا کر اسے دکھاؤ۔

۱۶ باغ میں ہر طرف پھول ہی پھول ہیں۔

۱۷ بڑے لوگ بڑے کام ہی کرتے ہیں۔

۱۸ شریف لوگوں کو بھی جینے کا حق دو۔

۱۹ مزہ تو تب ہے کہ بگڑے کام کو ٹھیک کرو۔

۲۰ قاضی کی عدالت میں جاؤ اور انصاف کی بھیک مانگو۔

مشق ۲۳

را ۔ رے ۔ ری ۔ رَو ۔ رو ۔ رُو ۔ روتی ۔ روضہ ۔ راجا ۔ رات ۔ ریجھنا

روڈ ۔ رُت ۔ رُوٹھ ۔ ریت ۔ آوارہ ۔ ہارا ۔ رانا ۔ یارانہ ۔ راوی ۔ روانہ ۔ راتوں ۔

باریک ۔ تاریک ۔ جھاڑنا ۔ مرنا ۔ تیرنا ۔ گرنا ۔ مرچ ۔ امرود ۔ رمق ۔ رمضان

ارمان ۔ ارم ۔ ترانا ۔ شیر

مشق ۲۴

مشق ۲۵

1-

2-

3-

4-

5-

6-

7-

8-

9-

10-

11-

12-

مشق ۲۶

۱ آپ کا شہر جانا ضروری ہے۔

۲ کل سے اپنا کام شروع کردو۔

۳ اللہ کو منظور ہوا تو شہرت بڑی اچھی ملے گی۔

۴ وہ شروع ہی سے بڑی شہرت پاگیا۔

۵ شہر جاؤ اور میرے کام کا پتہ کرو۔

۶ آپ نہیں جانتے کہ شہر میں پولیس نے ناکہ بندی کر رکھی ہے۔

۷ شہر کی تمام دیواروں پر اشتہار لگے ہوئے تھے۔

۸ شہرت کی خاطر نیکی نہ کر بلکہ نیک بن۔

۹ منظور نے ضروری ضروری کام ختم کر کے اپنے گھر کی راہ لی۔

مشق ۲۷

مشق ۲۸

مشق ۲۹
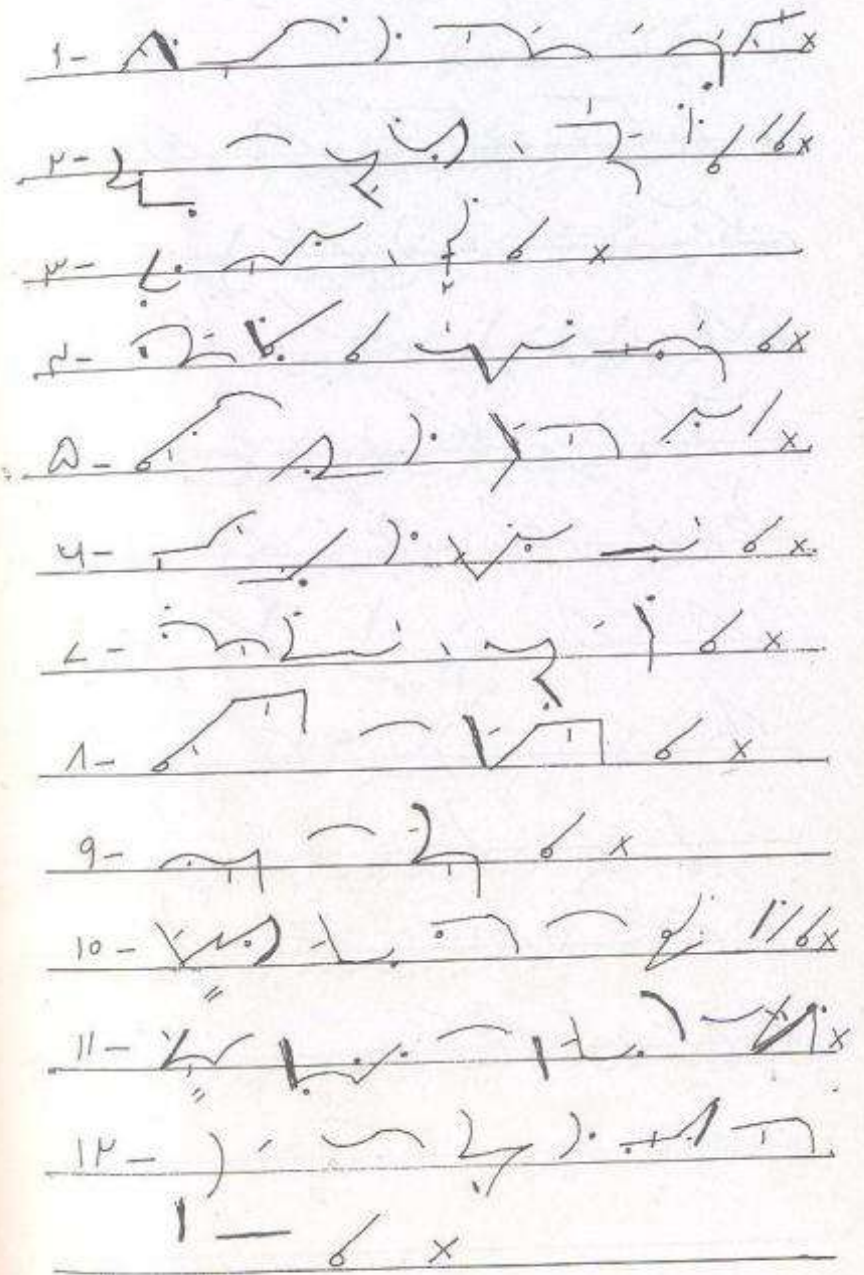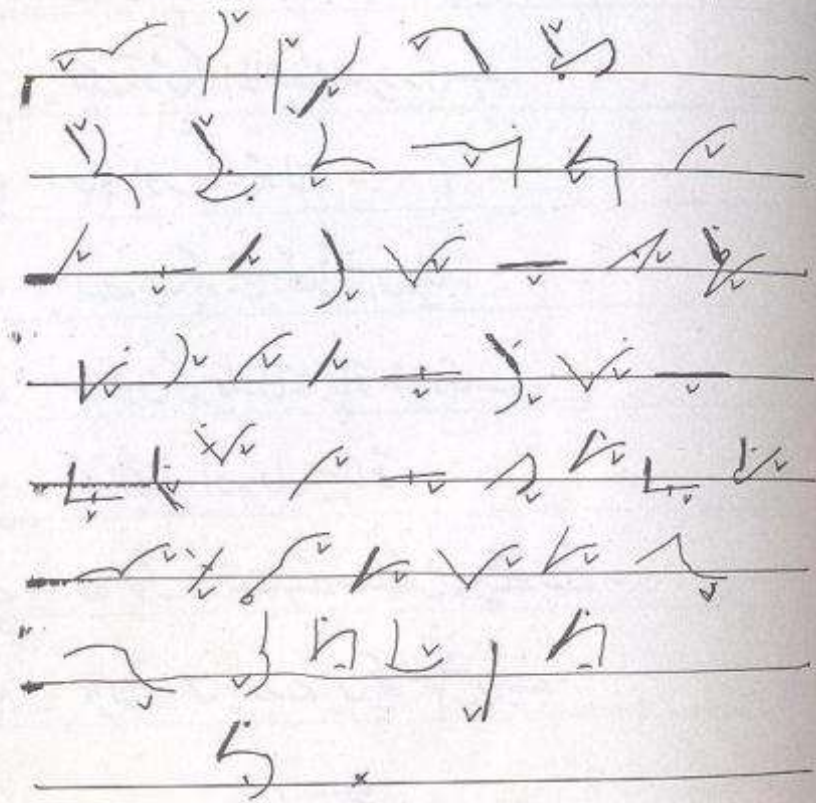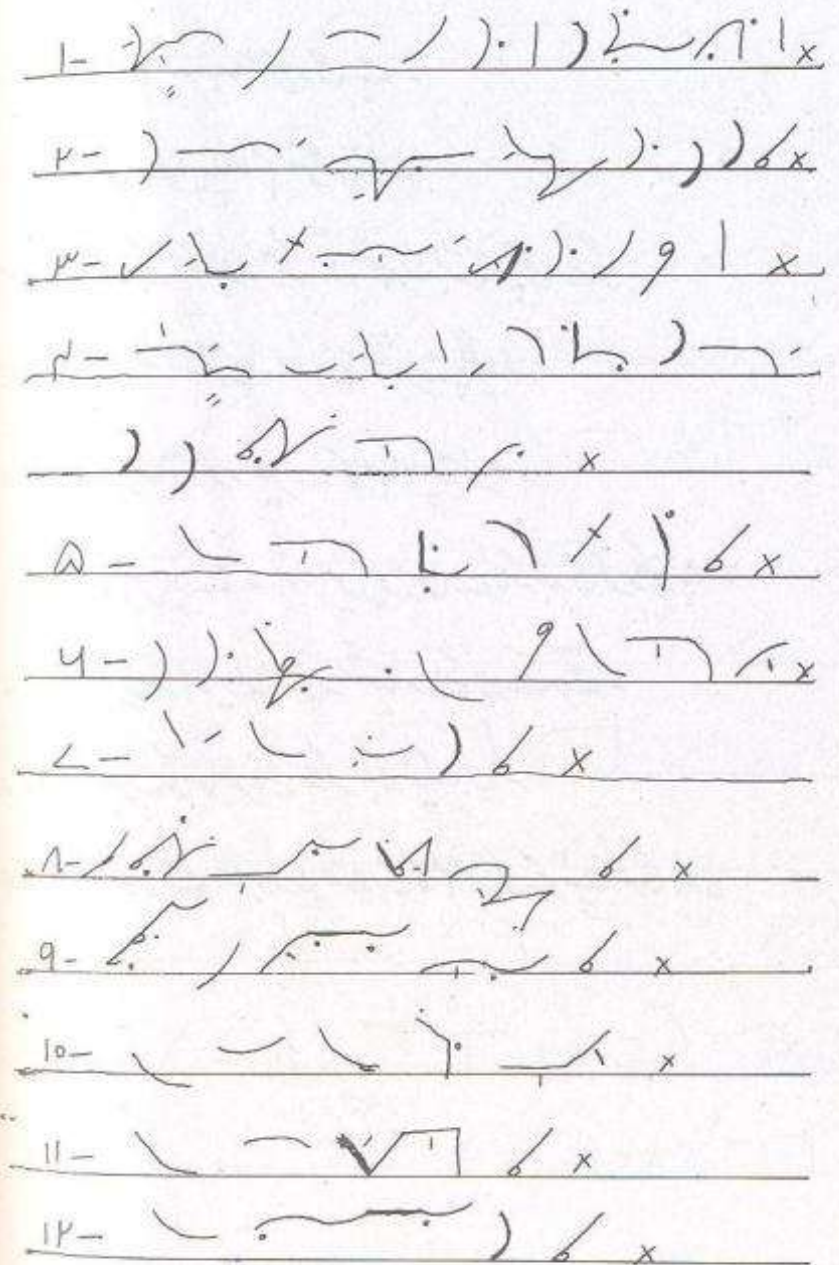
۱ وہ لڑکا جماعت سے بھاگ گیا۔

۲ نیک آدمی کی اطاعت ضروری ہے۔

۳ جاؤ اور چائے لاؤ۔

۴ اسے اب کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔

۵ طاعون کی بیماری کا بچاؤ ضروری ہے۔

۶ گانا گاؤ اور دل بہلاؤ۔

۷ وہ لوگ درخت کے سائے میں بیٹھے تھے۔

۸ ہمیں تو اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔

مشق ۳۰
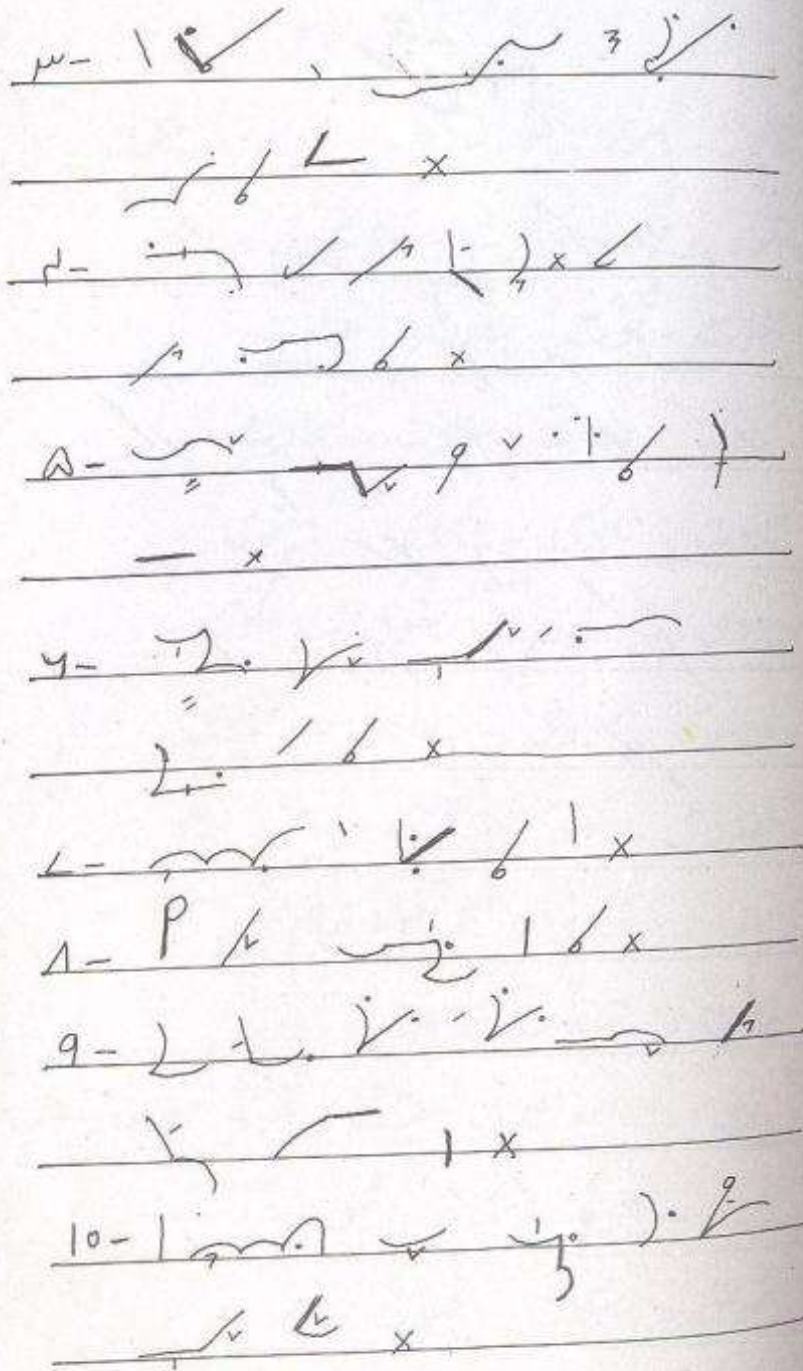
مشق ۳۱

۱ دُعا کرو کہ ہم پاس ہو جائیں۔

۲ مؤدب لوگ فائدے میں رہتے ہیں۔

۳ وہ کھوئے کھوئے سے رہتے ہیں۔

۴ رُوئی سے رضائی بنتی ہے۔

۵ اسلم نے سوئے ہوئے دوست کو جگا دیا۔

۶ درزی نے سوئی اور بٹن خریدے۔

۷ سردی کے موسم میں رضائی کی ضرورت پڑتی ہے۔

۸ ہمیں فائدے والا کام کرنا چاہیئے۔

۹ غمگین آدمی کی دلجوئی کرو۔

مشق ۳۲

مشق ۳۳

مشق ۳۴
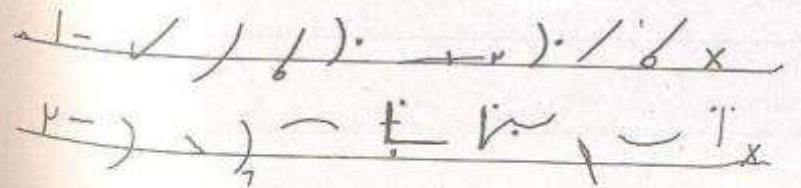
دیوار ۔ ماہوار ۔ ہموار ۔ تلوار ۔ ادوار ۔ چکوال

اتوار ۔ جلوت ۔ قوّت ۔ کروٹ ۔ مہاوٹ

اخوّت ۔ نُبوّت ۔ بناوٹ ۔ حلاوت

کہاوت ۔ بغاوت ۔ سخاوت ۔ سجاوٹ

تلاوت ۔ ثانوی ۔ دنیوی ۔ بیضوی

پیروی ۔ اتالوی ۔ رضوی ۔ علوی ۔

عیسوی ۔ مولوی ۔ دنیاوی ۔ ثانوی

حضروی ۔ نقوی ۔ قویٰ ۔ پیام ۔ نیام

نیاز ۔ فیاض ۔ قیام ۔ خیام

حکایت ۔ شکایت ۔ عنایت

نیّت ۔ معیّت ۔ میّت ۔ قیود ۔ معیوب ۔ ٹیوب

غیور ۔ غیوب ۔ کماؤ ۔ ٹیوب ویل ۔

فیوض ۔ شیوخ ۔ غیور ۔ قیود
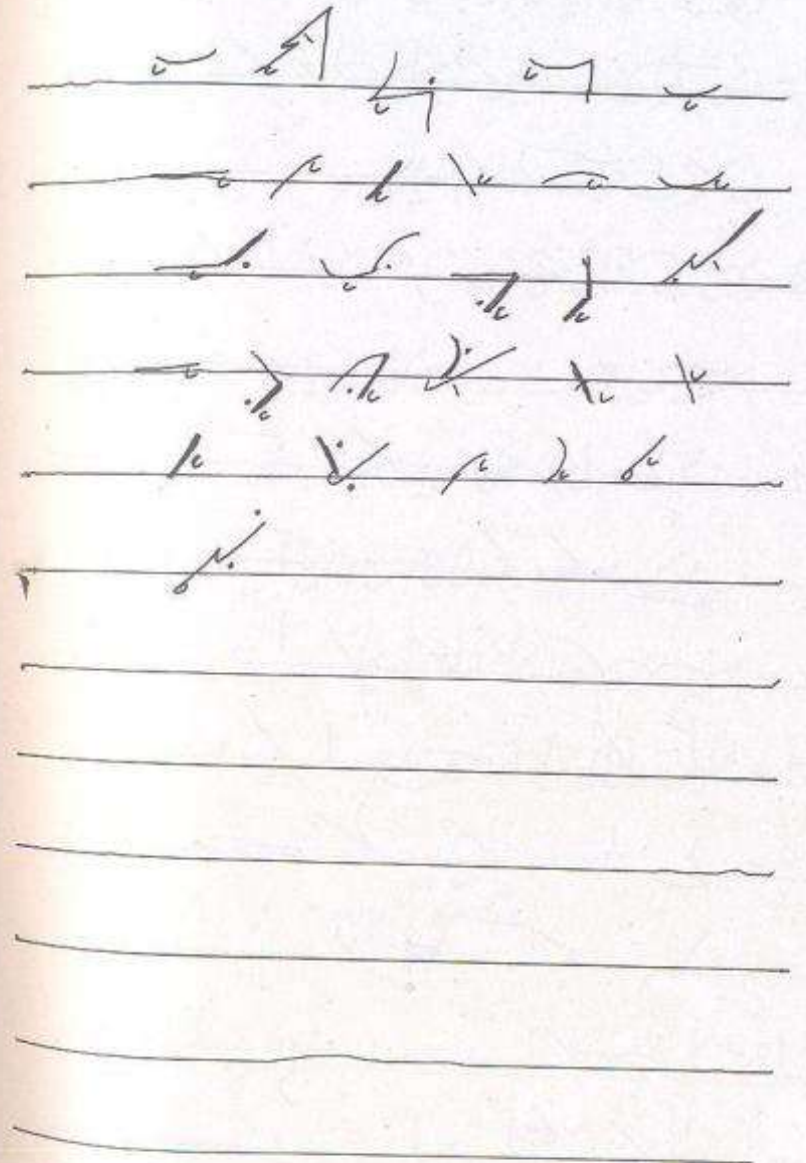
مشق ۳۵
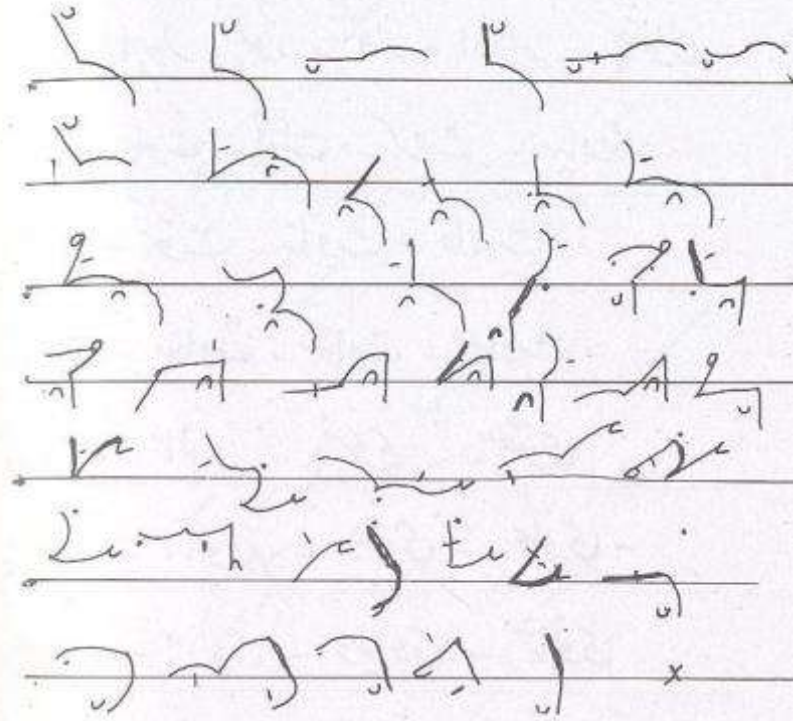
مشق ۳۶

کہانی - حقانی - حاتم - مہاراجہ

مہارانی - ایڈہاک - دہر - حریص

رہائش - ہراساں - بہتان - ماہانہ

ماہوار - لاہور - مہک - شہر

ہوتا - ہادی - ہالہ - ہک

حکیم - لہو - لوہا - لاحق

ہارا - وحی - ہرانا - وہاب - حیا

حواری - نہر - نہلا - ہم

حملہ - ہموار - ہنگامہ - حرص

حِس - حصّہ - ہار - حُر - حوض

ہوزری - ہزارہ - حضور - پھیلنا - پھَل

پھُول - پھُولنا - تھل - تھیلہ

ڈھلان - ڈھلنا - ڈھلائی - جھیل

بھُوت - جھالر - جھُوٹ - جھُوٹا

جھُومنا - جھُولا - دھوپ

ہمراز - ہم ذات - حکمرانی

حصار - حلوہ - حیدر

حیدری - حضرت - حقدار

مشق ۳۷

مشق ۳۸

۱ کاہل آدمی ہمیشہ پیچھے رہتا ہے ۔

۲ دکاندار کو گاہکوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے اور کم منافع لینا چاہیئے ۔

۳ نہر کے پانی سے کھیت سیراب کیے جاتے ہیں ۔

۴ مہمان نے کھانا کھایا ۔

۵ ہمیشہ نیک کام کیا کرو ۔

۶ حاکم کا حکم ماننا ضروری ہے ۔
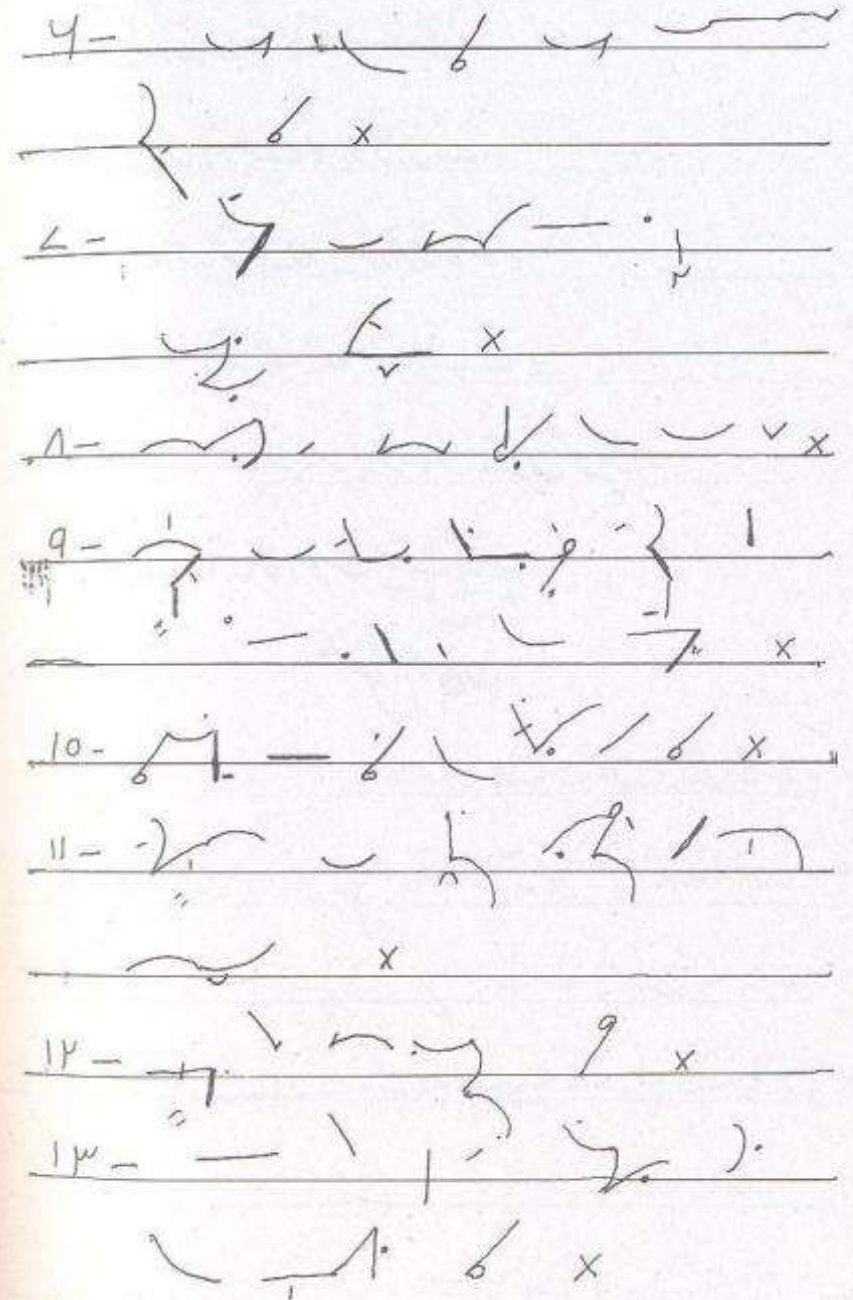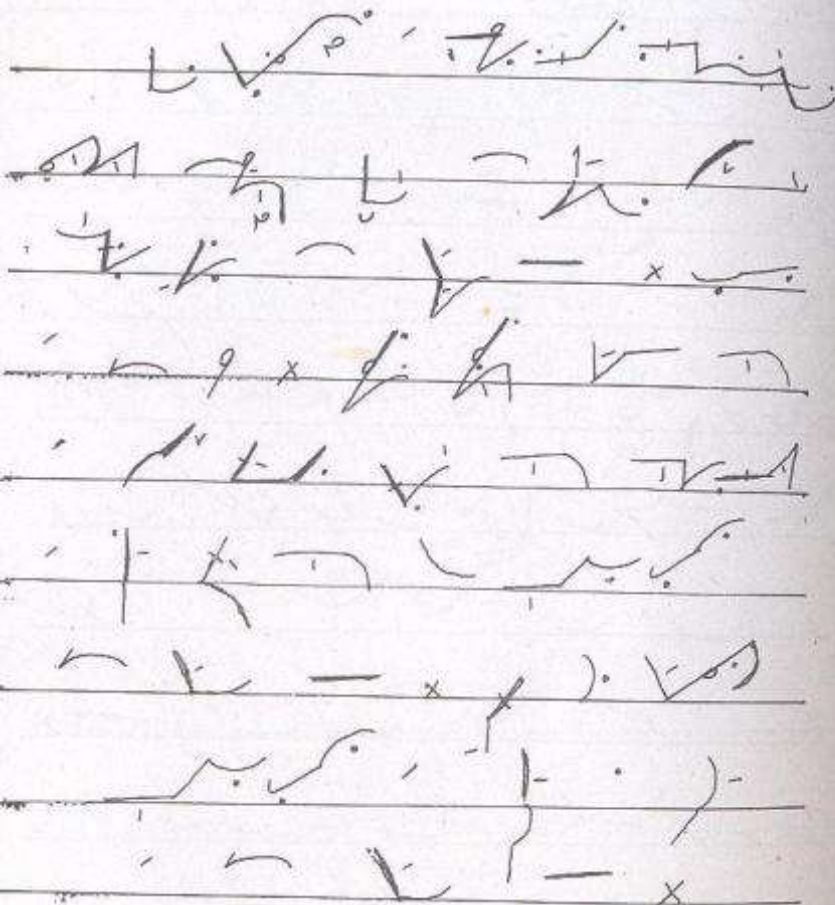
۷ لڑکی نے روئی کاتنا سیکھ لی ۔

۸ کھیل میں ہار جیت تو ہوتی ہی ہے ۔

۹ حلال اور حرام میں ہمیشہ فرق رکھو ۔

۱۰ حاجی نماز پڑھنے میں مصروف تھے ۔

۱۱ وہ نحیف اور لاچار بوڑھا راستے میں گر پڑا ۔

۱۲ چوٹ سے اُس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا

مشق ۳۹

۶-

۷-

۸-

۹-

۱۰-

۱۱-

۱۲-

۱۳-

مشق ۸۰

مشق ۴۱

مشق ۴۲

شاد - راس - پاس - شاخ

شان - شام - وارث - تاش

سَب - عبث - رَس - کس - شک

قسم - جنس - دوستی - بستی

چُستی - سُستی - شُستگی - راستہ - کشتی

کوثر

مشق ۴۳

مشق ۴۴

۶-

۷-

۸-

۹-

۱۰-

۱۱-

۱۲-

۱۳-

مشق ۴۵
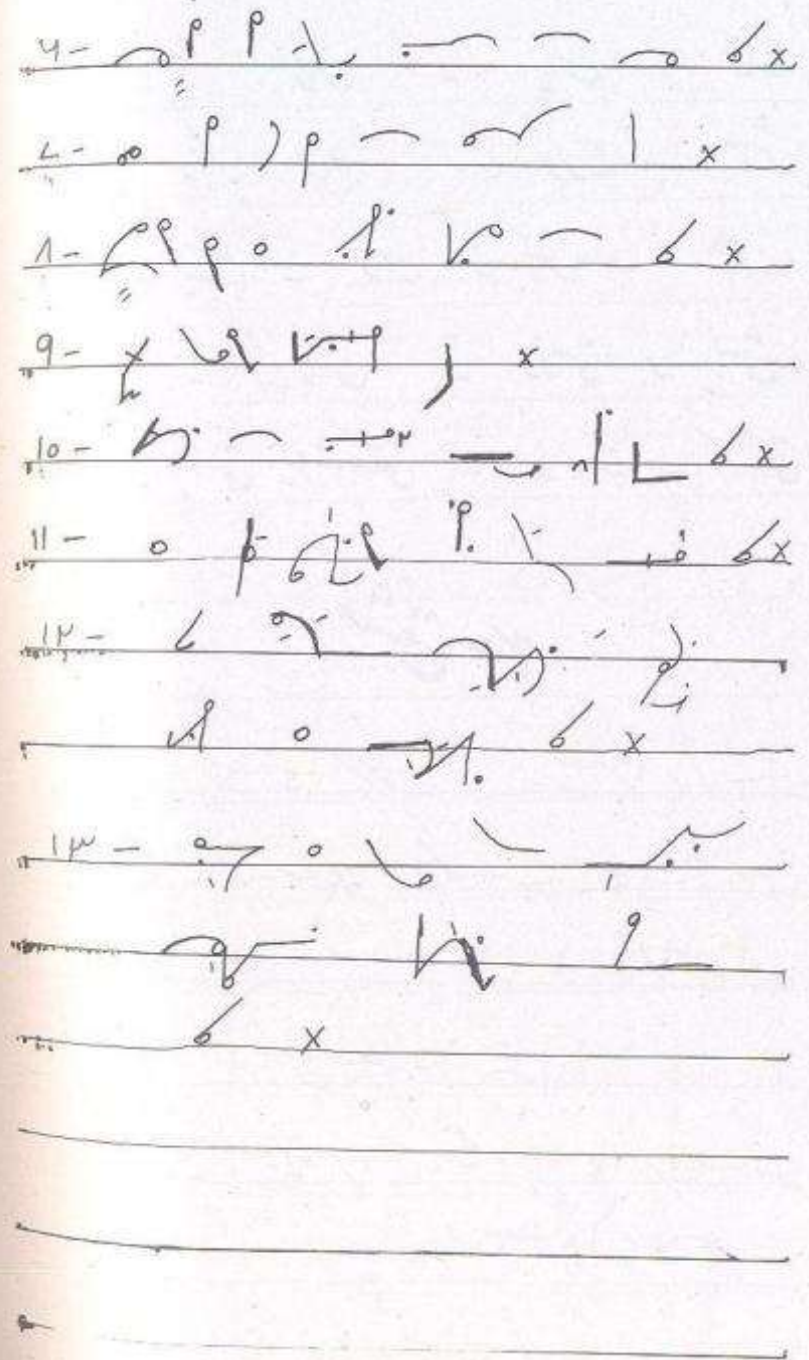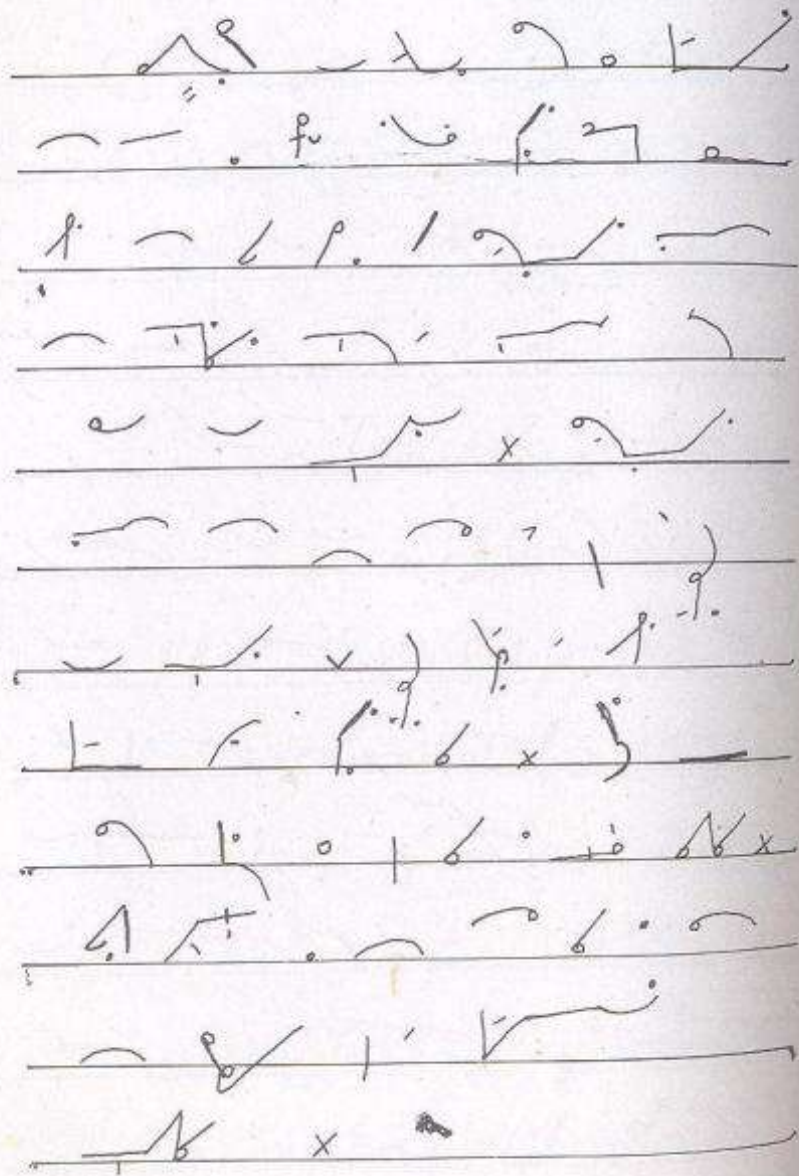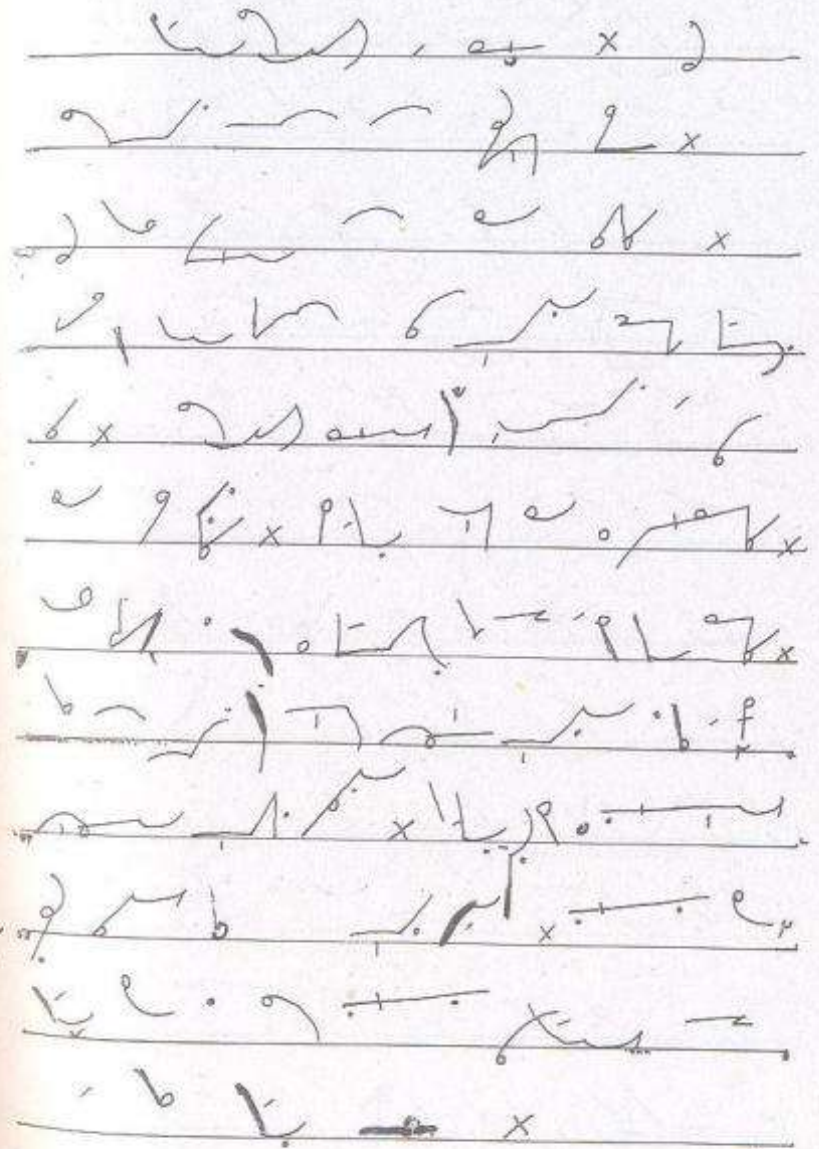
مشق ۴۶

۱ اسلامی تشخص کو اُبھارنا مسلمان کا فرض ہے۔

۲ مسٹر شاہد پڑھائی میں مصروف ہے۔

۳ کام شروع کرنے سے پہلے سوچنا اور سمجھنا ضروری ہے۔

۴ شہادت کی موت پر رشک کرو۔

۵ اس آدمی سے احسان کی اُمید نہ رکھ۔

۶ بھلے لوگ ہمیشہ نیکی ہی کرتے ہیں۔

۷ بھلا کر اور بھلائی کی اُمید رکھ۔

۸ اب تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۹ فیصلہ کرتے وقت انصاف سے کام لو۔

۱۰ پڑھائی لکھائی اچھا مشغلہ ہے۔

۱۱ پڑھ لکھ کر قوم کی خدمت کرو۔

۱۲ بُری سوسائٹی سے سٹوڈنٹ کا نقصان ہوتا ہے۔

۱۳ شعبہ نے صبح صبح نوکر کو چوری کے شُبہ میں پکڑوا دیا۔

۱۴ نیک کام کا صلہ اچھا ہی ہوتا ہے۔

۱۵ مناسب یہی ہے کہ خوش رہو اور حصول مقصد کیلئے کوشش جاری رکھو۔

۱۶ اس باغ کی جانب سرکار نے شکار پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

۱۷ صاف لباس پہن کر سکول جاؤ۔

۱۸ بس میں بھی کافی رش تھا۔

۱۹ خالد کو صرف ایک ہی انعام ملا۔

۲۰ سوائے قاصد کے سب سرکاری لباس میں تھے۔

مشق ۴۷

آس ۔ سے ۔ سی ۔ عیش ۔ شے ۔ آشا

سو ۔ اوس ۔ آسان ۔ سونا ۔ اس ۔

سامان ۔ آسمان ۔ آسل ۔ آثار ۔ آسام

آرام ۔ اشارہ ۔ عشق ۔ مالش ۔ مالشی

روضہ ۔ عرصہ ۔ ریشہ ۔ پالش ۔ خلاصہ ۔ ساحل

ساحلی ۔ سہم ۔ سہارا ۔ سحر ۔ سہراب ۔ صحرا

سہلا ۔ آسام ۔ ساس ۔ سسک ۔ ششدر ۔ ششسہ

سسکنا ۔ استری ۔ شاستری ۔ شائستہ ۔ سرا ۔ اشک

آزاد ۔ آزادی ۔ آزادانہ ۔ آثار ۔ ازالہ ۔ آزمانا ۔

ذات ۔ زور ۔ زیر ۔ اعظم ۔ آشام ۔ آشکارا ۔

اصغر ۔ اُس ۔ عصیاں ۔ سیانا ۔ سائل ۔ آشیانہ ۔

آسائش ۔ شہنشاہ ۔ آشنا ۔

مشق ۴۸

مشق ۴۹
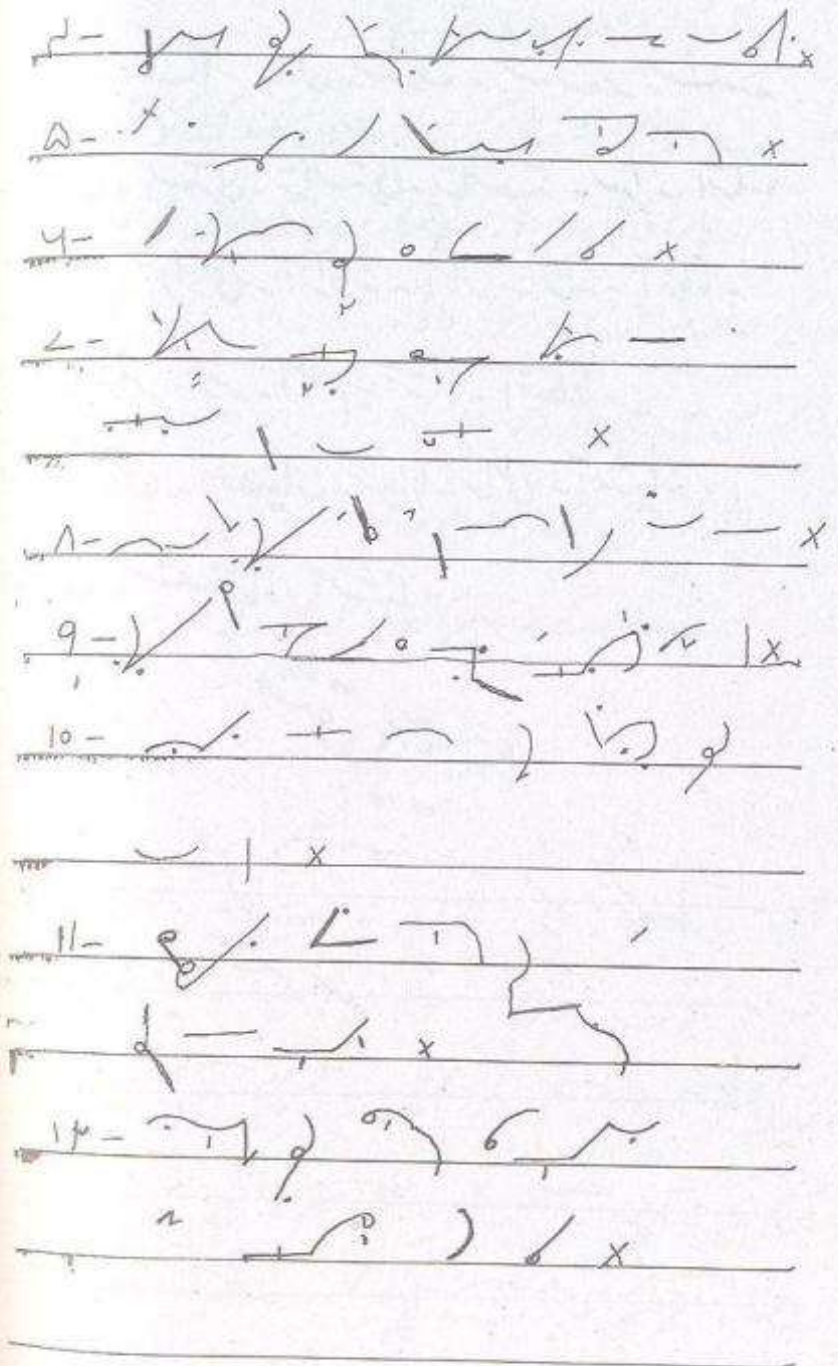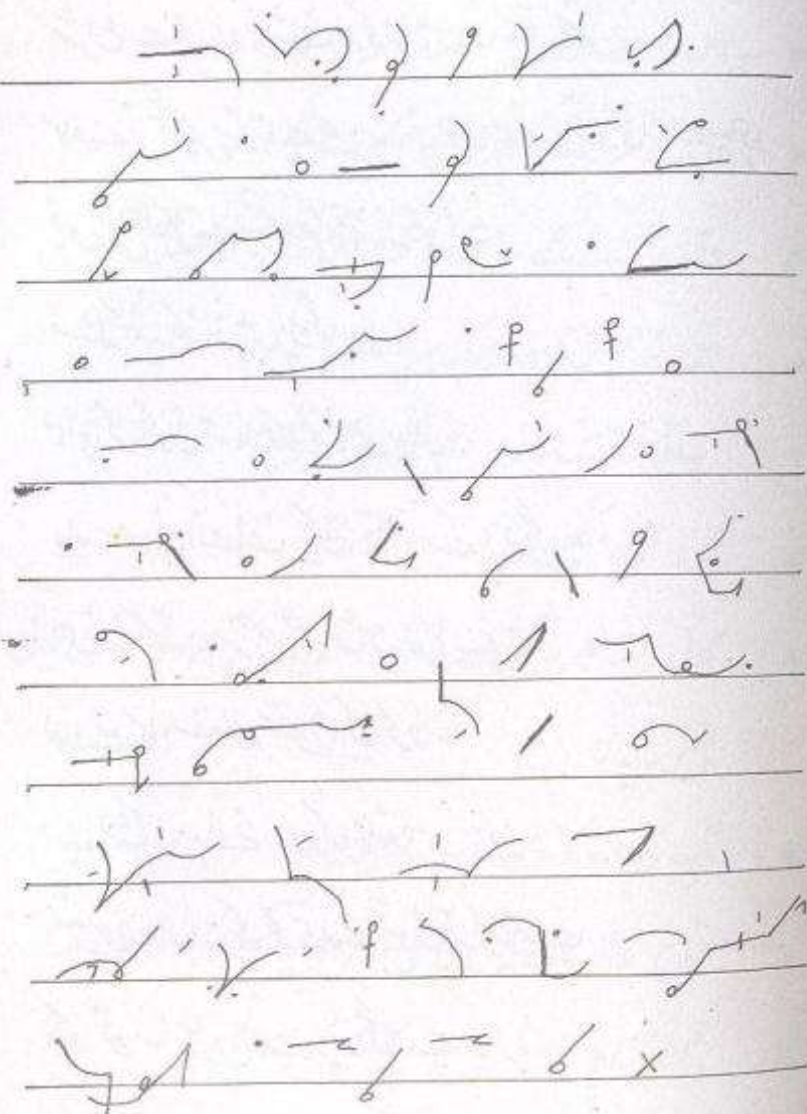
مشق ۵۰

۱ شروع سے ہی وہ اشراف لوگوں میں رہتے تھے ۔

۲ کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ   مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

۳ بس کہ مشکل ہے ہر کام کا آساں ہونا ۔

۴ مسئلہ کشمیر کھٹائی میں پڑ گیا ہے ۔

۵ ثالثی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔

۶ عابد حصول انصاف کیلئے قاضی کے پاس گیا ۔

۷ اس نے کتاب پر صحیح صحیح نشان لگائے ۔

۸ خلاصے کا استعمال تھوڑا کیا کرو ۔

۹ اب اشک بہانے سے کیا فائدہ ۔

۱۰ تمہیں یہ سب کچھ خوشی سے قبول کر لینا چاہیے ۔

۱۱ وُہ تو ساحل سمندر پر گیا ہے ۔

مشق ۵۱

۱ بعض لوگ بزرگی میں بھی بُرائی سے باز نہیں آتے ۔

۲ اس فیصلے سے فروگذاشت کرنا فضول ہے ۔

۳ آپ کے نزدیک بُرائی کا انجام کیا ہے ؟

۴ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تنظیم منظّم ہوتی چلی گئی

۵ اس نے محض مجبور ہو کر یہ فیصلہ کیا ۔

۶ آپ کی نوازش سے یہ بوجھ بھی ہلکا ہو گیا ۔

۷ خواہ مخواہ اُلجھن ٹھیک نہیں ہے ۔

۸ کمال رات بھر رنجش سے جاگتا رہا اور تجھے اپنی زیادتی کا کوئی خیال نہیں ہے ۔

۹ آپ کی بات کو سمجھنا آسان نہیں ہے ۔

۱۰ فوج محاذ پر ڈٹی ہوئی تھی اور مزید اسلحہ کی منتظر تھی ۔

۱۱ میں صبح سے حاجی صاحب کا منتظر ہوں ۔

مشق ۵۲

١-

٢-

٣-

٤-

۵-

٦-

٧-

٨-

٩-

١٠-

١١-

١٢-

مشق ۵۳
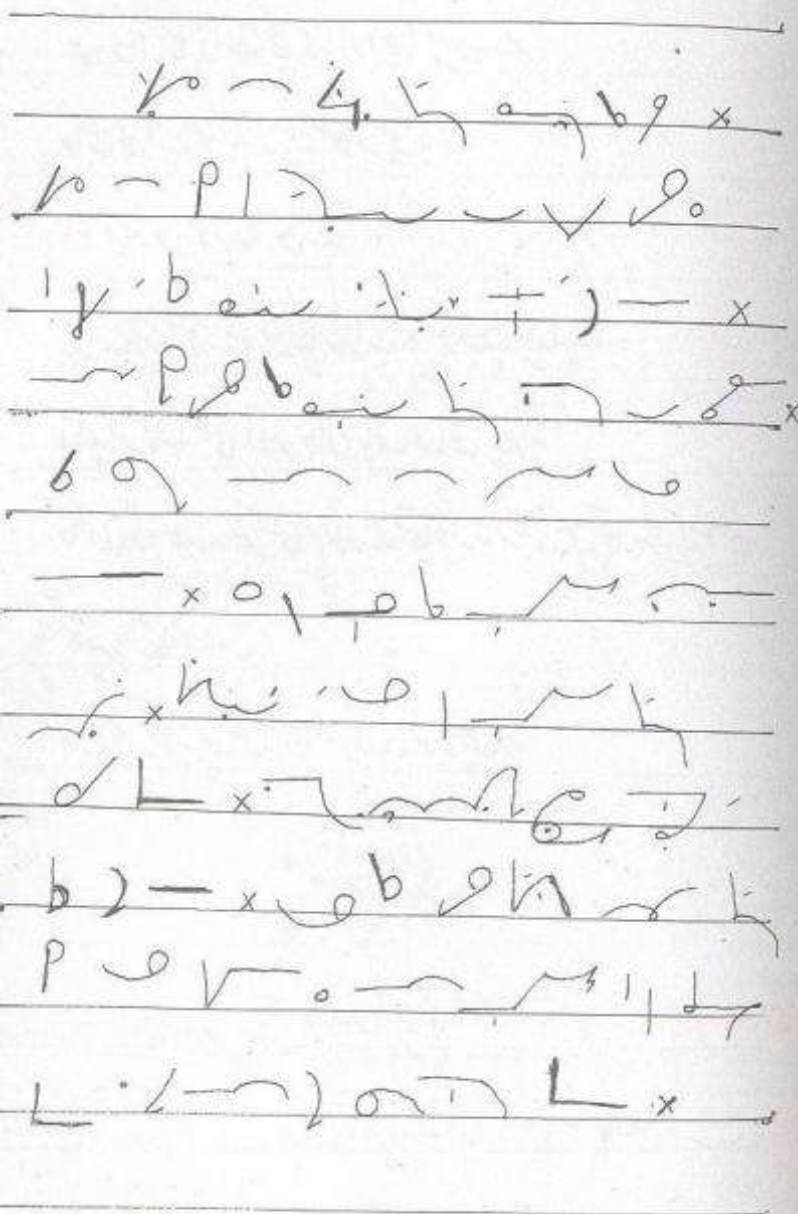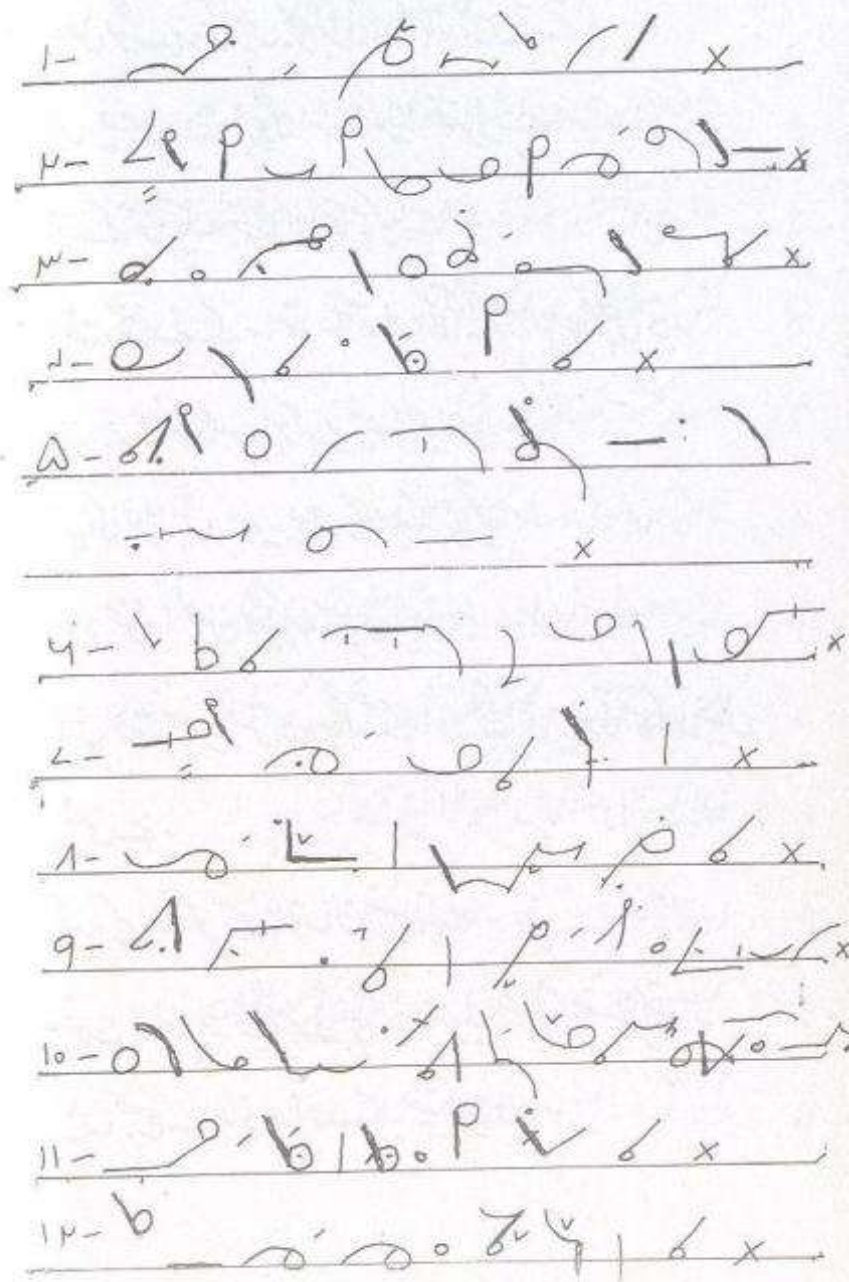
مشق ۵۴

۱ اس دوا کا ذائقہ کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے

۲ حاجی تو کب کا جہاز میں سوار ہو گیا ہے ۔

۳ وہ نمازی اور غازی ہے ۔

۴ خراب ترازو سے تولنا عذاب کا موجب بنتا ہے ۔

۵ اظہار کا ماضی اور حال پاک صاف ہے ۔

۶ قانون کی حد سے کسی صورت تجاوز نہ کرنا نہیں تو سزا کے موجب ٹھہرو گے ۔

۷ تمہاری تجویز پر عمل کرنا ضروری تو نہیں ۔

مشق ۵۵

مشق ۵۶

۱ آسمان پر ستارے جگ مگ جگ مگ کر رہے تھے ۔

۲ اس ستم ظریف کو کچھ دکھائی نہیں دیا ۔

۳ دستر خوان میرے آنے سے پیشتر لگ چکا تھا ۔
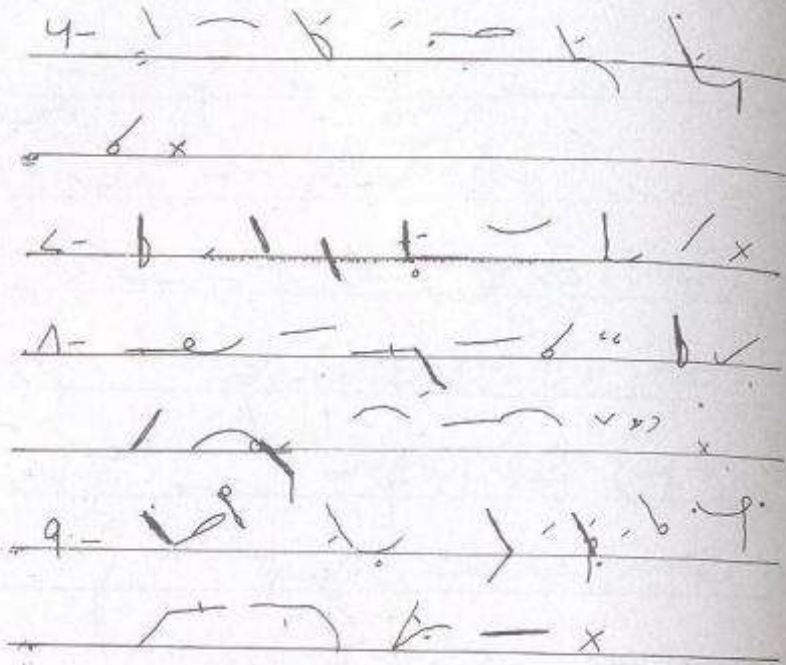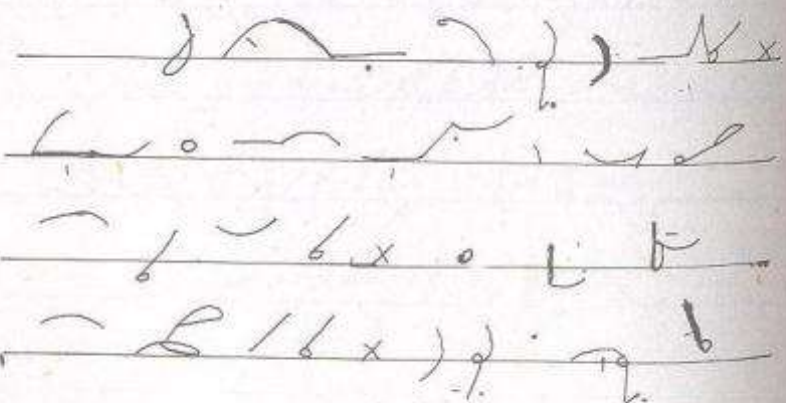
۴ سست آدمی ہمیشہ دیر سے اُٹھتے ہیں ۔

۵ راست گوئی اچھی بات ہے ۔

۶ اس مریض کیلئے پانی کا زیادہ استعمال مناسب رہے گا ۔

۷ زندگی کا مقصد اعلیٰ اور ارفع ہونا چاہیے ۔

۸ ماسٹر صاحب راستہ بھول گئے اور اپنا بیگ بھی کھو بیٹھے ۔

۹ جلدی سے مریض کا بستر ٹھیک کر دو ۔

۱۰ کنستر میں سے کچھ گھی نکال لو ۔

مشق ۵۷

۱-

۲-

۳-

۴-

۵-

۶-

۷-

۸-

۹-

مشق ۵۸

۱
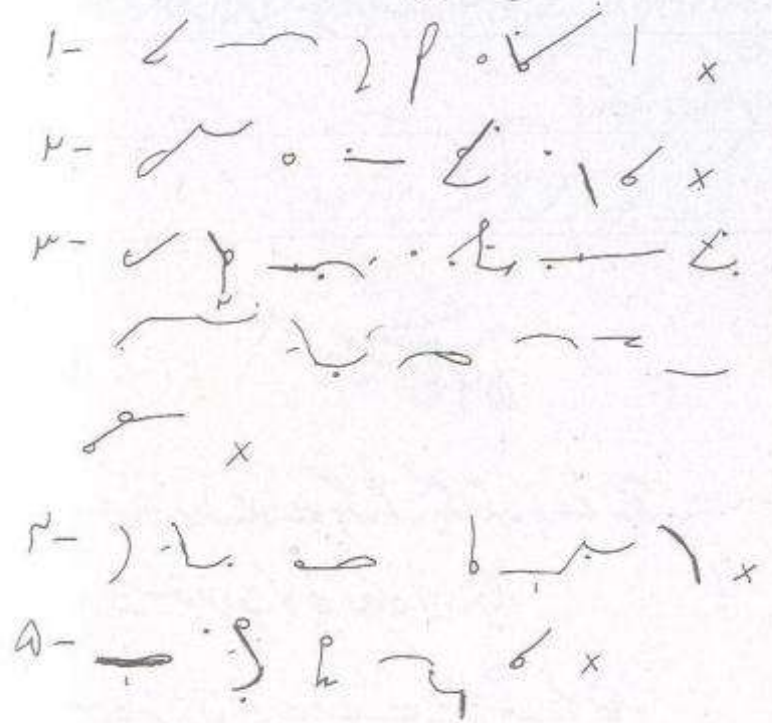
مشق ۵۹

۱ تمہارا کام پہلے پہل ہو چکا ہے۔

۲ اسے جس پہلو بھی دیکھیں درست نظر آئے گا۔

۳ کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ۔

۴ موسم بہار میں تمہارے لیے صبح سویرے

۵ وہ رات بھر تمہارے ساتھ چلنے کیلئے تیار رہا۔

۶ اس نے تمہاری خاطر کیا کچھ نہیں کیا۔

۷ مینیجر صاحب نے یہ سب کچھ اپنے تجربے سے کرلیا۔

۸ کریم کو ایک لاکھ روپے کا جرمانہ ادا کرنا پڑا۔

۹ عُمر کے ساتھ ساتھ تجربہ بھی بڑھتا ہے۔

۱۰ زیادہ چلنے سے تمہاری ٹانگ کا زخم خراب بھی ہو سکتا ہے۔

۱۱ میجر اسلم نے جنگ میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

مشق ۶۰

مشق ۶۲

مشق ۶۱

۱ جلسہ کی کارروائی معمول کے مطابق ہوئی۔

۲ نگار کی بہتر کارکردگی کو دیکھتے ہوئے گورنر صاحب نے انعام کا اعلان کیا۔

۳ ہمارے پیارے نبیؐ کریم انسانیت کی فلاح کیلئے تشریف لائے۔

۴ خواہ مخواہ جلسے جلوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

۵ مولوی صاحب نے اپنے تجربے سے سارا کام وقت سے پہلے مکمل کر لیا۔

۶ فی الحال معمول کے کام کر لیے جائیں تو بہتر ہو گا۔

۷ میرے نزدیک تمام طلباء کو ڈسپلن بالعموم اور پڑھائی کا بالخصوص خیال کرنا چاہیئے۔

مشق ۶۳

تنگ ۔ جنگ ۔ رنگ ۔ رینگنا

جھنگ ۔ بھنگ ۔ دنگ ۔ لونگ

مانگ ۔ سنگ ۔ زنگ ۔ گنگ

جمپ ۔ لیمپ ۔ ہانپ ۔ چنبیلی ۔ چمپا ۔ عنبر

سانپ ۔ انبالہ ۔ جُنبش ۔ گھمبیر ۔ مبنی ۔ کانپ

والا ۔ والد ۔ والدہ ۔ ویل ۔ والی ۔ والی بال

قوال ۔ بھانپ ۔ رنگیلا ۔ کمبل ۔ عنبر ۔ جمپ

چھانگا مانگا ۔ پتنگ ۔ بانگ ۔ ولولہ انگیز ۔ ولایت

اوّل ۔ تذلیل ۔ لالہ ۔ جلالی ۔ دلال

دلالی ۔ ملال ۔

مشق ۶۴

مشق ۶۵
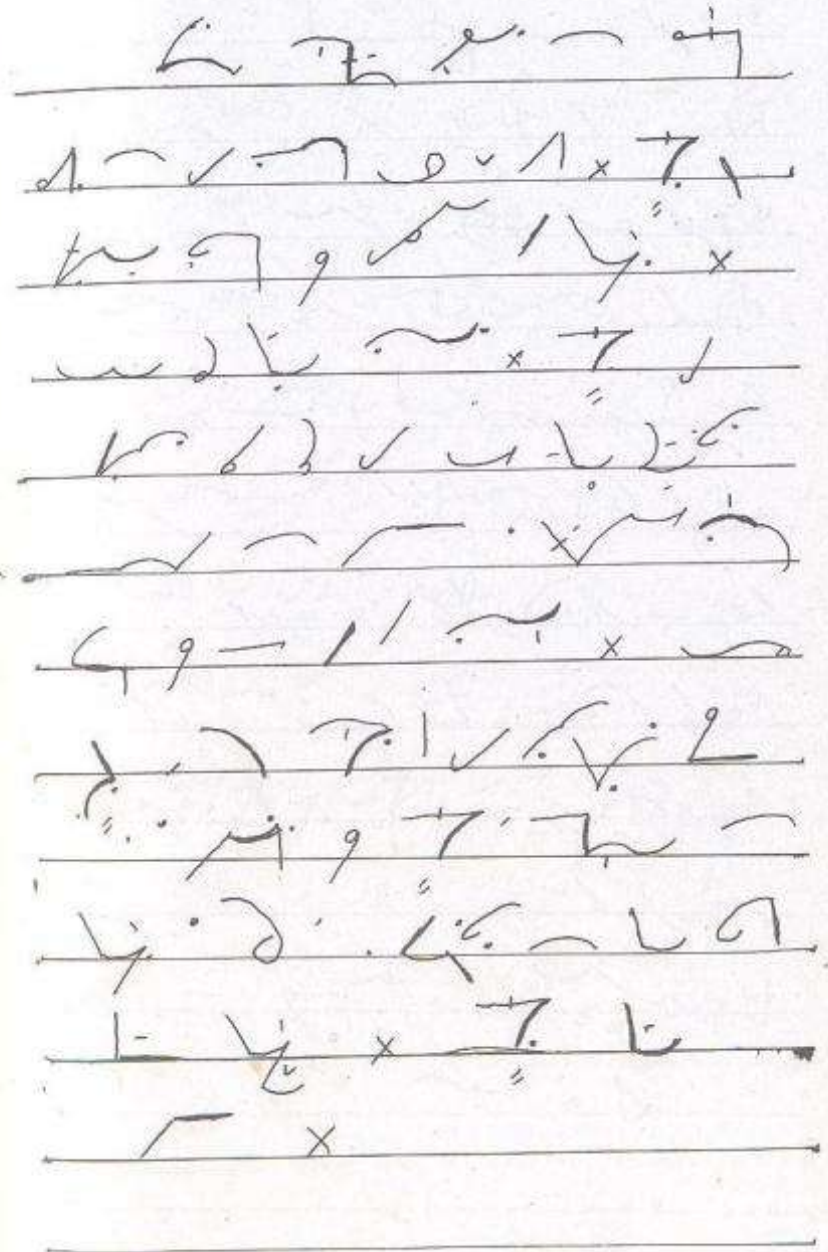
مشق ۶۶

۱ مِل مالک بڑا چالاک آدمی تھا ۔

۲ اس نالائق سے علاقے کے لوگ تنگ تھے ۔

۳ یہ میز نیلام گھر سے لی گئی ہے ۔

۴ ہمارے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ یہ نلکا خراب ہے ۔

۵ مولانا صاحب کے پاس علم کا سمندر ہے ۔

۶ وہ بڑی مشکل سے اپنی منزل تک گیا ۔

۷ مسئلہ کافی اُلجھا ہُوا تھا اور لڑائی تیز تھی ۔

۸ علم کی کمی اس کی ہلاکت کا باعث بنی ۔

۹ غلام سے اچھا سلوک کرنا چاہیئے ۔

۱۰ علم کی دولت کبھی چوری نہیں ہو سکتی ۔

۱۱ ہماری انجمن کا جلسہ اب کچھ روز کے لیے ملتوی ہو گیا ہے ۔

مشق ٦٧

١-

٢-

٣-

٤-

٥-

٦-

٧-

٨-

٩-

١٠-

١١-

١٢-

١٣-

مشق ٦٨

١.
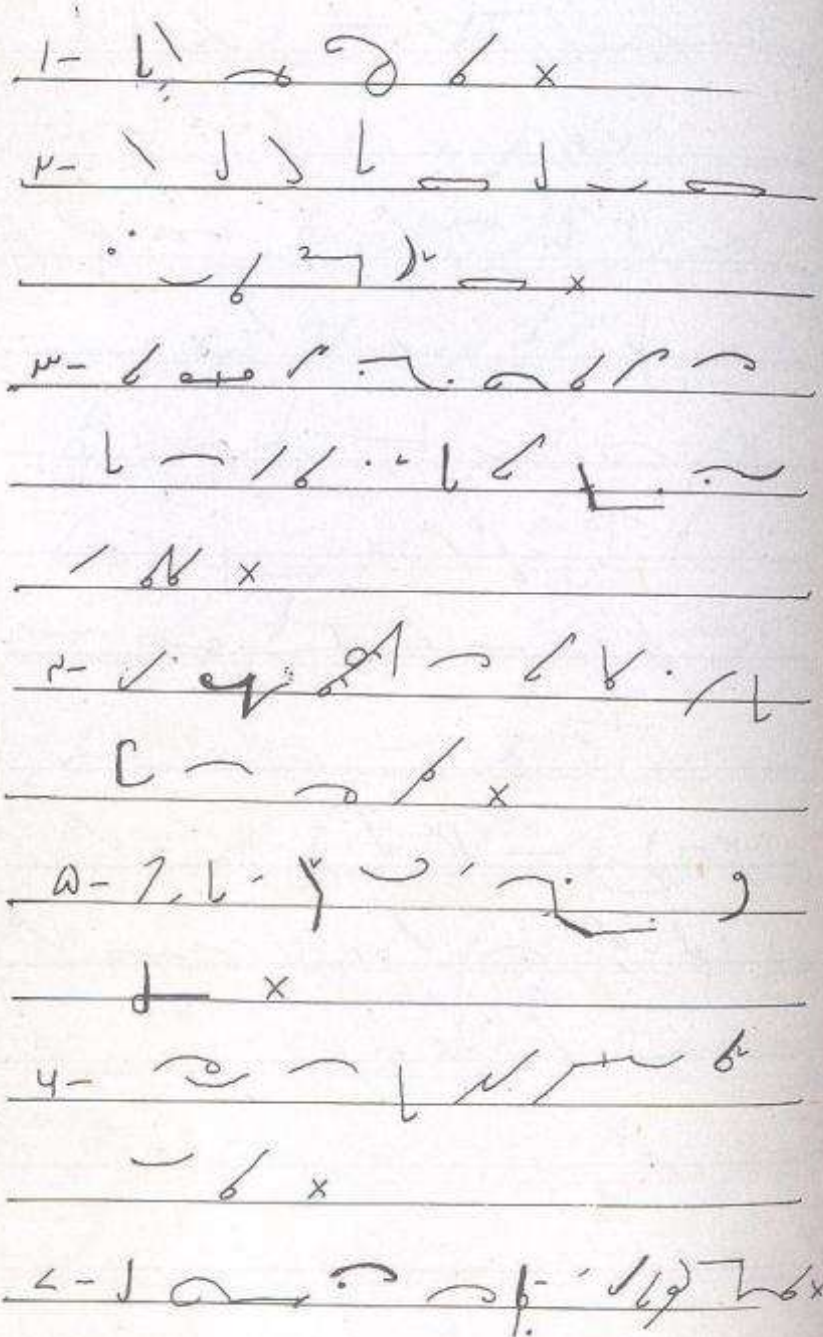
مشق ۶۹

۱ یہ شخص پان کا کاروبار کرتا ہے ۔

۲ اس دکان سے برف ملتی ہے ۔

۳ پرچون کی دکان میں نفع نقصان کا تناسب کم ہوتا ہے ۔

۴ معاف کرنا نیکی ہے ۔

۵ ان پر اندر رہنے کی بندش تھی ۔

۶ طوفان کی اس ادا میں بھی کتنا خلوص ہے ۔
ساحل تک آگیا ہے تجھے تلاش کرتے ہوئے

۷ فصل خریف اور فصل ربیع کسان کیلئے خوشی کا پیغام لاتی ہے ۔

۸ جاپان نے صنعتی میدان میں خوب ترقی کی ہے ۔

۹ نیک لوگ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے ۔

مشق ۷۰

۸-

۹-

۱۰-

۱۱-

۱۲-

۱۳-

مشق ۷۱ .
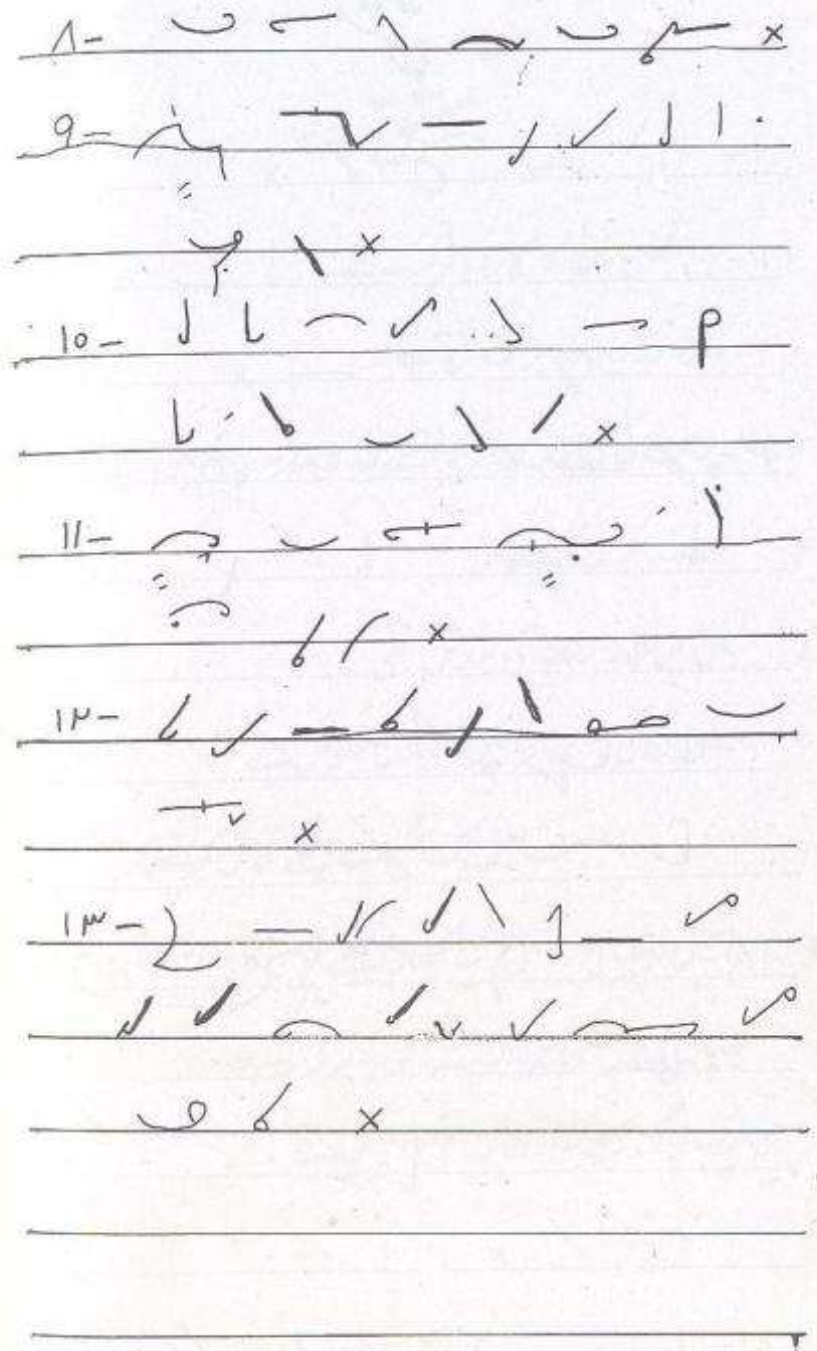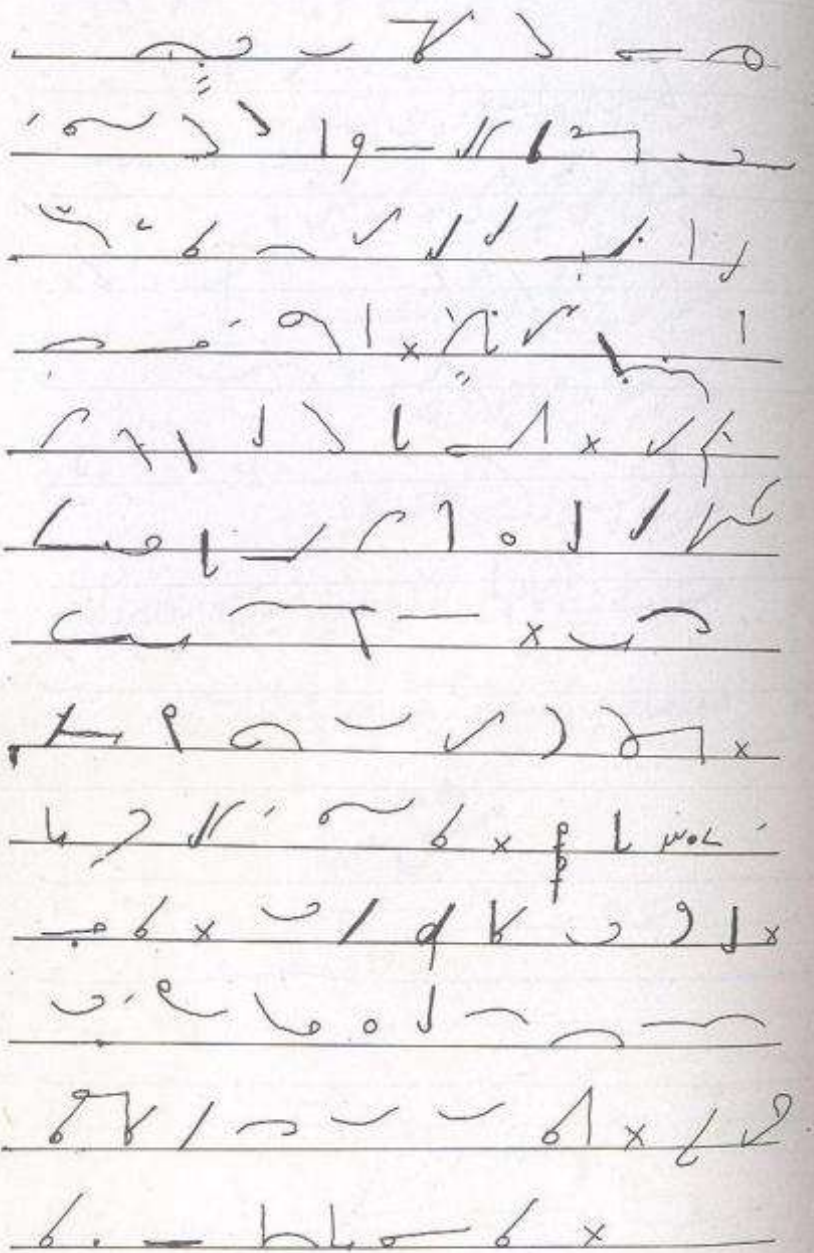
مشق ۷۲

۱ ذاکر عموماً شکار میں دلچسپی لیتا ہے۔

۲ اچھی شکل اچھی سیرت کی ضمانت نہیں۔

۳ ضمیر کو اپنی نیکی کا ثمر ملا ہے۔

۴ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

۵ ظفر نے پستول سے نشانہ لگایا۔

۶ مستری نے اپنے کام میں تو زیادہ بے صبری کا مظاہرہ کیا۔

۷ صدر صاحب بڑے خوش دل اور اچھے انسان ہیں۔

مشق ۷۳

مشق ۴۷

۸-

۶-

۷-

۸-

۹-

10-

- جاری -

مشق ۷۵

۱ لڑکوں نے بانس پر چڑھ کر ڈانس کیا ۔

۲ یہ شخص تو دھونس سے کام لیتا ہے ۔

۳ وہ کھانس کھانس کر ہلکان ہوا جاتا ہے ۔

۴ رنج نہ کر کوشش کر ۔

۵ اس کو پیشکش قبول نہ کرنے پر بڑا رنج ہے ۔

۶ قومی لباس اور قومی زبان سے اپنا تشخص برقرار رکھیں ۔

۷ اس بھلے مانس کو حق ملنا چاہیئے ۔
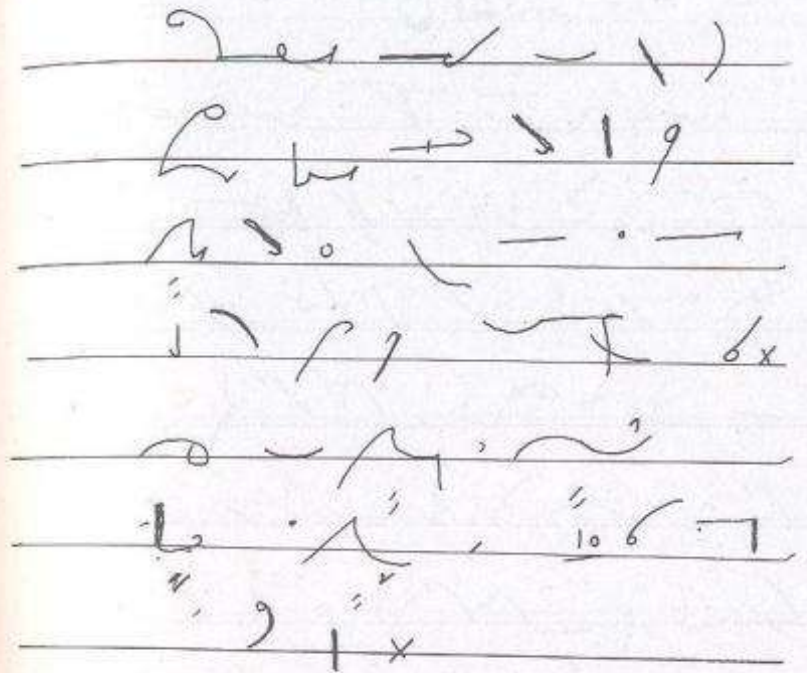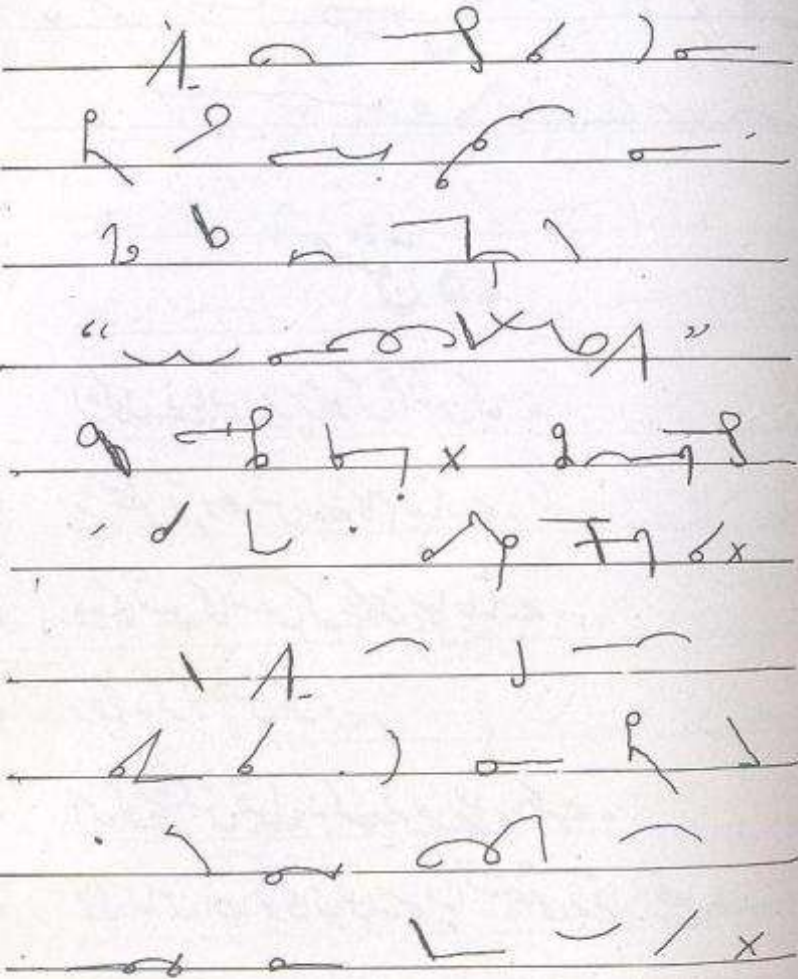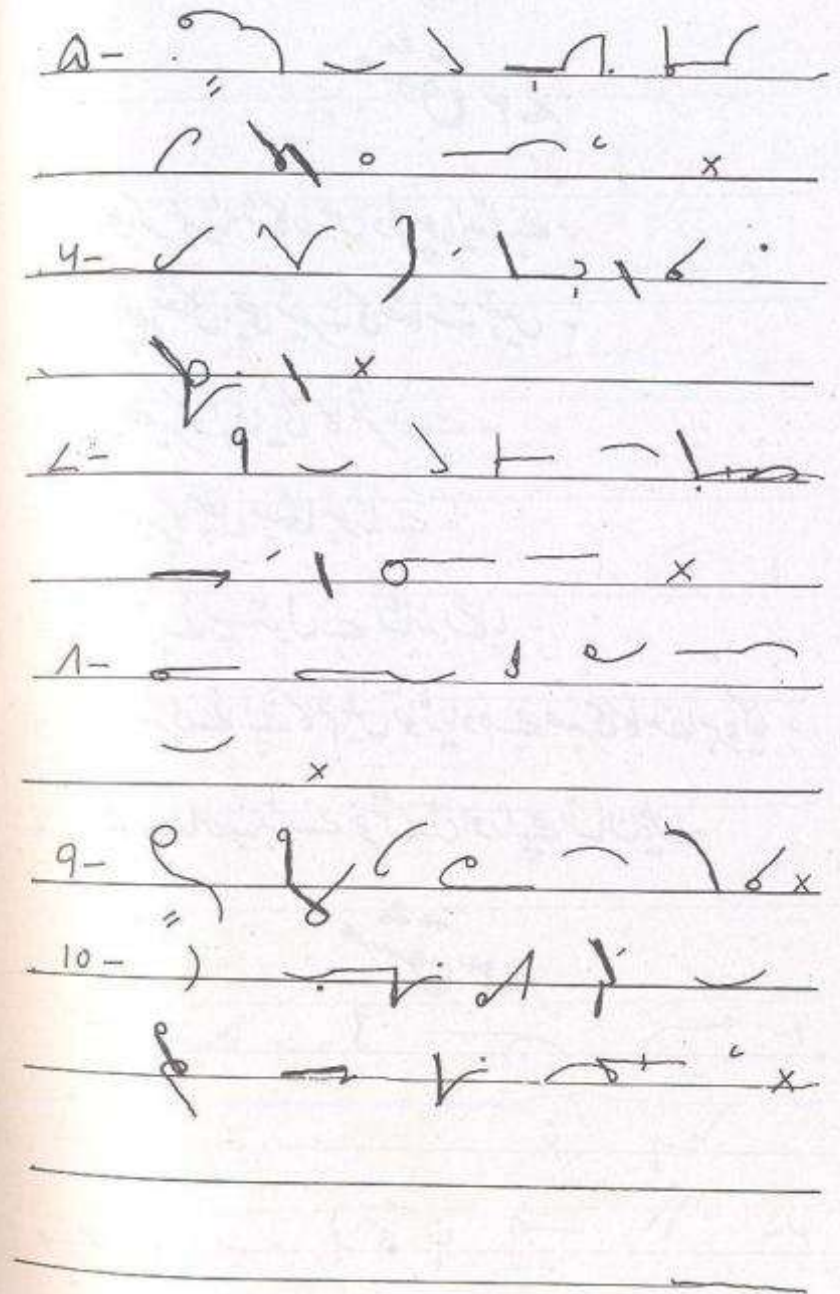
۸ آپ کی طرف سے دوستی میں ہمیشہ پہل ہوتی ہے ۔

۹ عادل نے میری پیش کش مسترد کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا ۔

مشق ۷۶

مشق ۷۷

مشق ۷۸

۱ عورت کا معاشرے میں بڑا اہم کردار ہے۔

۲ وہ عجیب مصیبت میں گرفتار تھے۔

۳ شجاعت عجلت میں اپنا سامان گاڑی میں بھول گیا۔

۴ اُلفت پیر صاحب کی کرامت دیکھ کر لٹو ہو گیا۔

۵ رات کے ساتھ ہی روشنی ماند پڑ گئی۔

۶ سلامت کو غربت کی وجہ سے شہر چھوڑنا پڑا۔

۷ مسجد میں نوبت لڑائی تک پہنچ گئی۔

۸ موجودہ حالات میں اچھی قیادت کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔

۹ مجید صحبت بد میں بیٹھ کر بُرا ہو گیا۔

۱۰ ذلّت سے بچنا چاہتے ہو تو اپنے رب کی صفت بیان کرو اور زکوٰۃ دو۔

۱۱ اس مدرسے کچھ روپے نکال لو۔

مشق ٧٩

١-

٢-

٣-

٤-

٥-

٦-

٧-

٨-

٩-

١٠-

- حالی

١١-

١٢-

١٣-

مشق ٨٠

١١-

١٢-

١٣-

١٤-

١٥-

مشق ۸۱

- جاری -

مشق ۸۲

۱ صفدر دسمبر میں کراچی جائے گا۔

۲ سردار نے چوکیدار کو سو روپے دیے۔

۳ گرمی شدید تر تھی اور پانی نایاب

۴ وہ سُندر سپنوں میں خوش تھے۔

۵ چوکیدار نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

۶ کشتی کو لنگر ڈالنے کیلئے کچھ آدمی باہر نکالنا پڑے

۷ شریف تر نے شاندار کارگزاری پر سردار سے انعام لیا۔

مشق ۸۳

مشق ۸۴
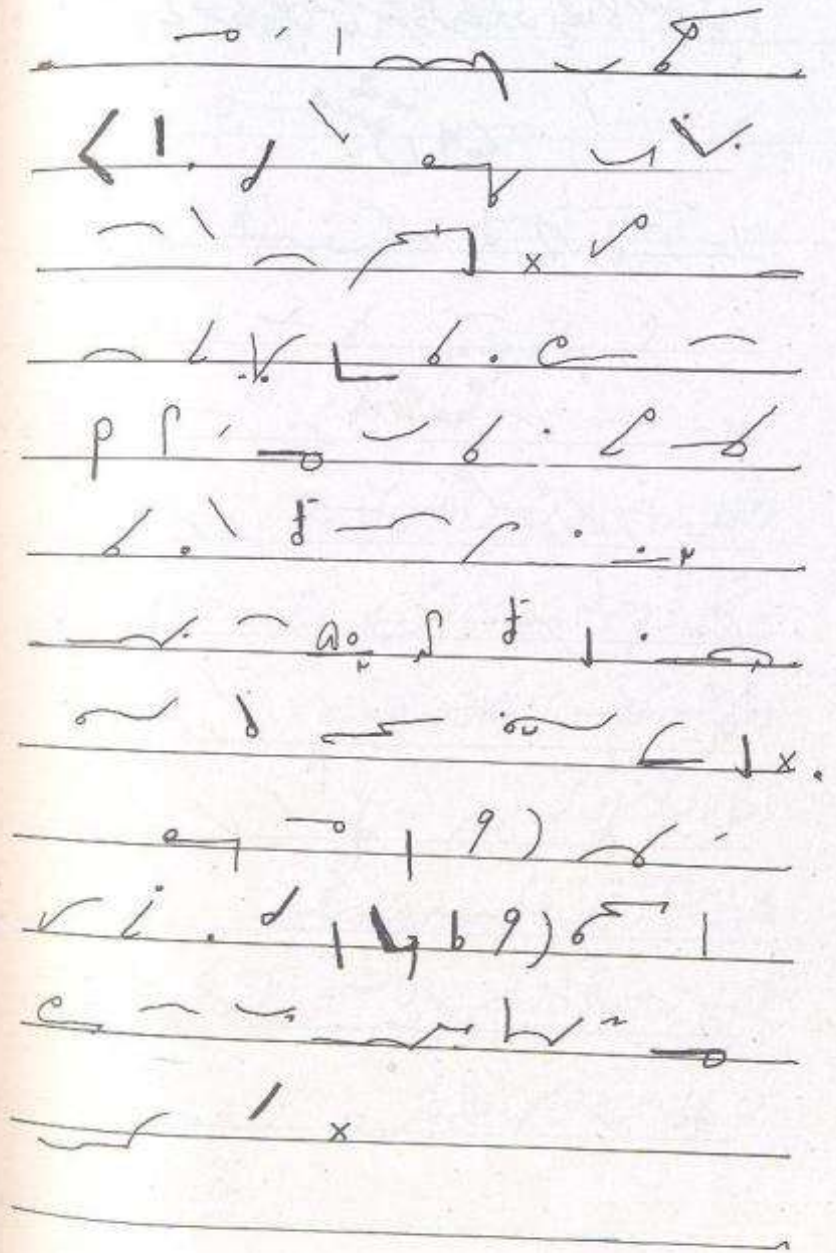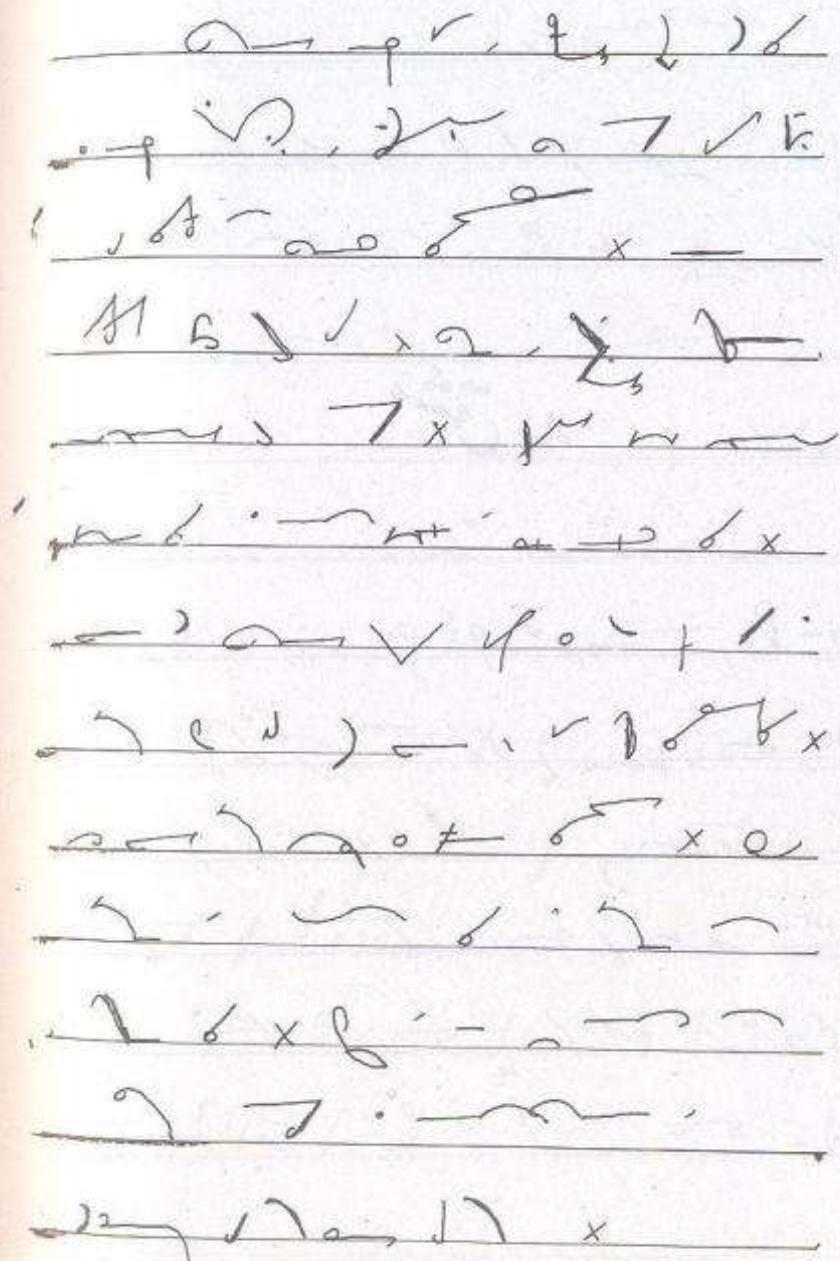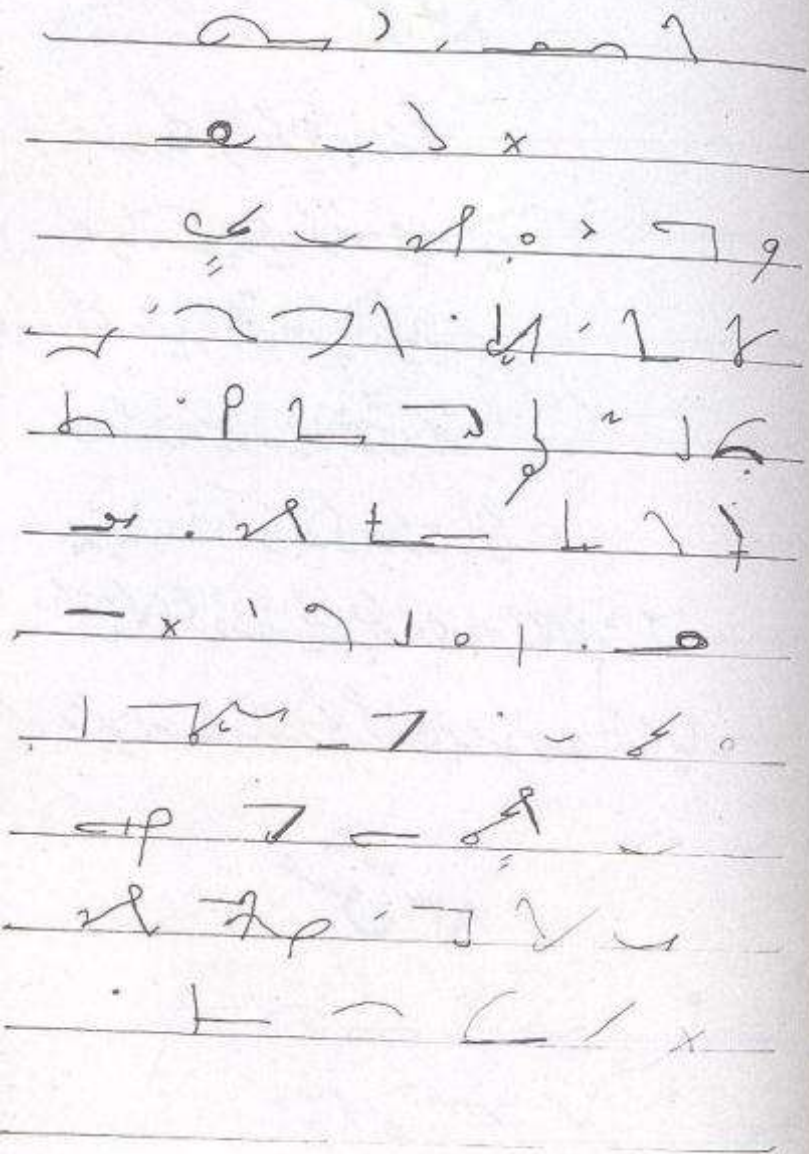
مشق ۸۵

۱ وہ کم ظرف اور کم نصیب آدمی پاک باز لوگوں کے ساتھ ناخوش تھا

۲ محمد نواز اپنے سامان کے ساتھ صدر دروازے سے نمودار ہوا۔

۳ کریم باوفا اور باوقار شخص ثابت ہوا ہے۔

۴ حق گو کبھی حق تلفی نہیں کیا کرتے۔

۵ خوش صورت نے خیر سگالی کا پیغام بھیجا ہے۔

۶ پردہ نشین نے پاک صاف رہنے کی تلقین کی۔

۷ حق دار کو اس کا حق ضرور ملنا چاہیئے۔

۸ اپنی درخواست پہ دستخط کرو اور شاھد کو دو۔

۹ حالات ساز گار ہوئے تو ساز و سامان سمیت ہی آجانا۔
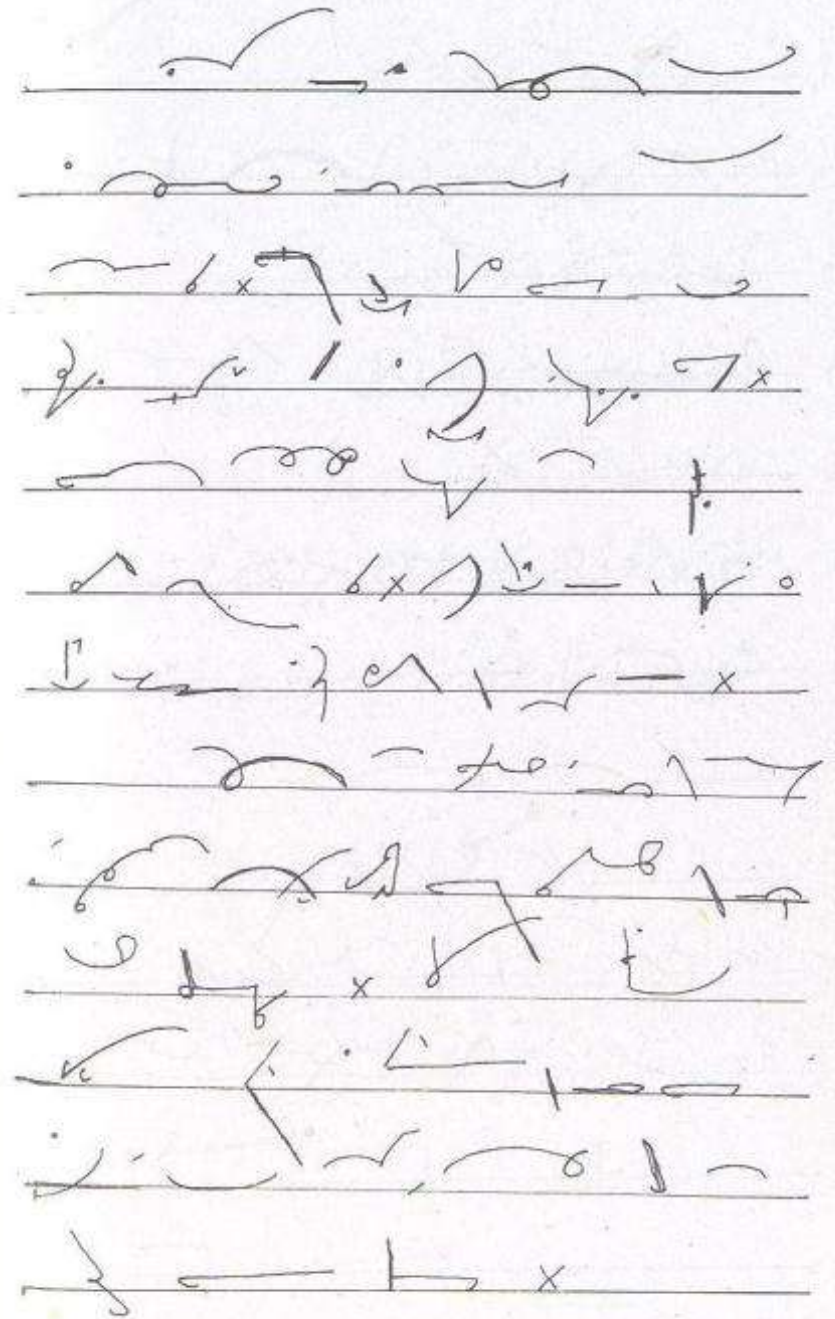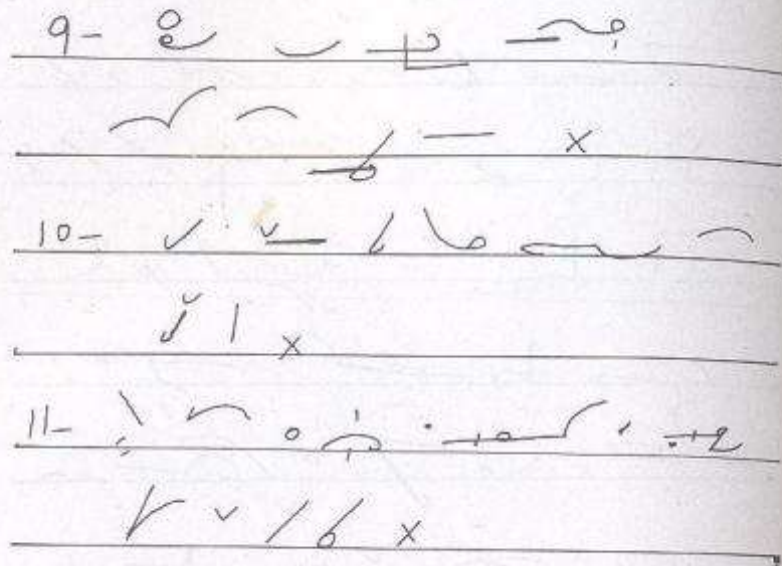
مشق ۸۶
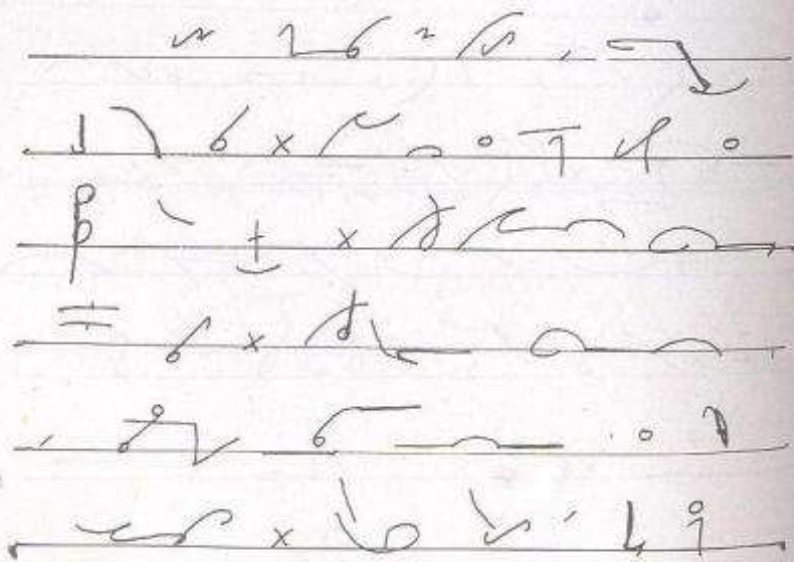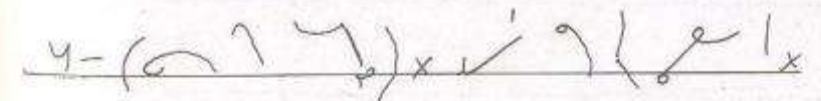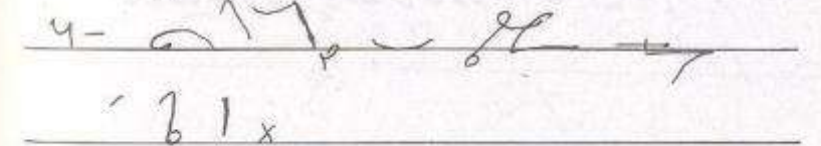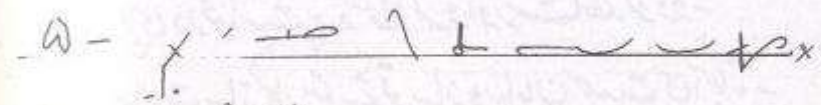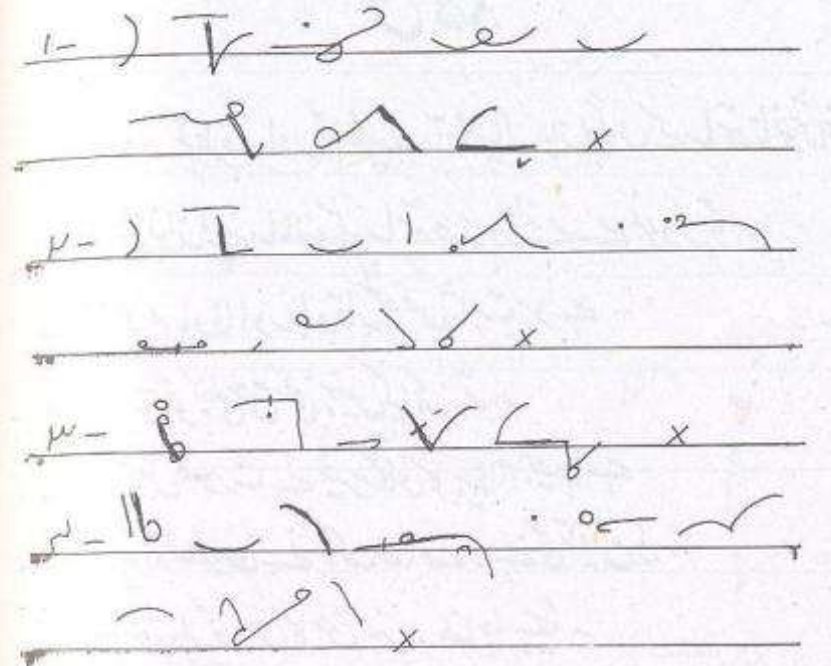
۱-

۲-

۳-

۴-

۵-

۶-

۷-

۸-

جاری

۹-

۱۰-

۱۱-

مشق ۸۷

جاری

مشق ۸۸

۱ بستی والے کبوتر باز بہت تنگ تھے ۔

۲ جوئے باز نے مے خانہ میں فساد برپا کرکے کافی نقصان کیا ۔

۳ اس المناک واقعہ کو دیکھکر فیروز خان گھبرا گیا ۔

۴ وہ اس کا الفت نامہ پڑھتے ہی چل پڑا ۔

۵ حق پرست نے حق و انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا ۔

۶ اہل ہنر نے حیرت انگیز کارنامہ انجام دیا ۔

۷ پتنگ باز نے مراد خان کا کہنا مانا اور آخر کار چھت سے گر پڑا ۔

۸ حرام خور نے سبزی فروش کو پیٹ ڈالا ۔

۹ تعلیم یافتہ انسان سے اس نفرت انگیز حرکت کی توقع نہیں کی جاسکتی ۔

مشق ۸۹

1-

2-

3-

4-

5-

6-

7-

8-

9-

10-

11-

جاری

۱۲-

۱۳-

مشق ۹۰

مشق ۹۱

۱ بعد میں معلوم ہوا کہ اینٹ کی چوٹ سے اس کا سر پھٹ گیا ۔

۲ چاٹ بڑی لذیذ تھی اس لیے زیادہ کھائی گئی ۔

۳ اسلم دشمن کے سامنے چٹان کی طرح ڈٹ گیا ۔

۴ چور گھر کا سامان سمیٹ کر بھاگ گیا ۔

۵ بچے سامان پر لیٹ رہے تھے ۔

۶ سکاؤٹ نے کیل گاڑ کر کیمپ کو مضبوط کیا ۔

۷ نل کے پھٹنے سے سارا تیل ضائع ہو گیا ۔

۸ ایجنٹ کی رپورٹ پر پولیس جائے واردات پر فٹافٹ پہنچ گئی ۔

۹ گندم کی کٹائی کا موسم آ گیا ہے ۔

۱۰ ملازمت میں صوبوں کا کوٹہ آبادی کے تناسب سے رکھا گیا ہے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو ۔

مشق ۹۲

مشق ۹۳
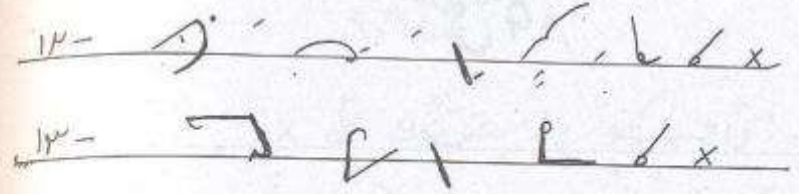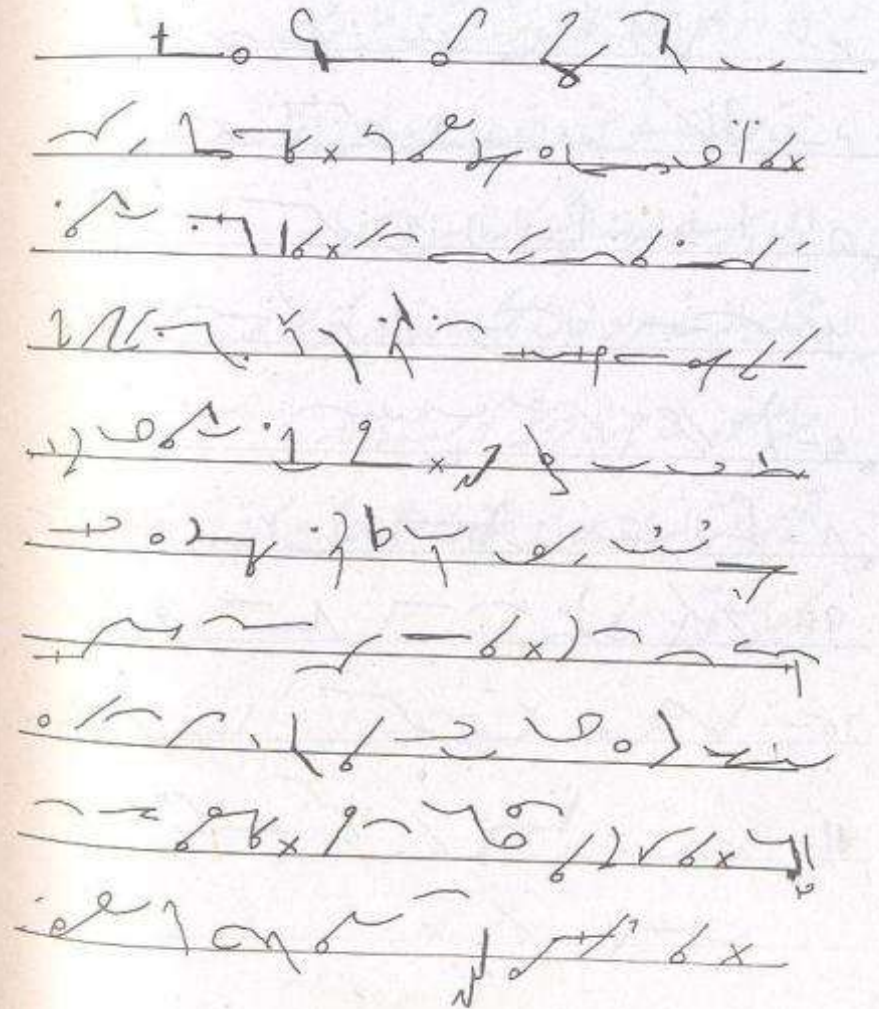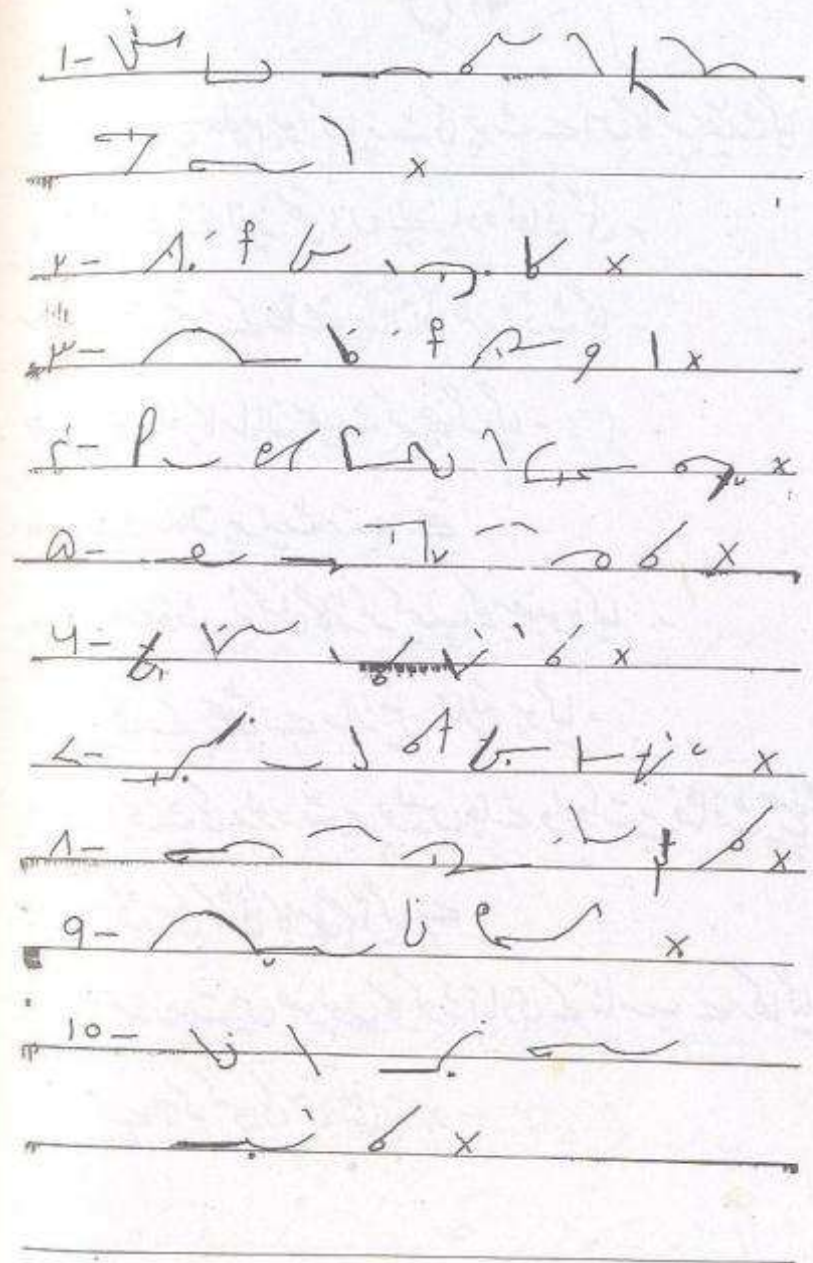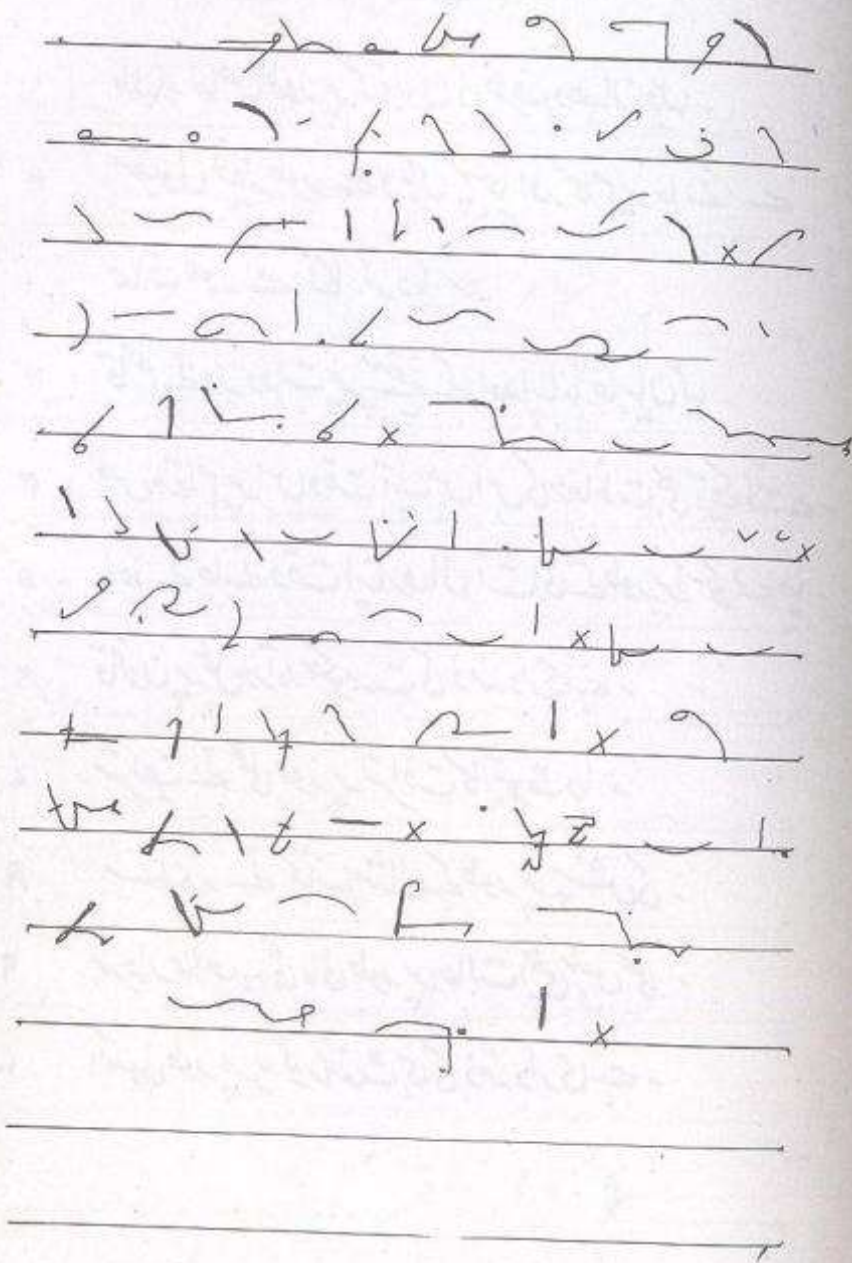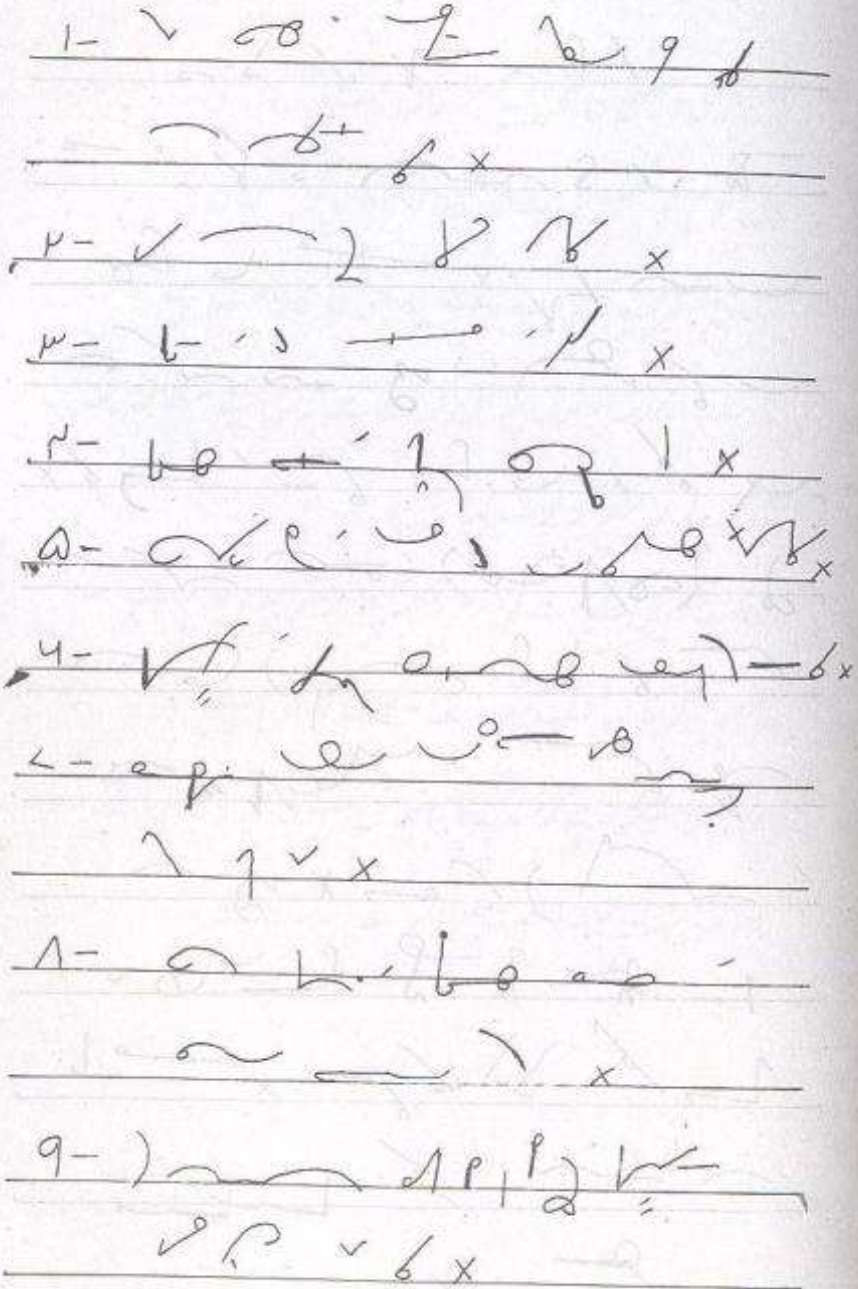
مشق ۹۴

۱ طلباء خاص طور پر کتابوں کی طرف دھیان دیں۔

۲ مقبول خفیہ طور سے وہاں پہنچا اور کام پر جانے سے صاف طور سے انکار کر دیا۔

۳ قاسم نے درِ دولت پر پہنچنے کے بعد اپنا مُدعا بیان کیا۔

۴ جس مقام پر اس وقت آپ ہیں اس کی حفاظت بھی آپکے ذمّہ ہے۔

۵ ماجد نے جاتے وقت اپنا رومال نشانی کے طور پر اسکو دے دیا۔

۶ قانون پر عمل درآمد حکومت کی ذمّہ داری ہے۔

۷ شریف نے عملی طور پر شرافت کا ثبوت دیا۔

۸ سکندر نے کتاب مثال کے طور پر پیش کی۔

۹ سردار صاحب کی مالی طور پر حالت اچھی نہیں تھی۔

۱۰ اصولی طور پر یہ گورنمنٹ ہی کی ذمّہ داری ہے۔

مشق ۹۵

۱-

۲-

۳-

۴-

۵-

۶-

۷-

۸-

۹-

مشق ۹۶
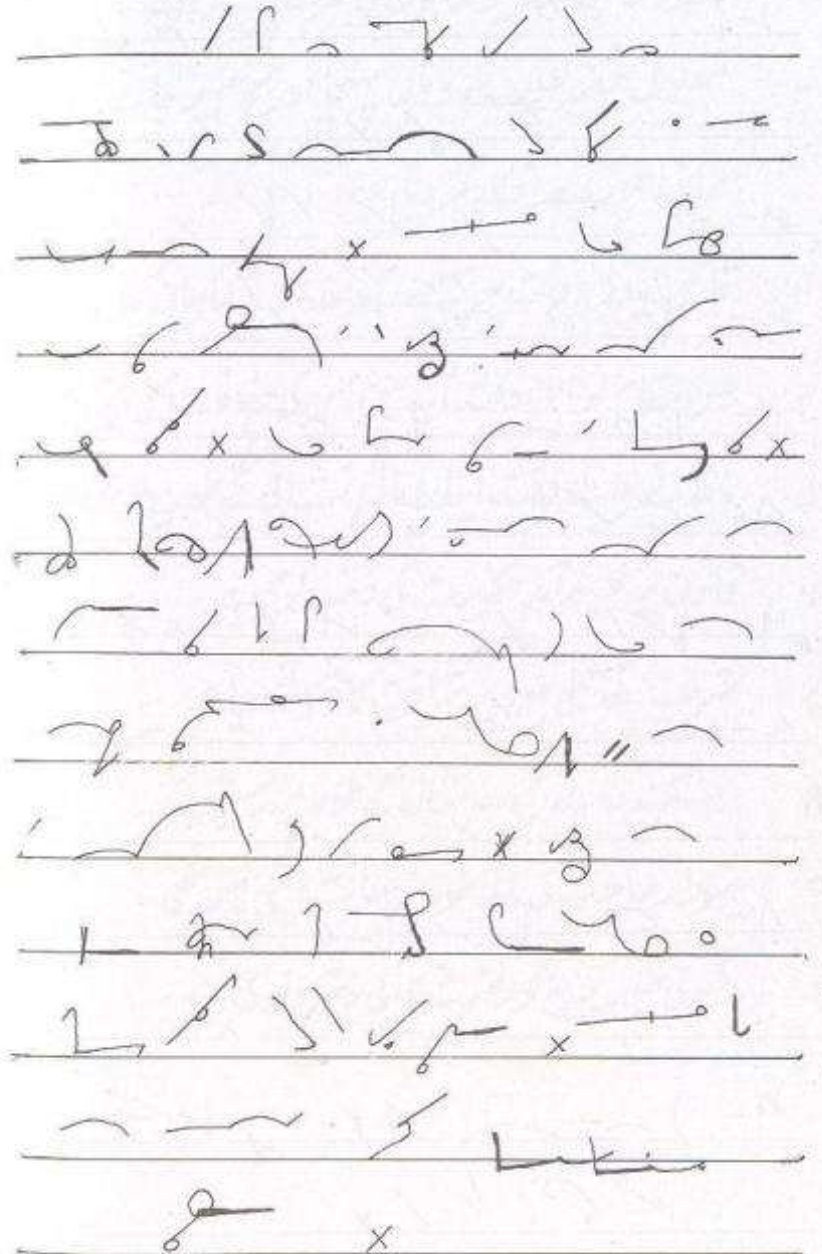
مشق ۹۷

۱ ممبر قومی اسمبلی کی تحریکِ استحقاق مسترد کر دی گئی۔

۲ اس کام کو مکمل کرنے کی حتیّ الامکان کوشش کی گئی ہے۔

۳ آپ کی تشریف آوری ہمارے لیے خوشی کا باعث ہے۔

۴ مذہب کے ضابطوں پر عمل کرنے سے ہی ہم سچے مسلمان بن سکتے ہیں۔

۵ ڈاکو نے راہگیر کو لوٹ لیا۔

۶ طالب علم کو سب سے زیادہ زور اپنی تعلیم پر دینا چاہیئے۔

۷ راہبری کرنا صاحبِ بصیرت لوگوں کا کام ہے۔

۸ خدا کا شکر ہے کہ سب کام خوش اسلوبی سے انجام پا گئے۔

۹ مؤخّر الذکر کو صاحب بہادر کے پاس لے جاؤ۔

مشق ۹۸

۱-

۲-

۳-

۴-

۵-

۶-

۷-

۸-

۹-

۱۰-

مشق ۹۹

مشق ۱۰۰

۱ مُسلم لیگ پارٹی کو تحریکِ عدمِ اعتماد میں کامیابی ہُوئی ۔

۲ پچھلے سال اسلام آباد میں اسلامی سربراہ کانفرنس کا انعقاد ہُوا ۔

۳ اسلامی نظریاتی کونسل نے نفاذِ اسلام سے متعلق اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے ۔

۴ ہر سال ریلوے ڈیپارٹمنٹ خسارے میں رہتا ہے ۔

۵ سرفراز صاحب نے بیمہ کمپنی میں ملازمت کر لی ہے

۶ پنجاب گورنمنٹ نے سالانہ بجٹ صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے ۔

۷ میونسپل کمیٹی کی کارکردگی کچھ اطمینان بخش نہ تھی اسلئے یہ ڈیپارٹمنٹ ناکام ہوگیا ۔

۸ مخالف پارٹی کے ممبر نے قومی اسمبلی میں تحریکِ استحقاق پیش کی ۔

۹ الیکشن میں مسلم لیگ پارٹی منتخب ہوگئی ۔

مشق ۱۰۱

مشق ۱۰۲

مشق ۱۰۳

مشق ۱۰۴

گندم کی قیمت ۸۰ روپے فی مَن گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کردی گئی ہے ۔ اسلم نے کاروبار میں ۴ لاکھ ۹۰ ہزار روپے کی رقم لگائی ۔ سمگلر کے پاس روپوں کے علاوہ کافی تعداد میں غیر ملکی کرنسی بھی ملی جو ایک اندازے کے مطابق ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ ۷۰ روپے ۹ سو پونڈ ۸۰ شلنگ ، ۹۰ پنس ، ۷۰ ڈالر اور ۵۰ سنٹس اس کی کار میں موجود تھے ۔ وہ بازار سے ۱۰ ہزار ۴ سو ۱۲ روپے اور ۱۰ پنس کا شہد لایا ہے ۔ امجد کو کاروبار میں ایک لاکھ ۱۰ ہزار ۳ سو کا نقصان ہوا ہے ۔

مشق ۱۰۵

۱-

۲-

۳-

۴-

مشق ۱۰۶

الف -

جاری

مشق ۱۰۷

الف

مشق ۱۰۸

مشق ١٠٩

مشق ١١٥

مشق ۱۱۱

مشق ۱۱۲

مشق ۱۱۳

باب ۳۳ ۔ مشقیں برائے رفتار

۲

۳

۵

۸

۹

۱۰

38

11

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

14

17

۱۸

19

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۳۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

٣٦

۳۷

۳۸

۳۹

۷۰